ماخوذ۔صوتی کالم، آج کی بات

تلاشِ ذات

ڈاکٹر شہناز مزمل

تلاشِ ذات

ماخوذ صوتی کالم

آج کی بات

مادر دبستانِ لاہور، ڈاکٹر شہناز مزمل

چیئر پرسن ادب سرائے انٹرنیشنل

انتساب

خود کو تلاش کرنے والوں کے نام

مصنفہ	ڈاکٹر شہناز مزمل
انتخاب و سرورق	ڈاکٹر صائمہ جبین مہک
کمپوزنگ	محمد شاہد

فہرست

01	قرآن پاک ایک معجزہ	08
00	بخیل عالم مت بنیں	10
00	تکبر صرف رب کی ذات کو زیبا	10
00	تعصب موذی مرض	10
00	اندر کی آواز	11
00	خود کو رب کے سپرد کر دیں	11
01	رب کے بن جائیں	01
08	مسجد کی برکات	00
01	عرفانِ ذات	00
10	فلسفہ تصوف	08
11	جو دو گے وہ پاؤ گے	01
10	شان و مقام	00
10	ایک مقدس محفل	00
10	اقبال کا شاہین	08
10	وقت کی صحیح تقسیم	01
10	کشفِ ذات	00
11	بہترین زادِ سفر رحمتِ خداوندی	00
18	قرب الٰہی اطمینان کا ذریعہ	01
11	صبر و شکر کا مقام	01
00	عطائے خداوندی	01

01	اللہ کے پسندیدہ اعمال	00
00	اللہ کے ولی بنیں	00
00	دعا کا فیض	08
00	وصال کس کو کہتے ہیں؟	00
00	بے فیض انسان نہ بنیں	00
00	صلہ رحمی کیجیے	00
01	مقدس رشتے	00
08	لمحہء فکریہ	01
01	ماں کے مقروض	10
00	اپنا اعمال نامہ درست کیجئے	10
01	ہر منفی عمل زہر بن جاتا ہے	10
00	سوچ کے مختلف پہلو	18
00	لبیک اللھم لبیک	80
00	اللہ سے کاروبار	80
00	درود پاک کی برکات	80
00	نہاں سچ	81
01	خوبصورت رشتے	81
08	رحمان کی تخلیق	11
01	تلاش	10
00	عہد الست	10
01	اللہ کی رضا کی خاطر جینا سیکھیں	18
00	اپنے رویے میں لچک پیدا کریں	100

00	طالبِ دعا	100
00	اللہ کی مخلوق سے محبت	100
00	ماں، ممتارب	100
00	فکر و ذکر کی توفیق	108
01	یقینِ کامل	110
08	محبت آسانیاں اور خوشیاں بانٹیں	110
01	جب رب دل میں اتر جائے	110
00	صبر اور شکر کا انعام	110
01	ہمارا اعمال نامہ	118
00	صحیفہء ہدایت	100

01

قرآن پاک ایک معجزہ

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ الحمد اللہ اللہ کہ تو نے ہمیں پیدا کیا حقوق العباد کا راستہ بتایا حقوق اللہ کے بارے میں بتایا اور قرآن مجید کو نازل فرمایا اور اس کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی اپنی پہچان کروائی قرآن کی پہچان کروائی اور قرآن پاک کو سمجھانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے چلتی پھرتی تفسیر بنایا اور تیری محبت اور تیرا ڈر بھی اور تجھ سے پیار بھی اور تیرا مقام بھی اور تیرا درجہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بھی اس قرآن پاک سے واضح ہوتا ہے اور ایمان میں اضافہ ہوتا ہے تو تازگی ہوتی ہیں اور جب ہم اس کو سمجھ کر پڑھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں تو اندر تک ہماری روح پر کیف اور سکون طاری ہو جاتا ہے سکون مل جاتا ہے اور یہ قرآن پاک ہی ہے جس کو اگر ہم مضبوط رسی کی طرح تھامیں تو زندگی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں ہر طرح کی پریشانیوں سے ہمیں نجات مل جاتی ہے جب ہمیں کوئی پریشانی ہوتی ہے تو اللہ تعالی ہمارے ساتھ مکمل طور پر موجود ہوتا ہے یہ انسان ، دنیا اللہ نے بنائی اس میں کچھ انسان نے بہت اچھے بہت پیارے اور کچھ انسان بے حس اور بے ضمیر ہیں، انسان ظالم بھی ہیں محبت کرنے والے بھی ہیں مظلوم بھی ہیں لیکن اللہ پر یقین کرنے والے ہیں یہی متقی ہیں جو محبت بھی کرنا جانتے ہیں اور انصاف بھی کرنا جانتے ہیں حق کی خاطر ڈٹ جانے لوگ بھی ہیں لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا اپنے سامنے کچھ بھی ہوتا دیکھ لیں ان کے ضمیر پر بوجھ نہیں پڑتا۔ وہ انسانی زندگی کو ایک انسانی زندگی تصور نہیں کرتے لیکن اس میں قصور ان کا بھی نہیں ہے ان کی سوچ کا ہے جو ان کو معاشرے سے ملی ہے جو ان کو گھر سے ملی ہے اور جو ان کو تعلیمی اداروں سے ملی اور یہ سوچ ہے جو ابتدائی طور پر گھر سے اور اپنے دوستوں سے اور پھر سکول سے انسان کو ملتی ہے ہماری سوچ ہماری محبت ہوتی ہے تو ہمارا عمل بھی مثبت ہوتا ہے اور اگر ہماری سوچ منفی ہوتی ہے تو ہمارا عمل بھی منفی ہوتا ہے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں بھی اسی طرح تعلق بنتے رہتے ہیں بکھرتے رہتے ہیں ختم ہوتے رہتے دوبارہ بنتے رہتے ہیں یہ موسموں کی طرح ہیں موسم بھی آتے ہیں جاتے ہیں کبھی سختی کبھی نرمی کبھی شدت جو انسان کے اوپر اثر ڈالتے ہیں لیکن کچھ بھی ہو یہ انسان پر اثر انداز ضرور ہوتے ہیں اور انسان کو نیکی یا بدی کی طرف مائل کرتے ہیں یہ تو چیزیں ہر جگہ نظر آتی ہے اور اللہ تعالی قبول فرماتا ہے اور نیک عمل کبھی ضائع نہیں جاتا جبکہ ہمارا برا عمل ہو جائے تو وہ رب کو پسند نہیں آتا ہے اور اس کا صلہ بھی ہمیں اسی طرح ملتا ہے جس طرح نیکی کا صلہ ملتا ہے لیکن نیکی کا صلہ دس

گنا ملتا ہے اور بدی کا صلہ وہی ملتا جتنی برائی ہم نے کی ہوتی ہے اور ہم نیکی بھی کرتے ہیں گناہ بھی کرتے ہیں ہمیں ان گناہ کا تذکرہ بھی کسی نہیں کرنا چاہیے اگر میرے اور تمہارے درمیان ہے تو میں خود اس کا حساب لوں گا ۔ کیونکہ وہ ستارالعیوب ہے۔ وہ ہمارے عیبوں پر پردہ بھی ڈالتا ہے ہمارے عیبوں کو چھپاتا بھی ہے دوسروں کو دیکھنے نہیں دیتا اور یہ ہمارے کردار کا عمل ضرور ہوتا ہے لیکن اگر ہم سے غلطی ہو جاتی ہے تو وہ ہمارے اور ہمارے رب کے درمیان رہنا چاہیے اس کی تشہیر نہ کریں تاکہ لوگ بھی یہ عیب نہ سیکھیں اگر ہم اس کی پردہ پوشی کریں گے تو اللہ بھی اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے رب کو مناتا ہے اور گناہ کے بعد اپنے رب سے توبہ کرتا ہے اور اپنے اعمال کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے کہ چھوٹی چھوٹی سنتیں ہم اپنے بچوں کو اپنے ملنے والوں کو اپنے ساتھ رہنے والوں کو بتائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں کیا کرتے تھے زندگی بھی گزاریں اللہ تعالیٰ تو ہمیں ایسا بنادے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کر سکیں تاکہ تو ہمیں پسند کریں تو تو ہم سے محبت کرنے لگے اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

02

بخیل عالم مت بنیں

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمداللہ کہ تو ہمیں اس وقت اٹھاتا ہے ہمیں اپنے سے گفتگو کرنے کا موقع دیتا ہے اپنے آپ سے بات کرنے کا موقع دیتا ہے اور اپنی رحمتوں کی بارش کرتا ہے اور ہمیں وہ موقع دیتا ہے کہ ہم تجھ کو تلاش کر سکیں اور یہ دنیا کا راستہ جو ہے جس میں ہمیں دنیا کو تلاش کرنا اور تیری مدد سے اس رستے کو تلاش کرنا ہے صرف تو ہی مالک اس قابل ہے کہ ہمیں دنیا کا راستہ دکھاتا ہے ہم ہر ایک کو اپنے آپ کو دھوکا دے سکتے ہیں لیکن اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے اور یہی سوچ کر "آج کی بات" ہم آپ تک پہنچاتے ہیں کہ جو کچھ سیکھا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل اللہ ہم سے جواب طلب کرے کہ جو کچھ تو نے سیکھا آگے کیوں نہیں پہنچایا؟

تو اسی خیال سے گزشتہ کئی سالوں سے اس بات کو آگے پہنچانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں لیکن اس کے لئے بہت زیادہ تگ و دو کرنا پڑتی ہے راتوں کی نیند سب کو پیاری ہوتی ہیں ہمیں بھی پیاری ہے لیکن ہم سب کی خاطر اٹھ کر سارے لوگ جو اس وقت اٹھتے ہیں وہ اپنے سب کا بھلا سب کی خیر مانگنے کے لئے اٹھتے ہیں اپنے رب سے سرگوشیاں کرتے ہیں اور ہم یہ سرگوشی آگے پہنچا دیتے ہیں اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اور بعض لوگوں کو ہماری یہ گفتگو پسند نہیں آتی اور اس وقت پیغام کا پہنچنا اور اس کی گھنٹی بجنا کہ یہ کوئی پیغام آگیا ہے ان کو یہ بہت تکلیف دے پیغام ہوتا ہے تو جب ایسی بات کوئی نظر سے گزرتی ہے یا سامنے آتی ہے تو خود پر بہت شرمندگی ہوتی ہے کہ ہماری وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچی اس لیے آج میں نے سوچا کہ آج میں ان لوگوں سے انتہائی معذرت کر لوں کہ جو ہماری آج کی بات پہنچنے پر پریشان ہوتے ہیں اور ان سے میری پرزور درخواست ہے سب لوگوں سے جو کوئی بھی اس بات سے پریشانی ہوتی ہے وہ مہربانی فرما کر ضرور ضرور مجھے پیغام پہنچا دیا کریں کہ مہربانی فرما کر کے مجھے اپنی لسٹ سے نکال دیں ہم نے تو ایک ہی لسٹ بنائی ہوئی ہے اور ویسے بھی مجھے نہیں پتہ کہ کون کون لوگ اس میں شامل ہیں میرا کافی وقت بھی اس میں لگتا ہے کوئی آسان نہیں ہوتا میرے لیے اس کو کرنا لیکن اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی صحت کو بھی مدنظر نہیں رکھتی اور جو کچھ میرے پاس علم ہے میں بخیل عالم نہیں بننا چاہتی عالم تو خیر میں نہیں ہوں لیکن جو بھی علم مجھے میرے رب نے دیا ہے وہ میں دوسروں تک پہنچا سکوں تو پہلی بات تو یہ کہ "آج کی بات" میں اگر کسی کو اس سے تکلیف ہوتی ہو یا جو پریشان ہوتے ہوں تو برائے مہربانی مجھے ضرور بتا دیں اس

لئے شروع میں میں نے بتادیا کہ بات کی باتوں کچھ سننے کی کچھ نہیں سنیں گے بہر حال دھوکہ نہیں دینا چاہیے کیوں کہ اگر ہم کسی کو دھوکا دیتے ہیں تو ہم کسی کو دھوکا نہیں دے رہے ہوتے بلکہ تو خود کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں کیا ہم ایک اللہ کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں اور اللہ کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ہم تمام زندگی، زندگی کی خاطر گزارتے ہیں تعلقات کو خراب نہیں کرنا چاہیئے۔

جب ہمیں کوئی دکھ پہنچتا ہے تو رب دوڑتا ہوا ہمارے پاس چلا آئے گا تو ہم یہ سوچیں یہ صحیح ہے کہ وہ ماں ہے ممتا ہے وہ یقینا دوڑتا ہوا آپ کے پاس آئے گا وہ محبت کرے گا لیکن یہ تو اس کی بڑائی اور اس کی عظمت ہے ہماری بڑائی اور عظمت کیا ہے کہ ہم اس کو کس درجہ پر دیکھتے ہیں؟

سب سے اول ترجیح خدا کو دینا چاہئے اور اس کو ہم اول درجے پر تلاش ہی نہیں کرتے بلکہ ہم صرف اپنے کاموں کے نہ ہونے پر، پریشانیوں کے آنے پر، کسی جدائی کے موقع پر، ہمارا کام اور ہمارا مقصد نہ پانے پر اس کو یاد کرتے ہیں اور اس پر بھی ہم شرط لگاتے ہیں کہ اگر ہمارا فلاں کام ہو گیا تو ہم نماز پڑھ لیں گے اللہ کو یاد کر لیں گے اگر فلاں کام نہیں ہوا تو ہم ایسا نہیں کریں گے دیکھئے ایک چھوٹی سی زندگی کی ترقی جو ہے کیا وہ خدا سے بہتر ہے؟

خدا کو اپنے صرف کاموں اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے خدا سے انکار ممکن ہی نہیں وہ دلوں میں جھانکنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ کن مرحلوں میں کیا ہے وہ جانتا ہے کہ ہم کیا چھپا رہے ہیں؟ وہ جانتے ہیں کہ ہم کیا بتاتے ہیں وہ جانتا ہے کہ اس نے اپنی تخلیق کی ہے تو آپ کو کیسا بنایا ہے اور ہم کیا سوچ رہے ہیں اور ہم کیا کریں گے خالق کبھی تخلیقی سطح پر دستیاب نہیں ہو سکتا اللہ کو اگر ہم اپنا خاص وقت نہیں دے سکتے تو کم از کم کچھ وقت تو دے سکتے ہیں دانشوری سوچ سمجھنے کی صلاحیت یہ سب اللہ نے ہمیں دیا ہے تو اگر ہم ان میں سے کچھ لمحات اللہ کو دے دیں تو اس میں ہمیں کچھ ملے گا ہمارا کچھ نہیں جائے گا اللہ کی تلاش کہیں کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ تو ہماری شہ رگ کے قریب بستا ہے۔

اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ کسی کو عذاب دے۔ وہ بے نیاز ہے ٹھیک ہے لیکن معاف کرتا ہے ہر ایک کو معاف کرتا ہے۔ کہتے ہیں پکارو تو سہی مجھے توبہ کرو تو میں معاف کر دو گا میں اسی وقت معاف کر دوں گا تو یہ شان بے نیازی ہے اور اللہ کہتا ہے کہ اگر میں نے شکر ادا کرنے والے مجھ پر ایمان لانے والے ہو تو میں شکر قبول کرنے والا ہوں میں جانتا ہوں مانتا ہوں کون میرے دل سے قبول کرنے والا ہے اور جو اس کو دل سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی صبح کا آغاز اسی محبت سے کرتا ہے اور مدد اللہ سے حاصل کر رہا ہے۔

تو اللہ تعالی ہمیں اس قابل بنادے کہ ہم تجھے ڈھونڈ لیں تلاش کر لیں تیرے قریب پہنچ جائیں اور تجھے اپنا بنالیں اور تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کیا فکر کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

03

تکبر صرف رب کو زیبا

شکر الحمدللہ الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ اس وقت میں اس نور بھرے وقت میں تنہائی میں سناٹے میں جہاں صرف ہم ہوتے ہیں اور تو ہوتا ہے جو بھی تیرے حضور حاضر ہے وہ ہے اور تو ہے اور ہم ہیں اور عاجزی ہے انکساری ہے جو اس وقت کا خاصہ ہے اور تو ہمیں خصوصی طور پر عطا کرتا ہے اور اللہ پاک جس کے لیے ہم نے شکر ادا کریں کم ہے تو نے ہمیں اپنے عاجز بندوں میں شامل کروایا اور اللہ طرح کتنا شکر ادا کریں کہ شعور بھی دیا علم بھی دیا، عالم کو سمجھنے کی قوت بھی دی اور لوگوں میں جو کچھ علم ہے کم ہے یا زیادہ ہے لوگوں میں تقسیم کرنے کے قابل بنایا حالانکہ ہم تو ناچیز ہیں اور ہمارے پاس کسی چیز کا علم بھی نہیں ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں ابھی جتنا علم بکھرا ہوا ہے اور ہم اس کے ایک کونے کو بھی نہیں دیکھ سکے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تو نے تھوڑا بہت علم جو عطا کیا ہے کیا یہ ہمارے اندر تکبر کو جنم دیتا ہے اور تکبر رب کی ذات کو ہی زیبا ہے کیونکہ وہی قابل قدر ہے وہی علم کا خزانہ ہے وہی لازوال دولت ہے ،لازوال ہے،لافانی ہیں،لاہوت اس کا ٹھکانہ ہے،وہ لامکان ہے۔

ہم زمین وزماں کی قید میں ہیں ہم تو مکان کے مکین ہیں اسیر ہیں تو ہماری کیا مجال کہ ہم اس وسعتوں کو پا سکیں جس پر تو بیٹھا ہے۔ رب تک پہنچ سکیں۔ ہمارے بس کی بات نہیں جہاں پر جبرئیل کے پر جواب دے دیتے ہیں وہ تو صرف اس کو زیبا ہے اور ہم تو عاجزی سے ہر وقت اس سے پناہ مانگنے والے ہیں تو "اعوذ باللہ من شیطان رجیم" اور شیطان کے شر سے تیری پناہ میں آنا چاہتے ہیں کوئی بھی ایسا کام جو ہمیں شر کی طرف لے جائے شیطان کی طرف لے جائے تو ہمیں اس سے بچا لینا اور ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا یہ دنیا سراب ہے دارالامتحان ہیں اور یہ لوگ اگر ہم ان کی مثال چائے کی پتیوں کی دیں جنہیں کھولتے ہوئے پانی میں ڈال بغیر پتہ نہیں چلتا کہ ان کا اصل رنگ کیا ہے ہم اس کا مطلب سمجھتے ہوں گے جب تک آزمائش کی کٹھالی سے گزارا نہیں جاتا جب تک کسی پر پڑنے والے وقت میں ان کو کھنگالا نہیں جاتا جب تک آڑے وقت میں یہ ہمارے ایک دوسرے کے کس طرح کام آتے ہیں ہم سب جب تک یہ ہمیں آزمایا نہیں جاتا ہمارا اصل رنگ دنیا سے پوشیدہ رہتا ہے سمجھ ہی نہیں آتا کہ ہمارا اصل رنگ کیا ہے تو یہ سب تیرا کرم ہے کہ تو نے ہمیں والدین، اساتذہ اور ایسا معاشرہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات احادیث اور فقہ

کی شکل میں قرآن پاک کی شکل میں اور پھر ہمارے والدین کے والدین یعنی ہمارے دادا، دادی، نانا اور نانی کی شکل میں کہ قرآن کریم کیا کہہ رہا ہے تو یہ ذہنی تربیت۔

کتنے خوش قسمت ہیں ہم کہ ہمارے بزرگوں نے ہمارے والدین نے اور ہمارے دادا دادی نے ہماری دینی تربیت کر کے اور جو کچھ ہم نے سیکھا ہے ہم ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ جب تک ہم زندہ رہیں جو نیک عمل کریں اس کا ثواب ہمارے بزرگوں کو ہمارے والدین کو پہنچتا رہے جنہوں نے ہمیں زندگی کے اس مقام تک پہنچایا کہ آج ہم ان کی بتائی ہوئی باتیں دوسروں تک پہنچانے کے قابل ہیں اور آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ اپنے بچوں کی پرورش ایسی کریں کیونکہ بچوں کے دماغ "سلیٹ " کی مانند ہوتے ہیں اس پر جو کچھ لکھ دیا جائے ان پر نقش ہو جاتا ہے اور بچے گیلی مٹی کی مانند ہوتے ہیں جس طرف چاہے ان کو موڑ دیں لیکن بہتر یہی ہے کہ دین کی طرف بڑھیں دنیا کی طرف نہیں۔

دنیا کا حال ضرور بتائیں لیکن دین کیا کہہ رہا ہے اللہ کیا کہہ رہا ہے اللہ کے رسول کیا کہہ رہے ہیں ان کو یہ سب باتیں بتائیں اللہ کے رسول کی سنت پر عمل کرنا سکھائیں، بچوں کو باحیا بننا سیکھائیں، سنت طریقے سے کپڑے پہننے سکھائیں اور بڑوں کی عزت کرنا سیکھائیں ،غلط اور صحیح کے بارے میں بتائیں اور بزرگ کوئی بھی ہو چاہے گھر کا کوئی ورکر ہی کیوں نہ ہو اس کی عزت کرنا سیکھائیں نیک اور صالح اور فرمانبردار اور اطاعت گزار بنائیں تو ہمیں بھی اپنے بچوں کو بھی اچھا بنانا ہے اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تو ہمارا ہو جائے اور اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

04

تعصب موذی مرض

شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ کہ یہ مبارک مہینہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جاری وساری ہے ویسے تو ہر مہینے میں اللہ تعالی اپنی رحمت اور برکت سے عطا کرتا ہے لیکن یہ ماہ مقدس اس کا پسندیدہ مہینہ ہے کیونکہ یہ رحمت مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا مہینہ ہے اور یہ ہمارے لئے قابل فخر ہے کہ اس نے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا کیا اس کے لیے ہم جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہیں اور قرآن پاک جو رہنمائی فرماتا ہے اور ہم ہر وقت اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رہنمائی کیلئے کوئی چیز موجود ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایمان کی بے شمار اقسام ہیں۔

یہ ہمارا کردار ہمارا ایمان کسی چیز کو ماننا یہ دونوں قسم کے ہوسکتے ہیں منفی بھی اور مثبت بھی اور انسان کا جو کردار ہے اس کا تعلق دو چیزوں سے ضرور ہوتا ہے اور اس کے کچھ بشری تقاضے ہوتے ہیں جس کے تحت وہ مثبت خیالات کا حامل ہوتا ہے کوئی نہ کوئی خیال اسے منفی سوچ کی طرح بھی لے جاتا ہے اور اس میں اکثر کمی بیشی بھی آجاتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ سوچ بدلتی بھی رہتی ہے لیکن مضبوط کردار وہ ہوتا ہے مضبوط شخصیت وہ ہوتی ہے جو ہر قسم کے حالات میں اپنی سوچ کو منفی نہیں ہونے دیتی اور مثبت سوچ کو اپناتی ہے وہ لوگ صرف اپنی ذات کے متعلق نہیں سوچتے بلکہ ان کے پیش نظر پوری انسانیت ہوتی ہے اور پوری انسانیت کی بھلائی بس اسی سوچ میں پنہاں ہے۔

منفی سوچ بدامنی، برائی، پریشانی اور جھگڑے فساد کا باعث بنتی ہے تو یقین کریں کیوں کہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالی فرمارہا ہے کہ تم پر لڑائی کو منع کر دیا گیا ہے جس سے تم کو کراہت محسوس ہوتی ہے اور تم ناپسند کرتے ہوں لیکن اس کے باوجود ایسا موقع آتا ہے کہ کفر کو ختم کرنے کے لیے ظلم کو ختم کرنے کے لئے جہاد کرنا پڑتا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے اندر اور بھی بہت سی برائیاں ہیں جس میں حسد ہے، جلن ہے، خود غرضی ہے، جھوٹ ہے اور تکبر اور انا اور ایک تعصب بھی ہے۔ تعصب ایک ایسی بیماری ہے ایک ایسی منفی سوچ ہے جو انسان کو بہت نیچے گرا دیتی ہے اب اگر ہم آج کل ملکی حالات پر بھی غور کریں تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ ملکی حالات بہت ساری لڑائی جھگڑوں کا باعث بن جاتا ہے ہم لوگ کسی کو بھی کہیں اونچے مقام پر بیٹھے ہوئے برداشت نہیں کرسکتے اور نسل در نسل تو

تعصب ہوتا ہی ہے وہ تعصب مذاہب میں بھی نظر آتا ہے ۔ان کو تو چھوڑیں ہمارے اپنے اتنے فرقے ہیں کہ ہم آپس میں بھی تعصب کرنے سے باز نہیں آتے اور کوئی نہ کوئی ایسی چیز ہے جو تعصب حاصل کرتی ہے۔

قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ اپنی ذات سے عبرت حاصل کریں۔

تعصب کی بیماری سے بچنا چاہیے تعصب کی بیماری اپنی ذاتی سوچ کی بجائے تقلیدِ بے جا اور خود پرستی ہے اپنے آپ کو بہتر گردانا دوسرے کو کمتر سمجھنا اور بیکار میں تعصب کو جنم دینا جو لڑائی کا باعث بنتا ہے اور جب تعصب کسی انسان کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے تو وہ اس کے کردار کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے دل و دماغ کو مفلوج کر دیتا ہے اور یہ لوگ باشعور نہیں ہوتے کم عقل ہوتے ہیں تعصب سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے فیصلہ کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے کونسی سوچ مثبت ہے اور کونسی سوچ منفی ہے؟اور کس کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے؟ کس کی وجہ سے ذاتی نقصان پہنچ سکتا ہے؟ کس کی وجہ سے معاشرتی نقصان پہنچ سکتا ہے؟

یہ ایک قسم کی جہالت ہے اور تعصب بغیر کسی وجہ سے ایک تو دشمنی کی کوئی وجہ ہوتی ہے یہ تعصب ایسی چیز ہے کہ ایک چیز کی ایک بنیاد کو اپنا مطمع نظر بنالینا اور اس کے ساتھ جانچے پوچھے بغیر اس کے ساتھ بغاوت کر لینا ہے جو تعصب کر رہا ہے اس کا بڑا نقصان ہوتا ہے کیونکہ جس سے تعصب کیا جارہا ہے اس کو تو نہیں پتا کہ آپ کے اندر اس کیلئے کتنا حسد اور تعصب ہے کہ آپ اس کو اچھا نہیں دیکھ رہے تو نقصان کس کو پہنچ رہا ہے نقصان تو اس کو خود ہی کو پہنچ رہا ہے ۔

اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو تعصب کر رہا ہے اس کا کیا حل ہے؟

قرآن نے کہا کہ آپ کے ساتھ رشتہ جوڑیں اور اس کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنائیں قرآن پاک میں جو چیز بتائی گئی ہے وہ انسان کو مخاطب کر رہا ہے انسانوں کو۔

انسان کون ہوتے ہیں انسان وہ ہوتے ہیں جو اللہ کی خاطر اپنے آپ کو اور اس کے بندوں سے پیار کرتے ہیں جو بے لوث محبت کرتے ہیں جو بیکار منفی سوچیں نہیں رکھتے اپنے دل میں تعصب نہیں رکھتے تعصب بہت بڑی بیماری ہے اس سے بچنے کی کوشش کیجئے اور ہر چیز کو مثبت انداز میں سوچیے تاکہ ہم اپنا کردار سمجھ سکیں اور ہر شخص اپنی جگہ پر اپنے کردار کو مضبوط کرے گا اپنے لئے اپنی قوم کے لئے اپنے معاشرے کے لئے اور سب کیلئے مفید ثابت ہو گا اور اس وقت ہماری بہت ضرورت ہے اس وقت بے چینی بدامنی اور عجیب سی فضا جس میں نفرت ہے ایک دوسرے پر طنز کیا جارہا ہے صرف اپنی ذات کی خاطر دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی جارہی ہے تو یہ قرآن کے ساتھ دوری کی وجہ سے ہے۔اگر ہم قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھیں معنی کے ساتھ تو پھر کبھی ایسا نہیں ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری اس کتاب کو سمجھ کر پڑھنے والے بنے۔

اور اس مقدس ماہ مقدس میں جو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا مہینہ ہے تو کثرت سے درود پاک کا ورد کریں اور اور سوچ کر پڑھنے کی توفیق دے اگر ہم معنی کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں گے تو رب ہمارے ساتھ ہو گا اور اگر تو ہمارا ہو گیا تو میں ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

05

اندر کی آواز

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ کہ اس وقت میں ہم تیرے ساتھ سر گوشیاں کرنے چلے آتے ہیں تجھ سے باتیں کرتے ہیں یہ ہماری اپنی آواز ہمارے اندر کی آواز سے ہمارا ضمیر جاگ رہا ہوتا ہے اور ہر چیز ہمیں صاف نظر آرہی ہوتی ہے اور یہ اس مقدس وقت کی توفیق ہے کہ ایک دل میں ابھرا ہوا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نکلتا ہے اور ہم تیری طرف دوڑنے لگتے ہیں اور تو ہمیں گرنے نہیں دیتا بلکہ سنبھال لیتا ہے پکڑ لیتا ہے ہماری بات کو سمجھ لیتا ہے ہماری کیف و مستی کو سمجھ لیتا ہے کیونکہ خدا اور بندہ اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل و قیاس نہ اس چیز کا احاطہ کر سکتا ہے نہ ہی اس کو بیان کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ وحدت الوجود کی ایک تعبیر تجھے ہے کہ جو کچھ موجود ہیں سب کچھ خدا ہے اس کی تعبیر جس راہ سے لکھا جاتا ہے کہ خدا کی روح کا ایک جزو انسانی پیکر میں پہنچ کر مادہ کی دلدل میں پھنس گیا ہے اور نہایت کرب و ازیت کی زندگی بسر کر رہا ہے انسانی زندگی کا مقصد و منتہٰی یہ ہے کہ علائق سے پاک روح کو اس دلدل سے آزادی دلائی جائے تاکہ یہ جزو اپنے کل سے جا ملے۔

اور بزرگان دین یہ کہتے ہیں کہ قرآن کے حوالے سے سمجھنے کے لئے کہ یہی بات افضل ہے کہ ہم قران کا حق صحیح طرح ادا کریں عقل پر قرآنی الفاظ ٹکریں مارتے رہتے ہیں اور ہم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور جو محبت کرتے ہیں وہ غوث و ابدال بن جاتے ہیں مولانا روم بن جاتے ہیں جامی سعدی بن جاتے ہیں اور جو مقام نبوت تک پہنچ جاتے ہیں وہ لوگ اس کرب کو محسوس کر کے جو انہیں دنیا میں آنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ وہ جس ذات سے الگ ہو کے آتے ہیں اس تک پہنچ جائے جیسا کہ میں بھی اکثر کہتی ہو کہ:

؎ اپنی تلاش کرتے زمانہ گزر گیا
میں کون ہوں کس لئے دنیا میں آگئی
عرفانِ ذات نے مجھے حیران کر دیا ہے
دوڑا رہا ہے مجھ کو میرا ذوقِ آگہی
پہلے تو اپنی ذات سے مجھ کو جدا کیا

نکلی جو روح جسم سے تجھ میں سما گئی

اور یہ فنا جو ہے بقا ہے دائمی بقا اس کی تلاش میں ہمارے دل ٹکریں مارتے پھرتے ہیں کہ وہ اب جس نے ہمیں پیدا کر کے ہمیں اپنی تلاش میں لگا دیا وہ ہماری شاہ رگ سے بھی قریب بستا ہے اور ہر وقت ہم اسے دیکھ سکتے ہیں اسے پا سکتے ہیں اس سے محبت کر سکتے ہیں اور اگر دنیا کو اس طریقے سے ہم دیکھنا چاہے تو قرآن پاک کی روشنی میں اس کے وجود کو تلاش کر سکتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس کو تلاش کر سکتے ہیں اور یہ جو سب کچھ ہے یہ ہمیں اللہ کی مخلوق سے پیار کرنے میں مدد دیتا ہے اور اللہ نے جو انسان پیدا کیے ان میں ایک دل بنایا جسم بنایا جو ہمارے بغیر توجہ کے بھی اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ حکم ربی کا غلام ہے۔ حکم ربی سے کام کر رہا ہے اس کو ایک دفعہ حکم دے دیا وہ اسی طرح کام کر رہا ہے تو دل بھی اپنا کام آرام سے کرتا رہتا ہے تو سب سے زیادہ اچھا کام یہی ہے کہ اس دل کو خوش رکھیں یہ دل ہمارا اپنا دل بھی ہے اس کو بھی خوش رکھیں اس سے دیکھیں کہ جس کی تلاش میں آئے ہو تو وہ ملے گا تو دوسروں کا بھی خیال رکھیں کہ وہ جس راستے پر چل رہا ہے اس کو عام بلاوجہ تنگ نہ کریں اپنے پیار سے اپنی مثبت سوچ سے آپ نے اچھے طریقے سے بے لوث محبت سے ان کے دلوں کو بدلنے کی کوشش کرنی ہے کیونکہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے اس بوجھ کو سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر تعلقات ختم ہو جائے تو بغاوت شروع ہو جاتی ہیں تو یہ کیا ہے کہ جب تعلقات ٹوٹنا شروع ہو جائیں نفرتیں بڑھنا شروع ہو جائیں تو ربط ٹوٹتے ہیں تو محبت کی دیوار گرنا شروع ہو جاتی ہیں تو ان دیواروں کو کھڑا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بے لوث محبت کے سیمنٹ سے جڑ جائیں اور نفرت اس کے پیچھے بے مقصد دیواریں ہیں نفرت کی دیواریں ہیں ان کو توڑتے چلے جائیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اللہ، اللہ کے رسول کے پیغام کو سمجھ پائیں گے یعنی اپنے دل کو صاف رکھنا مثبت سوچ رکھنا سب کو معاف کرنا اور سب سے بے لوث محبت کرنا شخص کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالی تو ہمیں اپنا بنالے اپنی محبت دے دے پیار دے دے اور تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

06

خود کو رب کے سپرد کر دیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ!

اے مالک و خالق عطا کرنے والے رب، تیری عطائیں اتنی ہیں کہ ہمارے پاس تیرا شکر ادا کرنے کے لئے الفاظ بہت کم ہیں اور ہم جتنا بھی تیرا شکر ادا کریں اور اگر ہمارا پور پور بھی تیرا شکر ادا کریں تو ہم تیرا شکر ادا نہیں کر سکتے جو تو کرم کرتا ہے رحم کرتا ہے فضل کرتا ہے اور ایسے لوگوں سے ملاتا ہے جو محبت کا پیکر ہوتے ہیں اور ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم محبت تقسیم کر سکیں اور محبت کے جواب میں محبتیں ملتی ہیں تو یہ تیری کتنی بڑی عطا ہے کہ جب مشکل ہمیں سمجھ میں نہیں آتی ہے چھوٹی ہو یا بڑی جب ہم مشکلوں کو تیرے سپرد کر کے بیچ میں سے نکل جاتے ہیں تو پھر تو ہی ان کو حل کرتا ہے اور بہتر طریقے سے حل کرتا ہے تو تیرے ذکر سے ہی سکون ملتا ہے کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ کون اندر سے ٹوٹا ہے تو وہ شخص ٹوٹ کر بھی ٹوٹتا نہیں ہے جس کا اپنے رب کے اوپر کامل یقین ہوتا ہے تو وقت کی قدر کرنا ہمیں سیکھنا چاہیے کیونکہ ہر کام وقت پر اچھا لگتا ہے۔ ہماری زندگی انتظار نہیں کرتی ہے وقت ایک ایسے موتی کی طرح ہے جو اگر گر جائے تو اس کو ڈھونڈنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے کیونکہ وقت کی تلاش بھی کرتے رہیں کہ جو وقت گزر گیا جس میں نعمتیں ملیں تو وہ وقت ہمیں نہیں ملتا اور ماضی نہیں بدل سکتا مگر حال مستقبل آج بھی ہماری مٹھی میں ہے وہ کس طرح سے یہ کس طرح تکبر کی بات نہیں ہے یعنی ماضی میں ہم نے جو کچھ بھی کیا وہ تاریخ لکھی گئی اچھا کیا، برا کیا، کم اچھا کیا، کم برا کیا لیکن وقت نے ہمیں سکھایا تو کرنا سیکھ لیا اس کو ہم اپنے حال مستقبل کے لیے استعمال کریں اور اس میں جو اپنی خامیوں سے مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کرے وہ بہترین شخص ہے۔ حال اور مستقبل ہمارا سب کچھ تیری ہی رضا سے ہوتا ہے اور سب کچھ اللہ کی مٹھی میں ہے سب کچھ اس کا کرم ہے سب کچھ اسی کی وجہ سے ہم کرتے ہیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت قرآن پاک سے ہمیں ملتی ہے اور ہمیں اپنی عقل سے سوچ سے مثبت سوچ کو اپنانا چاہیے کیونکہ اگر ہماری غفلت سے کچھ تعلقات خراب ہو جاتے ہیں ٹوٹ جاتے ہیں تو اس طرح ہے کہ جس طرح شیشہ ٹوٹ جائے اس طرح ان کو جوڑنا مشکل ہوتا ہے لیکن اس طرح جب انسانی غفلت سے ہمارے رشتے ٹوٹتے ہیں تو ان کو بھی جوڑنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن ایک بات تو طے ہے کہ شیشے کا کوئی نہ کوئی ہمیں نعم

البدل ہمیں مل سکتا ہے لیکن رشتوں کا کوئی متبادل ہمیں نہیں مل سکتا اس لئے ہم رشتوں کو جوڑنے کی کوشش کریں توڑنے کو شش نہ کریں ٹوٹنے والا رشتہ بہت مشکل سے دوبارہ بنتا ہے اور جب شیشے میں دراڑیں پڑتی ہیں یا بل آتا ہے تو اس کو مٹانا بہت مشکل ہوتا ہے اور یہ پریشانی بے شک ہمارے خیالات سے پیدا ہوتی ہے اگر ہم اپنے خیالات کو تھوڑا سا وقت پریشانی کا آئے خیال آئے تو اس کو رب کے سپرد کر کے خود بیچ میں سے نکل جائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالی مشکل حالات میں بھی تو ہی مدد کرنے والا ہے اور یقیناً وہ مدد کرتا ہے دوستی سے محبت سے بے لوث محبت سے پیار سے ہم ٹوٹے ہوئے تعلق کو جوڑ سکتے ہیں اور اس کو مضبوط بنا سکتے ہیں اور جب تعلق ٹھیک ہو جائے پیار اکٹھا ہو جائے لوگ اکٹھے ہو جائیں تو ان کو توڑنا بڑا مشکل ہوتا ہے وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط ہوتے ہیں لیکن ان چیزوں کو ایک چیز توڑتی ہے تو خیال رکھیں اس چیزوں کا بدگمانی سے غلط سوچ سے جو دوستی کو توڑنے کا باعث بنتی ہے آپ سوچیں کہ اگر مشکل کے وقت جو آپ کی محبت ہے آپ کا پیار ہے کیونکہ وہ آپ کے گرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے ہمیں جب اپنوں کی ضرورت تھی تو وہ نہیں آپ کو ملے تو سوچیں آپ پر اور ہم پر کیا گزرے گی تو سب سے بہتر یہی ہے محبت سے پیار سے ان رشتوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے قریب ہیں آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی بہتری کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالی تو ہمارا بن جا سب سے زیادہ بہتری تو تجھ سے پیار کرنے میں ہے اگر تیری محبت ہمیں مل گئی تو دنیا ہمیں مل گئی اور تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

07

رب کے بن جائیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ تو نے اپنی رحمت اور کرم سے ہمیں گرنے سے بچایا ہوا ہے ہر اس گڑے میں یہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچایا لیکن کچھ روپے پیسے اور مالیت کی طمع اس طرح بڑھ چکی ہے کہ وہ گر جاتے ہیں روپیہ روپیہ گر جائے تو اتنا دکھ نہیں لگتا لیکن جتنا انسان روپے کے پیچھے گر جاتا ہے اپنے آپ کو گرا دیتا ہے اپنے کردار کو گرا دیتا ہے لیکن شکر الحمد اللہ کے تو اپنے پیارے بندوں کو گرنے نہیں دیتا اور اتنا ظرف انہیں عطا کرتا ہے کہ وہ اپنے خلاف باتیں سن کر بھی خاموش رہتے ہیں اور جواب دینے کا حق وقت کو دے دیتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم جو دیتے ہیں وہی پلٹ کر ہماری طرف آتا ہے چاہے وہ عزت اور دولت ہو، نیکی ہو اور دھوکہ ہو، فریب ہو، بے ایمانی ہو جو کچھ ہم دینگے وہی پلٹ کر ہمیں ملتا ہے اور انسان جس کے اندر نفس زندہ ہے جو اپنے کردار میں پختہ ہے جو اپنے آپ کو جنت کے متعلق چلانا چاہتا ہے تو اس سے سب سے زیادہ خوف اپنی بے عزتی کا ہوتا ہے کہ کہیں کوئی ایسی بات ہمارے منہ سے نکل جائے جو غلط ہو یا اس میں ابہام ہو یا اس وجہ سے ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے تو زندگی میں بڑے موقع آتے ہیں جب ہم سے غلطی بھی سرزد ہوتی ہیں اور یہ غلطیاں ان لوگوں سے بھی سرزد ہو جاتی ہیں جو بہت اچھے ہوتے ہیں ہم سمجھتے ہیں اور وہ واقعی بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن غلطی کر بیٹھتے ہیں کہ وہ برے ہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ انسان ہیں اور انسان کے بشری تقاضے انکو غلطیوں پر اکساتے ہیں یا غلطیوں کا مرتکب بھی بن جاتے ہیں۔ اب ہم نے زندگی کے طور طریقے بھی نبھانے ہوتے ہیں، رشتے بھی نبھانے ہوتے ہیں جو اچھے رشتے ہوتے ہیں ان کو وعدوں اور شبدوں کی ضرورت نہیں ہوتی ہے صرف دو لوگ چاہیں ایک وہ جو بات کو بتا سکیں اور دوسرا وہ جو اس کو سمجھ سکیں کچھ لوگ ہمیں ہماری غلط عادتوں کی وجہ سے ہمیں چھوڑ جاتے ہیں ہمیں تنہا کر جاتے ہیں لیکن پھر بھی ہم عبرت حاصل نہیں کرتے اور اگر ہم عبرت حاصل نہیں کرتے تو دوسرے آنے والوں کے لئے عبرت بن جاتے ہیں کثرت سے جب لوگ جب ہم سے جھوٹا رویہ اختیار کرتے ہیں تو لوگوں پر سے ہمارا اعتبار ختم ہو جاتا ہے تو ہمیں ہمارے رب کے حضور حاضر ہو کر اپنی غلطیوں کے لیے دعا کرنی چاہیے اور انسان اگر کسی کی ایک برائی دیکھے کہ وہ لوگوں کو اس سے منع کرے اور وہی اس بات کو سمجھ سکتا ہے جو عقلمند ہوتا ہے جو لوگ بات کی حقیقت کو سمجھتے ہیں لیکن جو بات کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ عقلمند نہیں جاہل ہے وہ بہت بحث کرتا ہے جب دیکھتا ہے کہ میں ہارنے لگا ہوں تو وہ دشمنی پر آجاتا ہے اسی

لئے کسی پر اپنی بات خصوصی طور پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں اور یہ تو بہتر ہے اگر آپ کہیں اور لوگ آپ کو برا کہہ رہے ہیں تو یہ اتنی بری بات نہیں ہے کہ اگر آپ برے ہیں لوگ آپ کو اچھا کہہ رہے ہیں اور ہمیں اپنے رویوں میں لچک پیدا کرنی چاہیے اور یہ رویے میں لچک پیدا ہوتی ہے کہ اگر کوئی ہم سے کسی بات پر ناراض ہو جاتا ہے تو اسے مان ہوتا ہے کہ منانے کے لیے آجائے گا تو بعض لوگ بہت مضبوط ہوتے ہیں چٹان کی طرح مضبوط ہوتے ہیں کہ ان کی زندگی میں اگر کوئی بھی بڑی سے بڑی مشکل بھی آجائے تو وہ روتے نہیں کبھی بھی آپ نے ان کو روتے دیکھا ہے آپ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ وہ کمزور ہو گئے ہیں بلکہ یہ سمجھے کہ وہ مضبوط ہوتے ہوتے تھک گئے ہیں جب انسان تھک جاتا ہے ٹوٹ جاتا ہے تو پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں تو ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اس سے ہی مانگنا چاہیئے بعض اوقات دعائیں فیصلے تو نہیں بدل سکتیں بلکہ ہمارے دل کو بدل دیتی ہیں کہ ہم اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ ہمارے دلوں کو اپنے فیصلے کے مطابق کر دے تاکہ ہمارے دل سکون پائیں اور ہمارا ایمان اور یقین ہم پر کامل کر دے تاکہ تو ہمیں مل جائے گا اور پھر اگر تو مل گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں تو جس کا رب اس کا سب۔

08

مسجد کی برکات

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ کہ تو نے اس دنیا میں محبت بانٹنے کے لیے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں ایسے ایسے لوگوں سے روشناس کروایا جو ایمان تازہ کرنے کے لیے کافی ہوتے ہیں اور اللہ والوں کی زندگی بھی بڑی عجیب ہوتی ہے زندہ رہتے ہیں تو اس کے لیے مرتے ہیں تو بھی اس کے لئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت نزع آیا تو بھی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ایک ہی چیز تھی امتی امتی امتی اور آخری وقت کے باوجود یہی کہتے رہے اور نماز ادا کی اور ایسی مثالیں وہ اللہ والے جو آج کے دور میں موجود ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پورا کرنا چاہتے ہیں ان کے اعمال کے مطابق اپنے اعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں حال ہی میں جو امام کعبہ تھے ان کے 90 سال کی عمر میں جب ان کا وقت وصال آیا تو ان کی ویڈیو کس نے شیئر کی تھی تو میں دیکھ رہی تھی تو بے اختیار سے میرے منہ سے اللہ اللہ اللہ اللہ اکبر کے الفاظ نکل پڑے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہ نماز میں بھی بیہوشی میں بھی جب ڈاکٹر نے جواب بھی دے دیا اور اس سے پہلے جب ان کی آنکھ کھلتی تھی تو وضو کرتے جب آنکھ کھلتی وضو کے لئے کہتے ہیں اور نماز پڑھنا شروع کر دیتے اور آپ کے منہ سے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کی آوازیں نکلتی اور آپ کے لب ہلتے اور اسی حالت میں نماز میں اپنے پیارے اللہ سے جا ملے جس کو آپ تلاش کرتے کرتے عمر گزاری جس کی محبت میں اپنی عمر گزاری اور آخر کار بڑے آرام سے ان سے جا ملے اور اس کے بھیجے ہوئے قرآن کی تعلیمات دیتے رہیں اور پھر مجھے ایک اور واقعہ یاد آرہا ہے کہ حضور کے دور میں بھی جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسجدیں ہیں درسگاہیں ہوتے ہیں مسجد بنانے کا اس میں اکٹھا ہونے کا پانچ وقت نماز کی ادائیگی کرنے کا مقصد کیا تھا وہ صرف نماز کی ادائیگی کے لئے ہی نہیں وہاں حاضر ہوتے تھے بلکہ اپنے گھریلو مسائل بھی معاشرتی مسائل بھی معاشی مسائل میں خوشی اور غمی سب ایک دوسرے سے بانٹتے تھے اور سب کو ایک دوسرے کا پتہ ہوتا تھا کہ کون کس حال میں ہے کس کو کس چیز کی ضرورت ہے اور اس طرح بہت سے لوگ آپس میں رشتوں میں بھی بٹ جاتے تھے کیونکہ یہ ضرورت نہیں ہوتی تھی کہ بچے بچیوں کے بارے میں جانا جائے بلکہ جن کے بھائیوں سے جن کے والد سے ملاقات ہوتی تھی ان کی آمد ان کی نماز سے اس بات کا پتہ چلتا تھا کہ وہ کس قسم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں بڑا اچھا تھا کوئی فرقہ واریت نہیں تھی جہاں تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ لوگوں کے مسائل بھی حل کیے جاتے تھے چاہے

وہ کسی بھی قسم کی ہو تو ایک صاحب مجھے بتانے لگے کہ وہ نماز کی بہت پابندی کرتے ہیں اور مسجد میں نماز پڑھنا شیوہ رہتا ہے اور وہ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بھی ان کی نماز مسجد سے قضا نہ ہو تو وہ صاحب مجھ سے ذکر کرنے لگے کہ میں نے پوچھا کہ کی شادیاں ہو گئی؟ کیسے ہیں بچے پڑھ لکھ گئے سب؟ تو وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر تو اللہ کا اتنا کرم ہے کہ کسی چیز کا پتا ہی نہیں لگا بڑی بچی ابھی ایم اے کر رہی تھی تو مسجد میں ایک صاحب نمازی جو پرانے تھے انہوں نے پوچھا کہ ہاں بیٹی کا سناؤ؟ ماشاء اللہ کہاں تک آپ پہنچ گئے؟ تو آپ نے کہا کہ ماسٹرز کا فائنل کر رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ بیٹی ہماری ہوئی اب دیکھئے کہ نہ انہوں نے ان کے بیٹے کو دیکھا نہ انہوں نے ان کی بیٹی کو دیکھا۔ مل کے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور رشتے داری ہو گئی اور ماشاء اللہ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ وہ بچی بڑی خوش ہے اپنے گھر میں اور اسی طرح دو سال گزرنے کے بعد اس کا بھی یہی معاملہ ہوا اس کو بھی کسی طرح ایک صاحب نے مسجد میں ہی پوچھا اور مسجد میں ہی ان کی بات چیت ہوئی آپس میں ملاقات ہوئی ملاقات ان کی آپس میں کافی برسوں سے تھی اور پھر گھریلو تعلقات اور رشتے میں بندھ گئے اور اسی طرح سے وہ اپنی بیٹے کا بتانے لگے کہ ایک صاحب میرے گھر آئے میرا گھر مسجد کے قریب ہے میرا بیٹا ابھی پڑھ رہا تھا اور اس کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی تو وہ کہنے لگے کہ یہاں ایک بچہ آیا ہے ابھی اس کا یہ نام ہے میں ان کے والد صاحب کے ملنا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ والد صاحب سے تو آپ مل لیجئے آپ بیٹھے تشریف رکھیے اندر آئے انہوں نے کہا کہ میں صرف آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ میں نے اس کی نماز دیکھی ہے اور اتنی اچھی اس نے نماز پڑھی ہے کہ میں متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اور یہاں پر چلا آیا قصہ مختصر اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ وہ کسی کالج کے پرنسپل تھے کہ میں نے کہا کہ بچہ آج کل کچھ کورس کر رہا تھا تو انہوں نے وہاں سے بھی اس کو اپنے کالج میں بھی پارٹ ٹائم پڑھنے کے لئے کہا اور اس کو ایم بی اے بھی کروایا اور اور سی اے بھی کروایا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے خواہش کا اظہار کیا کہ اتنا اچھا بیٹا ہمیں ماشاء اللہ کہتے کہ مجھے نہ کہیں جانا پڑا اور میں کہیں باہر سے آ کے یہاں پر آباد ہوا تھا سید گھرانے سے میرا تعلق تھا میری بیوی کہتی تھی کہ ہم کیسے یہاں پر اپنے بچوں کے لئے رشتہ ڈھونڈیں گے کہ ہم باہر نکل آئے ہیں اور کس طرح لوگوں سے ہماری جان پہچان ہو گئی اور پتہ بھی نہیں چلا اور ہمارے بچوں کی شادی ہو گئی اور اب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو ایک دوسرے کے مسئلہ کو حل کیا جاتا ہے تو بتانے کا مقصد تھا کہ یہ جگہیں اللہ کا گھر۔ یہ اللہ والوں کے لئے بہت بڑی پناہ گاہ ہوتا ہے جہاں نہ صرف دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ وہاں پر اللہ خود وہاں پر موجود ہوتا ہے دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے یہ ایک دوسرے سے محبت ہے یہ محبت اللہ سے محبت ہے اللہ کی رضا کے لیے محبت کی جاتی ہے تو ہمیں دوسروں سے جو محبت ہوتی ہے یہ اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہئے نہ کہ کسی کے لالچ کیلئے تو پھر ہماری کوئی چیز راستے میں حائل نہیں ہوتی اور پھر جس کا اللہ ہو گیا اس کو کیا فکر کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

09

عرفانِ ذات

شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ ایک اور بہت خوبصورت مصروف دن اور تیرے کرم سے گزرنے والا دن جس کا ہر لمحہ تری ذات سے بھرا ہوا تھا کچھ پروگرام تھے راستے میں کچھ رکاوٹیں بھی تھی اور میں نے سب تیرے سپرد کر دیا اور میں نے کہا کہ جو تیری طرف سے فیصلہ ہو گا وہ بہتر ہو گا اور فیصلے ہوتے چلے گئے کام ہوتے چلے گئے اور رکاوٹیں دور ہوتی چلی گئیں اور پھر خود راستے کی جو سب سے بڑی رکاوٹیں دور ہوتی چلی گئی اور سب سے بڑی رکاوٹیں وہ رکاوٹیں جو صحت کی وجہ سے مجھے برداشت کرنا پڑ رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ بھی اپنے رحمت اور کرم سے دور کر دیں اور سارے انتظامات فرمالئے اور بہت پیارے اچھے خوبصورت لوگوں سے ملاقات ہوئی جو درِ رسول پر حاضری دینے کے لیے آئے تھے اور اس دن حاضری ازنِ حضوری حاصل کر کے اللہ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتِ مبارکہ اور درود پاک اور نعتوں کی خوبصورت محفل تھی اور بہت ہی خوبصورت یقین تھا ایک سرگرم تھا اور بہت سی باتیں بہت سے راستے بنتے چلے گئے اور ہم جس اللہ کو ڈھونڈ رہے ہیں جس اللہ کو تلاش کر رہے ہیں وہ تو ہمارے دل میں ہی ہے جس کو ہم بت توڑ کر دیکھ سکتے ہیں جتنے بت توڑ چلے جائیں گے وہ ہمارے قریب ہماری شہ رگ کے قریب ہمارے سامنے آجائے گا اور اللہ کو ڈھونڈنے کے لئے اسے پانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے کسی راستے پر نہیں چلنا پڑتا راستے تو دور جانے کے لیے ہوتے ہیں تو وہ جب ہم سے دور نہیں ہماری شہ رگ کے قریب ہیں جب ذرا گردن جھکائی تو دیکھ لیں تو یہ ہے کہ وہی جو ہم کہتے ہیں کہ

رب کو تلاش کرتے زمانہ گزر گیا

میں کون ہوں میں کس لیے دنیا میں آگئی

تو یہ ہے کہ عرفان ذات حیران تو کر دیتا ہے سفر کرنے کے لئے منزلیں طے کرنے کے لئے منزل تک پہنچنے کے لئے راستے ہوتے ہیں لیکن اللہ کا جو ہے وہ تو بہت قریبی راستہ ہے بس صرف گردن جھکانے کی دیر ہے بس صرف ہمیں اپنے دل کے اندر جھانکنے کی دیر ہے کسی جگہ پر جانا نہیں کسی کی تلاش نہیں کرنی وہ ہمارا انتظار نہیں کر رہا کہ لاہور سے پنڈی سے سعودی عرب سے ایک ہی باہر نکلیں گے تو وہ ہمارے پاس آجائے گا وہ تو یہی ہر ایک کے ہر ایک کے دل کے قریب ہے صرف ضرورت ہے کیا ہے اس کو تلاش کرنا ہے

اس کی تلاش کے لیے اپنے آپ کو تلاش کرنا ہے اپنی تلاش کے لئے اپنے اندر اترنا ہے اپنے آپ کو پہچانا ہے اس کو ڈھونڈنا ہے اور جب ہم خود کو پہچان لیں گے تو پھر ہم رب کو پہچانے گے پھر خود کو پہچان لیں یہی ہے کہ اپنے آپ بت سے نکال دیں کہ ہم اپنے آپ کو بھی دیکھ سکیں اور اپنے رب کو بھی دیکھ سکیں اور فاصلہ تو اس کے اور ہمارے درمیان ہے ہی نہیں تو انسانوں سے اور ہمارے درمیان ایک انسان سے دوسرے انسان کے درمیان ضرور فاصلے ہوتے ہیں اور انسان سے انسانوں کے درمیان فاصلے مٹانے کے لیے بہت محنت کرنا پڑتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ فاصلے مٹ بھی جاتے ہیں لیکن ایک اور بات پیدا ہو جاتی ہیں اس میں کے فاصلے جب مٹ جاتے ہیں ہم قریب آجاتے ہیں تو ہمارے محبتوں کو ہماری چاہتوں کو ہماری قربت کو بڑھ جانا چاہیے لیکن دیکھ رہے ہیں تو ایک دوسرے سے دور ہوتے جارہے ہیں ہیں وہ دیکھیں نہ کہ فاصلے جیسے جیسے کم ہوگئے کمیونیکیشن کے سارے ذرائع گئے فاصلے کم ہوگئے مہینے کے سفر دنوں میں، گھنٹوں میں طے ہونے لگے بلکہ گھنٹوں میں ہی آپ سمجھ لے کے پھر کسی چیز کی ضرورت نہیں ہم قریب ہوگئے زیادہ قریب ہوگئے پاس لوٹ گئے لیکن ایک دوسرے کا احساس اور پرواہ ختم ہوگئی سب اپنی اپنی دھن میں لگے ہیں اور ایک کوئی نہ کوئی نیا راستہ تلاش کر رہے ہیں ایک رب کو نہیں دیکھ رہے کہ جس کو تلاش کرنے کے لئے ہمیں بنایا گیا اور ہمیں اختیار دیا گیا۔ ہم اس کو بھول گئے ہیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت قسم کی باتیں سنتے بھی ہیں دیکھتے بھی ہیں وہ ہمیں اچھی بھی نہیں لگتی لیکن ہم کچھ کہتے بھی نہیں خاموش ہو جاتے ہیں کہ اس کے لیے اللہ کی رضا کے لئے تو جب دیکھنے والا دیکھ کر سننے والا سن کر خاموش ہو جائے تو اس چیز کو سمجھ لینا چاہیے کہ اب اس کا معاملہ کہا گیا یہ اللہ کی عدالت میں پہنچ گیا کیونکہ اب اس نے اپنا سب کچھ اللہ کے آگے سپرد کر دیا ہے اور ہمیں رشتے صرف بنانے نہیں چاہیے رشتے نبھانے چاہیے اگر ہمارے اندر اتنا ظرف ہے تو رشتے بنائیں تاکہ ہم رشتہ نبھا سکیں اگر ہمارے اندر رشتہ نبھانے کا ظرف نہیں ہے تو رشتے بنانے بھی ضروری نہیں ہے لیکن قرابت کو توڑیئے مت اپنے آپ سے جوڑ کے رکھے سب کو اور ہم کیسے جڑ سکتے ہیں جب ہم ایک دوسرے کے لئے مخلص ہوتے ہیں کسی سے کوئی بات غلط نہیں کرتے جھوٹ نہیں بولتے سچ بولتے ہیں ہماری حقیقت ایک انسان سے دوسرے انسان کے سامنے سچ کی طرح واضح ہو جاتی ہے جو ہے اس کا بھانڈا تو پھوٹتا ہے لیکن جھوٹ بول کر تو ہم بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کیا کہا ہے لیکن سچ بول کر انسان کو پریشانی میں بھی نجات ہوتی ہے اور اس کا دل بھی ہلکا ہو جاتا ہے اور یہ ساری چیزیں جو ہے یہ ہمیں معاشرے میں امن کے لیے ضروری ہیں۔ اپنے آپ کو پہچاننا ضروری ہے سب کو پہچاننا اپنے اندر اترنا اپنے آپ کو پہچان کے اپنی وسعت رزق کے رہنے والے لوگوں کو پہچانا رشتے بنانا اور رشتوں کو نبھانا اور معاشرے میں اپنے سکون کو پیدا کرنا اس کے لئے بے لوث محبت کرنا اس کے لیے اپنی ذات سے نکل کر اپنی "میں" سے نکل کر سب کے لئے سوچنے کی کوشش کرنا تو یہ چیزیں ہمیں ایک دوسرے کے قریب کریں گی اللہ

کے قریب بھی کریں گی اور امن بھی پیدا کریں گی اور معاشرے میں امن بھی پیدا ہو گا ہمیں سب سے پہلے انسانیت کو اپنے اندر اجاگر کرنا ہے انسان بنے پھر مسلمان ہونے پر پھر اگر اللہ ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی کوئی پروا نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

10

فلسفہ تصوف

شکر الحمد اللہ الحمد اللہ شکر الحمدللہ کہ تونے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا فرمایا اور ایک سوچنے والا دماغ دیا اور قرآن پاک بھی عطا فرمایا اور کہا کہ اس میں غور و فکر و تدبر کرو۔

غور و فکر کرنے پر زور دیا اپنے آپ کو پہچاننے پہ انسانیت کو پہنچاننے پہ کوئی شخص جب وہ حقیقت کے قریب ہوتا ہے تو اس کو پہچاننا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی اور ہم جو اس وقت مادہ پرستی کی دنیا میں گھرے ہوئے ہیں اور دنیا کی جو خواہشات ہیں یہ ہمیں اس دنیا کے چنگل سے نکلنے نہیں دیتیں اور اسی لئے خواہشات کے ذریعہ انسان مایا کے فریب سے نہیں نکل سکتا اور روحانیت بھی اس ضمن میں ایک فکر ہے تصوف کا ایک حصہ ہے لیکن آج تک اس کو کوئی واضح ثبوت اور ٹھوس معنی نہیں دیا جاسکا اور اس کا مطلب کہ حقیقت کو نہیں جان سکا اس کی حیثیت کا تعین نہیں کر سکا ایسا شخص جو روحانیت سے وابستہ ہو ان کا پوچھیں گے تو وہ زیادہ سے زیادہ یہی کہے گا کہ اس کے نیچے کی کیفیت اسی کو معلوم ہو سکتی ہیں جو خدا سے ملے یہ ایک ایسا فلسفہ ہے جس کو سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ روحانیت کا فلسفہ صرف ان مسلمانوں میں موجود ہے بلکہ پوری دنیا میں اس پر غور کیا جاتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرح اس کی ذات کی طرح کوئی شخص نہیں ہے اور اہل مذاہب کے ہاں تو یہ تصور ہے کہ خدا سات آسمانوں پر براجمان ہے اور وہی بیٹھا ساری کائنات کو چلا رہا ہے نہ سوتا ہے نہ جاگتا ہے بلکہ اس کی نظریں ہمہ وقت گڑی ہوتی ہیں اور جب اس مکتبہ فکر اول الذکر میں بلکہ یہ تصوف ہے کہ خدا کی ذات کے اعتبار سے انسان اس کائنات میں حلول پذیر ہو گیا ہے یعنی یہ کائنات خدا کا عکس معکوس ہے اور جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا کہ یہ فلسفہ ہے جو بہت پہلے سے موجود ہے اور لوگ اس پر غور کر رہے ہیں اور اس کے بارے میں جاننے کی کوشش کر رہے ہیں اس کو ایک چیلنج سمجھتے ہوئے تصوف کے نظریہ پر بنیاد رکھنے والوں میں فیثا غورث نام بھی شامل ہے فیثا غورث۔

فیثا غورث ایک یونانی فلاسفر ہے جس نے ثنویت کے تصور کو اجاگر کیا کہ جس کا مطلب ہے کہ دنیا میں دو مستقل بذات ابدی عناصر موجود ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد پر قائم ہیں اور جنونی کشمکش جاری ہے اور ان سے ملتا جلتا زبر مجوسیوں نے بھی کیا فیثا غورث نے اس وضاحتی عنصر کو روح سے تشبیہ دی یوں روح اور مادہ کا تصور وجود میں آتا ہے۔

پھر یہی تصوف ہندی تصوف کی بنیاد قرار دیا اس کے متعلق کہا گیا کہ عالم بو کی کوئی حقیقت نہیں اور مادہ کا وجود محض فریب تخیل ہے تو کسی کی وجود کا خیال ضروری ہے اس لیے انہوں نے اپنی پرماتما یعنی روح کل سے تعبیر کیا پھر یہ عقیدہ واضح ہوا کہ انسان کی روح بھی اسی روح کل یا وجود کا جزو ہے جو مادہ کے دلدل میں پھنس گئی ہیں اور دل کے علائق سے یہ کثافت دور ہوتی جائے گی اور اس کے لیے اواگن کے چکروں سے گزرنا ہو گا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ روح جب مادی کثافت سے منزّہ ہو جائے گی تو یہ اپنی کل سے جا ملیں گی ۔ ہم کہتے ہیں کہ قطرہ جب دریا میں فنا ہوتا ہے تو وہ بقا آتا ہے تو آپ نے کل سے جا ملتا ہے یعنی انسان کی روح کے ایک جداگانہ تشخص کا فنا روح میں مدغم ہو کر بقا حاصل کر لیتا ہے اور اسی کی بنیاد افلاطون نے بھی رکھی اور اس کے بعد روح کے اس حافظے کو تقویت ملتی رہی اور تقویت یافتہ روح کو پہچان لیتا ہے۔ یہ روح حقیقی کا علم حاصل نہیں کیا جا سکتا صرف پہچانا جب اور وہ کس طرح سے اسے عرفان یا معرفت کہتے ہیں اور جس طریقے سے یہ معرفت حاصل ہوتی ہے اسے الہام وجدان یا کشف کہتے ہیں اور روح حقیقی کو حسن ازلی سے تعبیر کرنا تحسینِ حسن محبت جس کا انتہائی درجہ عشق کہلاتا ہے۔ اس معرفت کے ذرائع ہیں یعنی یہ ایک بڑی لمبی چوڑی بحث ہے روحانیت صرف عشق اور مادیت کا نام نہیں بلکہ اس سلسلے میں الجھنے کی بجائے اگر ہم اس کو آسان بنالیں تو بہت اچھا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے وجود کو سب مانتے ہیں کہ رب کائنات ہے اس نے یہ دنیا بنائی ہے اور اس نے یہ دنیا اس کی فنا، فلاح و بہبود کے لیے بنائی ہے انسانوں کو کچھ سیکھانے کے لیے بنائی ہے آپس میں مل کر رہنے کے لیے بنائی ہے انسانی درد کو سمجھنے کے لیے بنائی ہے ایک درد پیدا کیا ہے ہر انسان کے دل میں جس سے وہ دوسرے کے درد کو پہچانتا ہے جب اس کے درد کو پہچانتا ہے تو پھر ہیں وہ خود کو پہچانتا ہے اور اس کا یہی درجہ ہے وہ دعا بن جاتا ہے درد ہی دعا ہے جب کسی کے لئے بھی درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں تو وہ دعا بن جاتا ہے دل سے نکلنے والی وہ چیخ ایک آواز جو کسی کو تکلیف میں دیکھتی ہے اور بے شک اس کو یہی پریشانی ہو کہ وہ اسی تلاش میں ہے کہ کیا ہے یہ روح کا چکر روحانیت کا چکر، تصوف کا چکر ہے ربِ کائنات کے سامنے بیٹھ کے بہت زور سے درد بھری چیخ اس کے اندر سے نکلتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ:

؎ اپنی تلاش کرتے زمانہ گزر گیا
میں کون ہوں کس لیے دنیا میں آگئی

عرفانِ ذات نے مجھے حیران کر دیا

دوڑا رہا ہے مجھ کو میرا ذوقِ آگہی

اور یہ ذوقِ آگہی انسان کو پاگل بنا دیتا ہے۔

زندگی سے کیا ڈرنا آگہی سے ڈرتی ہوں ؎

تیرگی کے زندگی موسم میں روشنی سے ڈرتی ہوں

اور اللہ نے یہ تیرگی ختم کرنے کے لیے دنیا بنائی اور پھر اس میں انبیاء کرام کا بہت لمبا فلسفہ ہے پیار کرنا ہے اللہ سے اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق سے اور اللہ کا ہونا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرنا ہے اور اپنے دل کو صاف کرنا ہے اور قصہ ء مختصر یہی تصوف ہے تو آیئے اپنے رب کو پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنا بنالیں ہمیں الجھنوں سے نکال لیں اور وہ ہمارا بن جائے اور ہمارے دل میں اپنی مخلوق کی محبت ڈالی اور یہ دنیا کی مخلوق کی محبت خلل میں پیدا ہو گی تو ہم اس مخلوق اور تکلیفوں سے آزاد رکھنا چاہیں گے اور پر امن معاشرہ تشکیل پائے گا اور یہی ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے تو اے اللہ تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں سب کچھ مل گیا کیونکہ جس کا رب اسکا سب۔

11

جو دو گے وہ پاؤ گے

شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ تو نے ہمیں توفیق دی کہ ہم لوگوں سے پیار کر سکیں محبت کر سکیں اور تیرا پیغام لوگوں تک پہنچا سکیں اور دلوں کو راضی کر سکیں کیونکہ تیرے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ تو ہمارا دل جب تجھ سے بھی راضی ہوتا ہے تو تو ہمیں بھی اطمینان دیتا ہے تو یہی سکون ہمیں دوسروں میں بانٹنا چاہیے کیونکہ جو کچھ ہم دیں گے وہی کچھ ہم پائیں گے بے شک ہم جتنے مرضی تہجد گزار عابد بن جائیں یہ تقوی ہمارے لئے بت بن جاتا ہے جب تک کہ ہم اس کو صرف اپنے اور اللہ کا معاملہ سمجھیں اور لوگوں کے ساتھ اللہ کے حکم کے مطابق بہترین سلوک کریں اور اللہ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں اور جب موت کا وقت آجائے تو ہم کہتے کہ اللہ تو ہمیں تھوڑا سا اور وقت دے دیتا تو ہم کچھ اور صدقہ کر سکتے اور دکھ تکلیف میں لوگوں کی مدد کر سکتے۔ اور ہمیں دوسروں کا دکھ ہمیشہ محسوس کرنا چاہیے اسی میں اطمینان ہے اور ہم جب دوسروں کا دکھ محسوس کریں گے تو ہم اللہ کے قریب ہوتے چلے جائیں گے اور اپنا درد تو جانور بھی محسوس کرتے ہیں لیکن حیوان اور انسان میں فرق ہے انسان اپنے جیسے دوسرے انسان کے درد کو بھی پہچانتا ہے اور اللہ تعالی نے ہمیں بہت ساری چیزیں ایسی عطا کی ہیں جو اس کی رحمتوں اور کرم کی نشانی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں ہر بات میں شیطان روکنے کی کوشش کرتا ہے ہر اچھے عمل سے روکتا ہے ہر اچھے کام سے روکتا ہے اور ہمیں اس کی بات پر عمل نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی پریشان ہونا چاہیے اور قلندر کیا ہے؟

اگر کسی مقام پر نفع نقصان کا معیار ختم ہو جائے تو وہ مقام جو رب تعالیٰ عطا کرتا ہے وہ قلندر کا مقام ہے کہ قلندر کسی روحانی درجے کا نام نہیں بلکہ اسلوب اور صحیح طریقہ حیات کا نام ہے گو طریقہ جہاں پر انسان سود و زیاں کے احساس سے اوپر چلا جاتا ہے اور اس کی نظر نفع و نقصان پر نہیں رہتی بلکہ اس کی زندگی کا مقصد دوستی رکھنا رب سے اور رب کو راضی کرنا ہوتا ہے اور جو لوگ واقعی اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں وہ قلندر کہلاتے ہیں۔

قلندر اعظم حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور جن کو یہ مقام عطا ہو جائے تو اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہے۔ جو انسان سود و زیاں کے احساس سے اوپر چلا جاتا ہے تو وہ قلندری کے درجے پر فائز ہو جاتا ہے کیونکہ معرفت تو اللہ ہی کو زیبا ہے تکبر بھی اسی کو پتہ ہے

اور دنیا میں جب وہ معرفت کے درجے پر چلا جاتا ہے یعنی رب اسے عرفان کا درجہ عطا کرتا ہے اسے کامل بنا دیتا ہے اور یہ جب ہر بلندی کو طے کر لیتا ہے تو انہیں عارف باللہ کہتے ہیں یعنی جو معرفت کے مقام سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر یہ لوگ جو سود و زیاں سے بھی نکل جاتے ہیں وہ قلندر ہیں جو دنیا کی سیر کر لیتے ہیں اللہ کے قریب ہو جاتے ہیں تو وہ پھر کیا کرنے لگتے ہیں؟

وہ خدا کی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں دنیا میں ان کا قیام اپنا نفع نقصان نہیں ہوتا بلکہ دنیا کی بھلائی ہوتا ہے تو یہ سب جو لوگ دنیا کے مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں تو یہ قلندر ہیں عارف ہے عارف باللہ اور یہ لوگ ہیں جو لاہوت کے بھی حقدار ہیں ہمیں اپنے آپ کو انسان کے درجے پر فائز کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ حقیقی ہے کہ یہی انسان ہے جو اپنے نفع نقصان سے بالاتر ہو کر دوسروں کے متعلق سوچتے ہیں اور معرفت کے تمام سفر کو تہہ کر کے اور پھر وہ راز جان کر بھلائی کرنے کے لئے دنیا میں ٹھہرتے ہیں اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب الہی کے عاشق اللہ کے عاشق اور اللہ کے کہے ہوئے پر عمل کرنے والے قرآن کریم کی تعلیمات کو ماننے والے، فنا فی شیخ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ عارف باللہ اور قلندر پھر ولی اللہ کے دوست تو اے کاش اللہ تعالی تو ہمیں وہ محبت عطا کر دے جس سے ہم وہ کام کر سکیں جنھیں تو پسند کرتا ہے جنہیں تم معرفت کے راستے پر چلانا چاہتا ہے عارف بناتا ہے قلندر بناتا ہے صوفی بناتا ہے یہ کوئی ایسا اکتسابی عمل نہیں ہے کہ اس کو سیکھنا ہوتا ہے بلکہ یہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا بنا لیتا ہے تو ہماری اللہ سے درخواست ہے تو ہمیں اپنا بنا لے اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کا کیا غم ہے تیرے ہو کر ہی اس دنیا میں تیرے ہو سکتے ہیں اور اس دنیا میں تیری محبت پھیلا سکتے ہیں اور پھر جس کا رب اس کا سب۔

12

شان و مقام

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ بہت مشکل حالات سے نکال کے تو پریشانیوں سے نکال کے اپنے رحمتوں میں داخل کر دیتا ہے تو یہ سب تیرا ہی کرم ہے اور جب انسان کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ گریہ زاری کرتا ہے آنسو بہاتا ہے تجھے یاد کرتا ہے تیری رحمت طلب کرتا ہے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے دل پر کسی بھی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ وہ اس لئے کہ ان کے دل سخت ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کے دل پر کوئی تکلیف بھی اثر نہیں کرتی نہ اپنی نہ کسی کی۔

تو ایسا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی چیز مقرر فرمائی ہے جس سے انسان کو سکون ملتا ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ ماہ تک وحی نازل نہ ہوئی نہ ان کو کوئی خواب آیا نہ جبرائیل علیہ السلام آئے نہ الہام ہوا تو آپ پریشان ہو گئے کہ اللہ تعالی شاید ان کو مزید نبی نہیں دیکھنا چاہتا اور آپ مایوسی کی حالت میں چلے گئے جسے آج کل کے لفظوں میں ڈپریشن کہتے ہیں یعنی ڈپریشن کا شکار ہو گئے تو اللہ تعالی نے سورت الضحیٰ نازل فرمائی جس کی تفسیر یہ ہے کہ:

اگر تم پریشان ہو تو رات کو جلدی سو جاؤ اور جلدی اٹھو خوبصورت صبح کو دیکھو تا کہ ہمیں چلے کہ صرف اندھیری رات نہیں ہے بلکہ اس کے بعد روشن صبح ہے۔

پھر فرمایا کہ اے محمد! نہ تمہارا رب تجھ سے ناراض ہے اور نہ ہی وہ تمہیں بھول گیا ہے اس سے بہتر ہے کہ خدا اپنے بندے کو تسلی دے رہا ہے ہمیں بھی چاہیے کہ تو جب ہم پریشانی کی حالت میں ہوں فکر مندی کی حالت میں ہوں تو سورۃ والضحیٰ پڑھ لیا کریں جس سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور شکر الحمد للہ کہ وہ ہمیں اطمینان دیتا ہے اور اس کے بعد ہم ایک سکون محسوس کرتے ہیں اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کی ہر چیز کمال ہے اسے ہم کمال ہی کہہ سکتے ہیں محبت کے کمال کو۔ محبت جب معراج پر پہنچ جاتی ہے تو اسے عشق کہا جاتا ہے تو یہ سمجھ لیجیے کہ عشق کیا ہے؟ عشق بھی صفت الٰہی ہے کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں عشق کا لفظ نہیں آیا لیکن یہ محبت کا کمال جو ہے یہ صفت الٰہی ہے اگر انسان میں یہ صفت ہے تو اس صفتِ خداوندی کا اصل نہیں۔

عشق اور صفت میں بڑا فرق ہے اللہ کی صفت عشق لا محدود ہے وہ تو خود لا محدود ہے وہ محدود کیسے ہو سکتا ہے غیر محدود تو محدود میں نہیں سما سکتا اور عارف کی پرواز عشق کے ذریعہ سے ہے پھر یہ ہم جب کہتے ہیں کہ:

؎ عاشق کی زبان پر ہے ہر وقت ثنا کن کی
مشہود کو شاہد کو ملتی ہے ندا کن کی
کر لیتا ہے طے عاشق جب جادہ عرفان تو
لاہوت پہ جا کر ہی آتی ہے صدا کن کی

یعنی جب عشق کمال کو پہنچتا ہے محبت کمال کو پہنچتی ہے تو وہ عشق بن جاتی ہے اور یہی عشق جو ہے ہمیں فنا فی اللہ کر کے ہمیں لاہوت کے مقام پر لے جاتا ہے اور یہیں پر اپنے پیارے نبی کو اللہ تعالی تسلی دیتا ہے میرے نبی آپ پریشان نہ ہوں ہم آپ سے ناراض نہیں ہیں دیکھا جائے تو انسان کا دل بھی پتھر بھی ہے اور نرم بھی ہے پتھروں میں پتھر ۔یہی پتھر کبھی سڑک پر ہے کبھی سنگ مرمر ہے ہیرا بھی پتھر ہے لیکن سب کی شان میں فرق ہے آپ دیکھ حجرہ اسود کہاں اور دوسرے پتھر کہاں اور پانی کی بھی یہی مثال ہے پانی بھی زمین میں بھی پانی ہے زمین کے اندر پانی ہے آسمان سے بھی پانی برستا ہے اور پلانٹ سے بھی پانی آتا ہے مصنوعی پانی بھی ہے لیکن آبِ زمزم پانی تو ہے لیکن اس کی شان و مقام کا کون مقابلہ کر سکتا ہے اسی طرح انسان مختلف ہیں پھر وہ بھی نمرود بھی ابو جہل بھی موسیٰ بھی عیسیٰ بھی آدم علیہ السلام بھی حوا بھی میں بھی تو بھی یہ بھی وہ بھی ادھر بھی سب طرف صرف انسان پھیلے ہوئے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شان و مقام بے مثال ہے جن کی کوئی مثال نہیں اور کتنا کرم ہے کہ آج 12 ربیع الاول کا چاند طلوع ہو گیا ہے ولادت باسعادت کا وقت ہے اور شجر حجر سب سجدہ ریز ہیں حمد و ثناء میں مصروف ہیں پیار نبی کی آمد پر محبت کا اظہار کر رہے ہیں سب کے دلوں میں محبت کے سوتے ہیں جو دوسروں کو منانے آئے جو محبت کا پیغام لائے وہ جو انسانیت کا پیغام پھیلانے آئے ہیں:

؎ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

اور سبحان اللہ نسخہ کیمیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے صحیفہ ملا اور غار حرا اور میں آپ کو نبوت کا مقام ملا اور وہاں پر جا کر آپ اللہ کی عبادت کرتے رہے تو شکر الحمدللہ تو ہم اس کے امتی ہیں ہم امتی ہیں پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ان کی زبان پر ہر وقت اپنے رب سے دعا کی کتنی خوش نصیب ہیں اتنا پیارا بھی ہمیں ملا اور اس دن کی جی ہم کیوں نہ منایئے کیسے نہ منائیں کیسے ناوہ مدنی چاول کرے جو پیارے نبی کی وجہ سے ہمیں ملی جنہوں نے ہر طرح کی ہمیں تسلی دی کرانے کریم کی آیات کے ذریعے اپنی محبت کے ذریعے اپنے پیار کے ذریعے قرآن مجید کے ذریعے اور اللہ تعالی کے احکامات کے ذریعے اور اے اللہ ہمارے دلوں میں پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو جا کر لے ہماری دعاؤں کو قبول فرما ہماری دعاؤں کو قبول فرما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن کر دے جس میں صرف تو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستے ہوں اور پھر تو ہمارا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہو گئے تو پھر ہمیں کس چیز کی کمی کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

13

ایک مقدس محفل

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ کل 12 ربیع الاول کا دن تھا جو کہ گزر گیا اور آج 13 ربیع الاول کے دن کا آغاز ہو چکا ہے تو شکر الحمد للہ کہ وہ دن کل کا دن رحمتوں والا دن اور برکتوں والا دن وہ بڑا کرم والا دن ہے جس میں بغیر کسی منصوبہ بندی کے کسی فکر کے تمام مراحل طے ہوئے اور ایسی جگہ پر لے کر گیا جہاں پر لوگوں کی ضرورت تھی دعا کی ضرورت تھی اس عمل کی ضرورت تھی کہ اس امر پر گفتگو کی جائے جہاں پر لوگ سرکار سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور ایسے پیارے لوگ اور اس میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو لوگ محبت کرتے تھے اور بے لوث محبت۔

اپنے ہاتھوں سے کھانا پکا کر کھلا رہے تھے اور ان کے ہاں جیسے کوئی عید ملاد النبی کا اہتمام ہوتا ہے بتیاں نہیں تھی لیکن پھر بھی بہت اچھے لوگ تھے لیکن سادگی کی انتہا۔ محبت سے کہیں زمین پر بیٹھے ہوئے کہیں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے اور خاتون خانہ بالکل نہیں محسوس ہوتا تھا کہ ایک امیر و کبیر خاتون ہیں پھر اپنے ہاتھوں سے وہ زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اور وہ تمام سب کو کھانا کھلا رہی تھیں ان کی بہوؤں نے کھانا پکایا ہمیں تو علم ہوا تھا کہ یہاں پر محفل ہے تو وہاں پر پہنچے تھے وہ میلاد کی محفل نہیں تھی وہ تو لوگوں کی محبت کی محفل تھی جہاں پر لوگوں کو محبت سے کھانا کھلایا جا رہا تھا اور اس میں کوئی وقت بھی مقرر نہیں تھا لوگ آتے جا رہے تھے اور جہاں پر بھی جس جگہ پر بھی انتظام کر سکتے تھے میزوں پہ، کرسیوں پہ، زمین پر باہر کارپٹ وغیرہ بچھا کر انتظام کیا۔

اس کے بعد لوگوں کی آمد و رفت جاری رہی اور اور پھر محفل میں نعتوں کا قصہ چھڑ گیا اور وہ بھی اللہ کی طرف سے اتنی خوبصورت نعتیں ان میں ہر بندے نے اپنی محبت کا اظہار کیا نعتیہ کلام ترنم کے بغیر ترنم کے ساتھ اور اپنے اپنے تجرباتِ محبت شیئر کئے اور بہت پیاری باتیں ایک دوسرے سے شیئر کیں۔ جس نے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اور اضافہ کر دیا اور پھر ناچیز کو دعا کا بھی موقع ملا۔

جہاں میں روز والی بات آپ کے ساتھ شیئر کرتی ہوں پیار کرنا بے لوث پیار کرنا بے لوث محبت کرنا کسی کو برا نہیں کہنا ہر کسی کو معاف کرنا دل کو صاف کرنا اور ایک طرف محبت کا طوفان امڈ تا ہوا چلا آ رہا تھا اور جیسے جیسے گفتگو بڑھتی چلی جا رہے تھے اور اللہ جو بھی لفظ مجھے عطا کر رہا تھا وہ مجھے آ رہا تھا وہ میں دیکھ رہی تھی کہ اس سے لوگوں کے دلوں میں محبت کا اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا کہ جہاں پر

کچھ دیر پہلے گفتگو بھی جاری تھی شروع شروع میں اس محفل میں محبت والا ماحول نعتوں والا ماحول نہیں بنا تھا لیکن جو بات بڑھتی چلی گئی لوگوں پر کیفیت چھاتی چلی گئی۔

محبتیں دلوں میں اترتی چلی گئیں اور جب ہم نے دعا ختم کی تو ایسے لگتا تھا کہ جیسے ہم سب ایک بندھن میں بندھے ہوئے ہیں پیار میں بندھے ہوئے ہیں اور وہاں پر میں چند ایک کے سوا کسی کو نہیں جانتی تھی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ سب میرے اپنے ہیں اور وہاں پر کچھ لوگوں کو دعا کی ضرورت تھی جس کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا پھر دعا کی گئی اور بڑے بھرپور طریقے سے دعا کی گئی اور ہر طرف سے ایک محبت بھری، محبتوں والا پیغام آیا اور انہوں نے بھی مجھے بہت پیار دیا اور یہ تمام دن بہت ہی محبت میں گزرا چند ایک پرانے دوستوں سے بھی ملنے کا موقع ملا اور وہاں پر بھی یہی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا تو پیار محبت ان لوگوں سے پیار کی خاطر کام کرنے کا عزم خاطر کام کرنے کا عزم تابندہ چیمہ اور ہم دونوں آج اللہ نے ہمیں اکٹھا کیا اور ہم نے اکٹھے ہو کر مختلف جگہوں پر جہاں پر اس کا حکم وہاں پر گئے خود بخود ہی محفل بنتی چلی گئی بات ہوتی چلی گئی اور کیف و سرور چھا تا چلا گیا اور تمام دن اسی رحمتوں کے سائے تلے گزرا اور وہ کیف ابھی تک طاری ہے اور وہ محبتیں دل میں ایک عجیب سی سرشاری پیدا کر رہی ہیں۔

یہ عید میلاد النبی تھی جس میں ہم نے واقعی بہت پر جوش عید منائی یہ عام، عام تو خیر کبھی بھی نہیں ہوتی یہ عید میلاد النبی کا محبت بھرا سلسلہ ہوتا ہے لیکن جو طریقہ ہوتا ہے اس سے ہٹ کر ہی تھا واقعی محبت کا پیغام تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سب نے ایک دوسرے کو دیا تو اللہ ہمیں توفیق دے کچھ چیزیں ہم بھول بھی گئیں لیکن اللہ دن تو سب تیرے ہی ہیں تیرے ہی محبت بھرے دن جو ہر دن تو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے تو سب کے لئے دعا کی شب کے لئے سب نے دعا کی اور انھیں خوش قسمتی ہے کہ اس میں میں بھی شامل ہوں گی کسی نے میرے لیے بھی دعا کی ہو گی وہ تو خود بخود دعا ہو جاتی ہے جب کوئی کسی کے لیے دعا کرتا ہے۔

تو ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ یہ دوسرے کے لئے دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالی تو ہمارا ہر دن ہیں عید میلاد النبی جب ہم اپنے پیاروں کے لیے بھی اور جن کو ہم نہیں بھی جانتے جن کو ہم پیار نہیں بھی کرتے ہم کسی کو بھی ایسا پیار نہ کرتے ہوں تو سب کے لئے دعا کرتے ہیں اللہ ان کو قبول اور منظور فرمالینا اور ہمیں بغیر حساب کتاب کے سنبھال لینا۔ اپنے پیارے حبیب کے صدقے اللہ پاک تو ہمیں اپنا بنالے اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

14

اقبال کا شاہین بنیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ کہ زندگی کے لمحات تیری رحمت کے سائے تلے گزرتے ہیں اور تیری طرف سے جو فیصلے اور جو محبت بھرے فیصلے ملتے ہیں تیری رحمت کے اور تو ہمارے سب کے متعلق دن گزارنے کا بندوبست کرتا ہے جب ہم چھوٹے تھے تو اللہ کا بہت کرم ہے کہ بہت کچھ پڑھ ڈالا جس میں " کشف المحجوب " بھی شامل ہے اور جس نے ہمیں بہت زیادہ متاثر کیا وہ اقبال تھا اور اس نے ہمارے اندر جذبات کو ابھارا اور ایک مرد مومن قلندر کے جذبے کو واقعی ہی جگایا تھا جس پر میں نے ایک گزشتہ دنوں ایک نظم بھی لکھی تھی کہ:

؎ پھر کوئی آئے، جو ہمیں غفلت سے جگائے

اقبال کے بارے میں بات کر رہی تھی تو وہ بھی دور تھا جو مسلمانوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بن رہا تھا۔ لوگ غفلت کی نیند سوئے ہوئے تھے لوگ جاگ نہیں رہے تھے اور وہ خودداری اور مومن کی شان کو پہچان نہیں رہے تھے تو اقبال کی دعا جو ہم بچپن میں پڑھا کرتے تھے جس سے ہمارے اندر ایک جذبہ پیدا ہوتا تھا کہ:

؎ لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

کتنی پیاری بات چھوٹی سی بات میں دیکھ رہی تھی کہ کیا ہم شمع کی طرح واقعی اس دنیا کو روشن کرتے ہیں کہ:

؎ یارب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے

یہی باتیں کہ:

؎ خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ

اور تو اور

؎ نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

یہ باتیں اس دور کی ہیں جس کی ہمیں آج بھی ضرورت ہے اور ایک اور اقبال کی جو آئے اور ہماری سوئی ہوئی قوم کو جگائے۔ جو اقبال کی طرح کا ہو جو ہمارے ضمیر اور احساس کو جگادے اور یہ وہی مومن ہے جس کے بارے ہم روز بات کرتے ہیں اور شکر ادا کرتے ہیں کہ الحمدللہ کہ اس نے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا کیا اور جو مردِ مومن کی صفات ہیں کہ:

؎ قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن، نئی شان

اور واقعی یہی حقیقت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلتا پھرتا قرآن تھے اور ہر مومن اگر اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتا ہے تو وہ بھی ان کی سنت کو پورا کرتا ہے۔ اس میں کیا ہے؟ اس میں مثبت سوچ ہے اس میں پیار ہے اس میں خودی اور اندر سے ایک جذبہ جاگتا ہے محبت کا اور اپنے ملک سے اپنے وطن سے اپنے مذہب کے لوگوں سے اور یہی ممتا پیار قرآن پاک لے کر آیا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے ہمیں سیدھا رستہ دکھایا جنہوں نے ہمیں زندگی کی راہ دکھائی اور علامہ اقبال جنہوں نے ہمیں "نظریہ پاکستان" دیا۔ ہمیں سوتے ہوئے لوگوں کو خوابوں سے اٹھایا کہ ان کا "شکوہ" اور "جواب شکوہ" دیکھیں اور وہ انسانوں کو پرواز کرتے دیکھنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ:

؎ تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

اور یہ اقبال کا شاہین ہے جذبوں کو اور زیادہ بلند کرتا ہے اور میں پکارتی اٹھتی ہوں کہ:

؎ میں ماں ہوں میں تجھے پیچھے کبھی ہٹنے نہیں دوں گی
تو شاہیں ہے ترے بازو کبھی کٹنے نہیں دوں گی

یہ وہی جذبہ ہے کہ جب ہم اقبال کو پڑھا کرتے تھے تو آج کل وہ دور آ گیا کہ کتابوں میں سے بھی ان کے بیشتر کلام کو نکال دیا گیا سیرت کے متعلق بہت کم باب نظر آتے ہیں اور علامہ اقبال کی بیداری کا سبق آج کل کے دور میں احساسات کو جگانے کیلئے سلیبس کا حصہ نہیں بنایا جا رہا۔

میں ماں ہوں آج کہنا ہے سبھی کچھ بر ملا مجھ کو
نظر آئے نہ دھرتی ماں پے کوئی کربلا مجھ کو
تمہارے باپ نے اور ماں نے ہر خواہش کو روندا تھا
بنا کے گھر تمہارا تجھ کو پاکستان سونپا تھا
وہی ہے ناخدا اب تک رہے ہیں تجھ کو حیرت سے
تری جانب نگاہیں اٹھ رہی ہیں کتنی حسرت سے
تو کیسا نا خدا ہے تو ہی ہمت چھوڑ بیٹھا ہے
تلاطم خیز موجوں میں سفینہ چھوڑ بیٹھا ہے
میں ماں ہوں میں تجھے پیچھے کبھی ہٹنے نہیں دوں گی
تو شاہیں ہے ترے بازو کبھی کٹنے نہیں دوں گی

ایسی مائیں بیدار ہو جائیں ایسے ہی اقبال پیدا ہو جائیں ایسے ہی سر سید پیدا ہو جائیں تو اتباع رسول کرنے والے صحابہ کرام آ جائیں جن کی مثال نہیں ملتی تو یہ معاشرہ امن کی جگہ بن جائے اور یہی پیار جگانے کے لیے ہم بھی رضاکارانہ طور پر دوڑتے چلے جاتے ہیں جہاں کہیں بچوں کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے بچوں کو بڑوں کو کسی کو بتانے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں تو کہتی ہوں کہ میں سب کی ماں ہوں وہ سب کے لیے میرے اندر سے ایک جوش ٹھاٹھیں مارتا ہوا جو میرے دل کے اندر ایک سمندر ہے میری یہی سوچ ہے کہ میرا ہر بچہ کامیاب ہو جائے ہر بچے کی سوچ مثبت ہو جائے ہر بچہ علم بردار بن جائے امن کا علم بردار بنا لے اللہ پاک وہی اقبال کا شاہین پیدا کر دے اور اقبال کا مرد مومن پیدا کر دے اور اللہ پاک وہی جذبہ پیدا کر دے جذبہ ایمان جو پہاڑ سے ٹکرانے کی قوت رکھتا ہوں اور پھر محبت بانٹیں اور تو ہمارا ہو جا اور اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

15

وقت کی صحیح تقسیم

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ ہمارے دلوں کو تو نے اپنی رحمتوں سے بھر دیا پریشانی کے ساتھ ہی تیری رحمت اور کوئی تکلیف ہو تو ساتھی کوئی مسیحا اور کوئی ساتھی، دکھ بٹانے والا تو کس کس طرح تو کرم کرتا ہے اور ہم تیرے کس کس کرم کا شکریہ ادا کریں لیکن ہمارا یقین کامل تجھ پر ہے کہ تو نے ہر چیز کے لئے کوئی وقت مقرر کیا ہے اور ہر کام اپنے وقت مقررہ پر ہوتا ہے جو تو نے مقرر کیا ہے ہم اپنی چاہت سے کچھ تبدیلی چاہتے ہیں لیکن ہوتا وہی ہے جو تو چاہتا ہے لیکن اس میں بھی کوشش کی شرط رکھی ہے اور تو نے ہی بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بتایا ہے کہ وقت کا خیال رکھنا دوسروں کے وقت کا خیال رکھنا ہر کام پابندی سے کرنا ہے جس سے وعدہ کرنا اس کو پورا کرنا جس سے کچھ لینا دینا ہے اس سے حساب کتاب رکھنا دوسروں کا خیال رکھنا کسی کے آگے بے کار دست سوال دراز نہیں کرنا اور سب کام اللہ کے سپرد کر دینا اور مانگنا تو صرف اللہ سے مانگنا ہے کسی کے سامنے دست دراز نہ کرنا اور دکھ دینے والا وہی ہے محبت اور جزا دینے والا بھی وہی ہے سزا اللہ کسی کو نہ دے۔

اللہ رحمان ہی رہے اللہ تو رحمان ہی رہنا اور ہم پر اپنی رحمتوں کی بارش کرتے رہنا لیکن کئی دفعہ اس معاشرے میں پھیلی ہوئی یہ بے اطمینانی ہمیں بگاڑ رہی ہے دوسروں کا وقت ضائع نہ کرنا کہ کئی دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ پانچ گھنٹے ایک تقریر کے انتظار میں گزر جاتے ہیں مہمانوں کی آمد پر اسٹیج کی سیٹنگ ہو رہی ہوتی ہے اور جو بیچارے وقت کے پابند ہوتے ہیں وہ پہنچ جاتے ہیں اس میں ذرا یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ یہ ذمہ داری ہے۔ کتنے لوگ آ کے بیٹھے ہوتے ہیں اس انتظار میں ان سب کا ایک گناہ وہ اس پر پڑتا ہے جو کہ ان کے وقت کو ضائع کرتا ہے حالانکہ پتا نہیں کہ اس نے وہ اس وقت میں کتنے اہم کام کرنے ہوتے ہیں لیکن جو بھی ہے ہمیں وقت کی پابندی کا خیال چاہیئے اس میں نہ تو ہمیں کوئی جلد بازی کرنا پڑتی ہے نہ آپ کو جلد بازی کرنا پڑتی ہے نہ آپ کو بھاگنا پڑتا ہے ہر کام بڑی سہولت سے ہو جاتا ہے جب ہم وقت کی پابندی کے ساتھ کرتے ہیں ورنہ بھاگ رہے ہوتے ہیں کہ ہم لیٹ ہو گئے وہ ہو گیا یہ ہو گیا تو جب ہم کسی کام کی منصوبہ بندی نہیں کرتے تو وہ کام بہت سارے نقصانات کا باعث بھی بن جاتا ہے تو یہ بتانے کا مقصد یہ بھی ہے کہ جب بھی ہم کوئی کام کریں تو اس چیز کا خیال رکھیں کہ وقت کی پابندی کریں یہی ٹائم مینیجمنٹ۔

یہ تو بہت ضروری ہے یعنی امتحان کا پرچہ اگر آپ حل کرنے ہیں اگر آپ کو یہ اندازہ نہ ہو کہ یہ پانچ سوال آپ کتنے وقت میں حل کرلیں گے آپ کو سب کچھ آتا ہے ٹائم مینیجمنٹ نہ ہو تو کوئی نہ کوئی سوال رہ جاتا ہے تو یہی زندگی میں ہوتا ہے ٹائم مینجمنٹ نہیں کرتے۔

یہ بھی ایک دارالامتحان ہے اس میں بھی ہمارا کوئی کام ادھورا رہ جاتا ہے اگر ہم اپنا کام مکمل کر کے دوسروں کو بھی اور خود کو بھی فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں تو ٹائم مینیجمنٹ ضرور سیکھیں وقت کی پابندی اور وقت کی تقسیم لمحوں میں کرنا جس میں سب کو وقت دیا جاسکے تو ہمیں ایسی توفیق دے کہ ہم قت کا صحیح استعمال کر کے خود کو بھی فائدہ پہنچائیں اور دوسروں کو بھی اس کا فائدہ پہنچائیں اور جب ہم خود اس کا خیال رکھیں گے تو ہمارا ملک ترقی کرے گا وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔

وقت بھاگتا چلا جاتا ہے ہمیں وقت کو پکڑنا ہے اور اسے ڈھونڈ کر اپنی منزل مقصود کو حاصل کرنا ہے اور اپنے رب تک بھی پہنچنا ہے۔ کوئی پتہ نہیں کب بلاوا آجاتا ہے تو اے اللہ! ہر دم اپنے وقت کی پابندی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ بتادیں تا کہ ہماری زندگی بھی کامیاب ہو جائے اور پھر تو ہمارا بن جا اگر تم ہمارا بن گیا تو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

16

کشفِ ذات

شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ تو نے ہمیں شکر کے قابل بنایا ہماری زبان کو ہمارے دل کو اس طرف مائل کیا کہ ہم ہر لمحے تیرا شکر ادا کر سکیں اچھے حالات میں بھی برے حالات میں بھی اور تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہتا کیونکہ کوئی بھی ماں اپنے بچے کا برا نہیں چاہتی اسی طرح جب تو ہمیں ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے تو کیسا ہے کہ ہم یقین نہ رکھیں۔

اب اتنی چیزیں ہیں ظاہر ہے اس میں بہت وقت صرف کیا بہت مطالعہ بھی کیا بہت تلاش کی عقل و دانش کو بھی استعمال کیا فرق بھی بیان کیے کہ صوفی کیا ہے، قلندر کیا ہے اور مختلف قسم کی چیزیں ہیں جب ہم پڑھتے ہیں جب ہمیں پڑھنے کو ملتی ہیں چند چیزیں سمجھ میں آجاتی ہیں چند چیزیں سمجھ میں نہیں آتی شاید میں اتنی باتیں نہیں جانتی۔

کشفِ ذات ایک بہت بڑا سوال ہے اور اپنے رب کو پہچاننا جس طرح اپنے آپ کو پہچاننا کشف ذات ہے لیکن یہاں کے ذاتی تجربات ہیں اور جو بھی کوئی بات کر رہا ہے اگر دیکھا جائے تو رب کو پانے کی ہی بات کر رہا ہے جبکہ قریب پہنچنے کی بات کر رہا ہے اور الحمد للہ ہم سب مسلمان ہیں ہم بھی کیا کل دنیا کے رب کو تلاش کر رہے ہیں اور ہم اتباع رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کر رہے ہیں کیونکہ ہم ان کے امتی ہیں ان کے اعمال پر عمل کرنا ہم اسے سنت شمار کرتے ہیں کیونکہ اللہ کی سنت اور رسول اللہ کی سنت میں فرق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ کی سنت کائنات کو ہدایت دیتی ہیں اور رسول اللہ کی سنت انسانوں کو ہداہت دیتی ہے تو یعنی سنت وہ کام ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیے اور عمل انسانوں کی ہدایت کے لیے کیے اور جو کچھ اس پر عمل کرتا ہے اور وہ سب دیکھیں مثبت کام ہے ان کا جو عمل کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کی سنت پر عمل کرتا ہے۔ جیسا بتایا کہ اللہ کی سنت کائنات کو ہدایت دیتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت انسان کو ہدایت دیتی ہے تو وہ اللہ اپنے بندوں کو ہی نامزد فرماتا ہے نبی بنا کے بھیجتا ہے ولی بنا کے بھیجتا ہے جو زندگی کے راستوں کا تعین کرتے ہیں اور جب نبی دنیا میں آتے ہیں تو وہ جو پیغام اللہ کا دیتے ہیں وہ خود اس پیغام پر بھی عمل کرتے ہیں یہ نہیں ہے کہ وہ خود کا پیغام لے کر آگئے اور خود اس کے خلاف کر رہے ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک کچھ بھی نزول نہیں ہوا تھا لیکن اس کے باوجود ان کے کردار میں جو چیزیں تھیں آپ کا اخلاق تھا آپ کی تعلیمات ہیں کہ سچ بالا کریں، کسی کا دل نہ دکھائیں، کسی کو انتظار نہ کروائیں اور امین آپ کو سب لوگ تسلیم کرتے تھے اتنی چھوٹی سی عمر سے لوگوں نے بچپن سے سچ بولا اور اس کی وجہ سے آپ کو آمین کہا جاتا تھا اور اسی طرح آپ نے اس پر عمل کر کے دکھایا جس طرح دنیا میں کوئی نہ کوئی انسان کا مقصد ضرور ہوتا ہے وہ مثبت بھی ہو سکتا ہے اگر ہم دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت دیکھیں تو ہر چیز مثبت ہے کوئی چیز منفی نہیں ہے کوئی بھی ثابت کر کے دکھا دے کوئی تعلیم کوئی رویہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں منفی نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کشف ذات کس کو ہو گا کہ جس کے سامنے اللہ تعالی کے سارے پردے اٹھ گئے ہوں تو وہ اپنے پروردگار کو اپنی روح میں دیکھتا ہے اور اسی کو کشف ذات کہتے ہیں پروردگار کا اپنی روح میں نظر آنا یعنی ہر جلوہ، ہر کام جو بھی ہم کریں ہمیں اس میں اللہ کا جلوہ نظر آئے اور ہماری روح جو ہے وہ اپنے پروردگار کو دیکھے ہر وقت اور کوئی پردہ نہ رہے یعنی خداوند تعالی ہمارا بن جائے یعنی اس کی محبت ہمارے لئے اور ہمارے مقصد کے لئے ہو یعنی اللہ تعالی روح نہیں بلکہ ہماری ذاتی روح ہے اس طرح صوفی کیا ہوا کہ وہ اپنے باطن میں جس سے خداوندی رکھتا ہے نعوذ باللہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ یہ نہیں کہ وہ اس مہم خدا کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ یعنی جو اوصاف پہلے بھی اس کی بات کرتے ہیں کہ دل کو صاف رکھنا اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ صوفی کا کام ہوتا ہے وہ کیا ہے وہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے سامنے اپنے دل کے اندر محسوس کریں اور اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں کہ جو صحیفہ اس نے اتارا۔ جو نبی اس نے اپنا پیغام دے کر بھیجے اور اس نے مسلسل فرشتوں کے ذریعے وحی کے ذریعے غامدی تراتو اللہ تعالی ہمیں معاف کرنا ہمارے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو میرے بولنے میں غلطی ہوئی ہمارے عمل میں غلطی ہوئی ہو تو ہمیں اپنا بنالے ہمیں معاف کر دے تاکہ اپنی ذات کو پہچان لیں اور تاکہ تو ہمارا ہو جائے کہ

ہاتھ کاتب کام میں نے تھام لیا ابنا تقدیر کار گر ٹھہرے

کیونکہ اگر تو ہمارا ہو گیا تو تو پھر ہمیں کوئی غم نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

17

بہترین زادِ سفر رحمتِ خداوندی

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ ایک بہت بڑے صدمے کے بعد انہیں شکر کے کلمات ہمارے منہ سے ادا کروائے اور یہ شکر اس لیے ہے کہ تو نے ایسے لمحات میں بھی ہمیں صبر عطا فرمایا بھائیوں کا اچانک اس دنیا سے چلے جانا قریبی رشتہ ماں باپ بہن بھائیوں کا شوہر بیوی کا یہ تو نے ہی بنایا ہے دنیا کے اولاد کے اور ہم ہر وقت ہاتھ اٹھا کر اپنے دوست احباب کے ساتھ اس کی زندگی اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں کون سا لمحہ ہوتا ہے جب ہم اپنے پیاروں کے لیے دعا نہیں کرتے لیکن یہ تو جانتا ہے کے کونسا لمحہ کب تک اس کو اس دنیا میں رہنا ہے اور کب اس کی تجھے ضرورت ہے اور تو نے اس کو بلا لینا ہے اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے جو تو نے انتظام کرنا ہے وہ تو نے کیا انتظام کرنا ہے کیا سبب بنانا ہے اس میں تیری کیا حکمت ہے ہمارے جیسے کمزور اور عاجز سمجھ نہیں سکتے لیکن ہر کام میں مصلحت ہے اور اگر ہم اس لمحے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق گزاریں تو کوئی شکوہ بھی تجھ کو پکار کے چیخ و پکار میں مبتلا نہ ہو سب ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں کہ چپ کے آنسو بھی بہتے رہیں لیکن تیری تسلیم اور رضا کے لئے تیرے فیصلے کو تسلیم کرنے کے لئے جو کچھ تو نے کیا وہ تیرا فیصلہ اسے قبول کرنے کے لئے ہم لبیک کہتے ہیں اور اسی لئے تیرا شکر ادا کرتے ہیں مانگتے تو تجھ سے ہی ہے زندگی بھی سلامتی بھی خیر بھی کیونکہ یہ زندگی کی گاڑی تو چلاتا ہے اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے کہ ہم کسی سواری پر بیٹھے ہوں چاہے وہ شاہوکار ہو بس ہو تو ہمیں تسلی ہوتی ہے کہ اس کو چلانے والا ڈرائیور ہے اور وہ باحفاظت ہمیں ہمارے گھر تک پہنچا دے گا اسی طرح جہاز کو چلانے والا پائلٹ ہے اس کے اوپر ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس جہاز کے تمام مسافرین کو اپنی منزل تک پہنچا دے گا کہ جہاز میں ہوں کشتی میں ہوں جسے کپتان چلا رہا ہو ہم مطمئن ہوتے ہیں کہ یہ سفر بخیریت سے کٹ جائے گا آرام آسانی صرف ساحل سمندر پہنچ جائیں گے تو ہم بھی زندگی سے کیوں نا مطمئن ہوں جو انتہائی رب کے ہاتھ میں ہے انتہائی کریم رب کے ہاتھ میں ہے تو کیا اس سے ہمیں کبھی بھی غیر مطمئن ہونے چاہیے اور کبھی وہ ڈوریاں کھینچ لیتا ہے تو اس میں ہمارا کوئی گلا نہیں ہونا چاہیے اس کی امانت ہے واپس لے لیتا ہے بس لے جانے والوں کا سفر آرام سے ہو رحمتوں کے سائے تلے ہوں اور پیچھے رہ جانے والوں کا سفر بھی آرام سے اور اس کی دعائے مغفرت کرتے رہیں اور اس کے پیچھے بہترین انتظام کرتے رہے ہیں بڑے کٹھن سفر ہوتے ہیں زندگی کے لیکن جہاں رب ساتھ ہوتا ہے تو یہ سب سفر آسان کر دیتا ہے اگر کوئی بہت کٹھن

مرحلہ ہے تو پھر ہمارا رب پر یقین ہے تو ہمارا بھی یہ سفر بھی بطریق احسن پورا کروا دیتا ہے اللہ ہم سب کو جو دکھ ملا ہے اپنے بھائی کے چلے جانے سے وہ جو بھی خاوند بھی بھائی بھی دادا بھی ایک اچھا دوست بھی یا اللہ یہ اس کا آخری سفر میں آسان بنانا اور ہماری زندگی کا سفر بھی آسان بنانا اور اس کے بچوں کو بیوی کو بہن بھائیوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمانا اور تو ہمارا بن جانا اور تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

18

قرب الٰہی اطمینان قلب کا ذریعہ

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ جو لمحہ گزر گیا جو دن گزر گیا اس میں دکھ کے ساتھ رحمتیں بھی شامل تھیں اور ان رحمتوں نے زندہ رہنے کی آس دلائی اور آج لوگوں میں اٹھنے کی بیٹھنے کی آس بھی دلائیں اور یہ سب تیرا کرم ہوا ہے کبھی کبھی ہم یہ سوچتے ہیں کہ یہ سب تیرا ہی تو کرم ہے اور اپنی تمام چیزوں کا محور جو یقینا تو ہی ہے اور جو شہ گ کے قریب بھی ہے ہم تمہیں کو تو ڈھونڈ رہے ہیں تو بہت قریب بھی آجاتا ہے اپنے وجود کا احساس بھی دلاتا ہے اپنی محبت کا احساس بھی دلاتا ہے جو ہمیں شکر کی طرف مائل کرتا ہے اندھیرے راستے میں روشنی بھی دکھاتا ہے نور کا دیا ہماری راہوں کو جگمگاتا ہے لیکن ہم کسی وقت نادان بن جاتے ہیں جو تیری رحمتوں کی طرف سے آنکھیں موند لیتے ہیں اور بجائے تیری رحمتوں کا شکر ادا کرنے کے تجھ سے گلہ کرتے ہیں اور ہم باوجود کوشش کے کچھ حاصل نہیں کر پا رہے دیکھیے سوچ کے دونوں انداز ہیں اگر ہم مثبت طریقے سے سوچیں تو بظاہر ہمیں نظر آتا ہے کہ جو شخص ہمیں بظاہر خوش نظر آرہا ہے بے تحاشہ مصروف بھی نظر آرہا ہے دولتمند بھی نظر آرہا ہے مطمئن بھی نظر آرہا ہے لیکن کیا یہ اندازہ ہے آپ کو کہ اس کے پیچھے کتنی مشقت شامل ہے اور اس کو یہ سب کچھ کرنے کے لئے جو محض دکھاوا بھی ہو سکتا ہے غلط انداز میں نہیں بلکہ رب کے کرم کی وجہ سے جو کچھ اس کے پاس نہیں بھی ہے وہ بھی رب کو ادا کرتا ہے اور وہ معاشرے کا اہم ترین فرد بن کے معاشرے کے ساتھ شامل ہوتا ہے تو یہ سب اس کے کرم کی باتیں ہیں اور ایک بات اگر ہم غور کریں تو یہ سب خوشی غمی ہمارے اندر کے احساس کا نام ہے انسان جہاں بھی چلا جائے جو بھی حاصل کر لے یا نہ حاصل کرے یا جو بھی کامیابی حاصل کر لی اور اس کامیابی کی طرف بڑھے اور اسے یقین ہو کہ مجھے سب کچھ مل جائے گا لیکن اگر اس کا دل دل محبت سے خالی ہے اور وہ دل اس کا اندر سے خوش نہیں ہے اندر کا موسم خزاں کا موسم ہے تو باہر کا بہار کا موسم بھی خزاں ہی لگے گا اب اس کے اندر کا دل آلودہ ہے آسودہ ہے پریشان ہے تو باہر کا منظر بدلنے سے کچھ نہیں ہو گا قدموں کے نیچے زمین کیسی بھی اس کا آسمان وہی رہتا ہے تو جو ہماری سوچ بھی ہمارا خیال ہو گا ویسے ہی نظر آئے گی تو ہمیں اپنے اندر کے دنیا کو روشن کرنے کی کوشش کرنی ہے اور یہ دنیا اپنے اندر کے بت مٹانے سے کعبہ دل کو سجانے سے حاصل ہوتی ہے جہاں گنج گانے پہ آپ کو رب ملے گا اور ہمارا فنا ہو جانا بھی تو رب کو ملنا ہے اس کو بھی اگر ہم

مثبت انداز میں سوچتے ہیں تو اگر انسان اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو رب سے ملنے جاتا ہے جس کو وہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے کتنے زاویہ بدلتا ہے کتنے خیال بدلتا ہے کیا کیا نہیں سوچتا کیا کیا نہیں ڈھونڈتا ہے اور رب تو اندر ہی ہے اس کو بھی پالیتا ہے لیکن پھر بھی نہیں پاتا اور اصل وصال تو موت کے بعد ہے جب ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول ملتے ہیں تو اس کو بھی اگر ہم مثبت انداز میں سوچیں کبھی فنا نہیں ہے تو یہ بھی بقا ہے اللہ تعالی تو ہمارا بن جا اس دنیا میں بھی اور جب ہم تیرے پاس آئیں تو تو ہمیں مل جائے کیونکہ اگر تو مل گیا اور تو ہمارا بن گیا تو پھر ہم نے کس چیز کا غم کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

19

صبر و شکر کا مقام

شکر الحمد اللہ اللہ کا شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ ایک اور تکلیف دے دن تیری محبتوں کے سہارے گزر گیا اور تجھ سے مزید رحمتوں کی امید آج لے کر تیرے حضور اس خوبصورت وقت میں سجدہ ریز ہیں شکر الحمد اللہ اور یہ شکر جب ہم کسی کے چلے جانے پر ادا کرتے ہیں تو لوگوں کو بہت تعجب ہوتا ہے اور یہی صبر کا مقام ہے اور صبر کی انتہا ہے کہ ہم اس پر شکر ادا کرتے ہیں جو اس نے ہمیں توفیق دی کہ ہم اس کی رضا پہ راضی ہو جائیں اور اس طرح شکر کر کے ہم اپنی محبت کا احترام کرتے ہیں کہ جو ہمیں اپنے رب نے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے محبتوں کے رشتوں کے خونی رشتے ماں باپ بہن بھائی بچے خاوند بیوی یہ بے شک خونی رشتہ نہیں ہوتا لیکن بہت مضبوط رشتہ بھی ہوتا ہے اور سچا بندھن بھی ہوتا ہے لیکن جب مضبوط ہو تو ایسا مضبوط ہوتا ہے وہ سب راستوں سے زیادہ مضبوط ہو اور ایک عورت ہونے کی حیثیت سے میں ہمیشہ کہتی ہوں کہ میں سب کی ماں ہوں اور مجھے یہ بات تو نہیں کرنی چاہیے لیکن ہر بیٹی ہر لڑکی ہر بچی کے اندر اللہ نے ممتا رکھی ہے اور شاید یہی رب تعالی نے مجھے بھی عطا کی اور بچپن سے ہی یہ ممتا کا جذبہ ہر ایک کیلئے میرے دل میں جاگزیں رہا اور پھر اپنے بہن بھائی عزیز رشتے دار ماں باپ اور یہاں تک بیٹیاں اپنے باپ کے لیے بھی اپنے دل کے لیے ممتا کے جیسا ہی پیار میں کوشش کرتی ہیں اپنے بھائیوں کے لیے چاہیے ان سے بڑے ہی کیوں نہ ہوں تو ایسی حالت میں شکر کا ادا کرنا کہ اس نے ہمیں توفیق دی کہ ہم صبر کر کے اس پر راضی ہو کر اور جانے والے انسان کے لیے بھی یہ مانگیں اور دعا کریں جو دل سے نکلے دعا درد کا نام ہے دعا پیار کا نام ہے دعا جو محبت ہی دلخراش آواز ہے جو دل کے اندر سے نکلتی ہے اور عرش تک جا پہنچتی ہے تو اس بات کو سمجھ لینا قبول کر لینا اور اللہ کی طرف سے بقا ہو جانا یہ بھی تو کرم ہے۔ آنکھوں کا بہنا ایک فطری عمل ہے دکھ پہ اور بعض وقت ہم دیکھ رہے ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے لیکن کچھ باتوں کے ساتھ فی الحال بہتر ہوتی ہے کیونکہ ہم دریا میں اتر جاتے ہیں اور اس دکھ کے دریا میں چلتے چلتے آبلے بنتے رہتے ہیں پھٹتے رہتے ہیں زخم بنتے رہتے ہیں اور ہم شکر کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ہماری یہ صبر و شکر کی منزل صبر شکر کی دعا شاید رب کو بہت بھا جائے اور وہ ہمارے رشتے کے تمام کانٹے پھول بنا دے ہمارے دلوں میں اپنے بڑوں کا بزرگوں کا بہت احترام ہوتا ہے احترام اور محبت بڑی قیمتی چیز ہے لیکن احترام حساب محبت کے لیے ہزاروں میل آگئے ہیں اور یہی ہم احترام اپنے دلوں میں لیے جیسے ہمارے والدین کا احترام اپنے اساتذہ کا

احترام بزرگوں کا احترام بڑے بہن بھائیوں کا اسلام اپنے ارد گرد رہنے والوں کا احترام اور اس کی قدر ہمیں زندگی میں آشنا کرواتی ہے اور اس حقیقت کو لے کر ہم آگے بڑھتے ہیں اور یہی ہمیں اقدار جینے کا قرینہ اور سلیقہ سکھاتی ہیں رب پر بھروسہ صبر و شکر سے قائم ہوتا ہے تو پھر ہمارا رب کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا وہ ہمارا بن جاتا ہے جب ہمارا یقین کامل ہو جاتا ہے یقین کو اتنا کامل کرو کہ

وہ الحمد بن جائے تو کہہ دے کن تو یہ بندہ تیری رحمت میں کھو جائے

اے اللہ تو ہمارا بن جا اور ہمارے زخموں کی مرہم رکھ دے اور تو ہم پہ کرم کر دے تیری طرف سے رحمتوں کی بوچھاڑ آگئی تو سب کچھ ہمارا ہو گیا اور پھر تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہمیں فکر کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

20

عطائے خداوندی

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ جو بھی لمحہ گزر رہا ہے تیری رحمتوں کے سائے تلے گزر رہا ہے اور ہر دکھ تکلیف تیری محبت کی وجہ سے کم ہوتی جارہی ہے اور تیرا وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کا وقت یہ وقت وصال نظر آنے لگتا ہے تو دل خوش ہو جاتا ہے کہ وہی تو لمحہ ہوتا ہے اور ہمارے اعمال اللہ کریم ایسے کرتے کہ ہم بخوشی اپنے آپ کو جان آپ آفرین کے سپرد کر دیں اور ہماری سوچ کو سوچ کے محور کو بتی کر دے اور ہمیں ایسی سوچ کا حامل بنالے جس میں توازن بھی ہو خوشحال زندگی بھی ہو محبت بھی ہو اور تیرا کرم بھی ہو تو انسان جو بڑا ہوتا ہے وہ اپنے قد کی وجہ سے اپنے معاشی قد کی وجہ سے اپنے جسمانی قد کی وجہ سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی سوچ اور اپنی روحانی سوچ کے قد کی وجہ سے بڑا ہوتا ہے کیونکہ اس کی سوچ اس کو اس کے خیال کو وسیع کرتی ہے اور روحانیت اس کو خدا کے نزدیک لے جاتی ہے اور خدا کی ذات کو بہت ہی بے کراں ہے جس کا احاطہ کیا ہی نہیں جاسکتا اور وہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بھی لے جاتی ہے ہماری زندگی کا محور بھی وسیع ہو جاتا ہے اور انسان کا احترام اس وقت ہوتا ہے قابل عزت اس وقت ہوتا ہے یا اس کی شرافت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب وہ بولتا ہے بات کرتا ہے اس کا لہجہ بتاتا ہے کہ یہ قابل احترام معتبر آدمی ہے اور اس کا عمل بھی اس کی سوچ اور اس کے بول کے مطابق ہوتا ہے لیکن اللہ تعالی سے ہماری یہی دعا ہوتی ہے کہ تو ہماری سوچ میں وسعت عطا فرما ہماری سوچ میں گہرائی عطا فرما ہماری سوچ میں دانشمندی عطا فرما ہماری سوچ میں اپنی رحمت کو شامل کر دے اور ہم اگر شامل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے دن کا آغاز صدقے سے کریں اچھی بات کہنا والدین کو مسکرا کر دیکھنا اور صبح صبح کو فراہمی کرنا کوئی چیز ایسی جو آپ کے گھر میں یا آپ کے ارد گرد موجود ہو اور پرندوں کیڑوں مکوڑوں کے لیے کوئی خوراک کا بندوبست کرنا اور اچھی بات بتانا بھی صدقہ ہے اور جب دعا قبول نہ ہو رہی ہو تو صدقہ کریں صدقہ سے آپ کی دعا رد نہیں ہو گی اور صدقہ آپ کی مسکراہٹ میں پوشیدہ ہے آپ کے اچھے عمل میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ آپ دیتے ہیں وہی آپ کو واپس ملتا ہے تو اللہ تعالی سے یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی جو لوگ پریشان ہیں رزق کی تنگی ہے روزی کا سامان نہیں ہوتا ہے تو تو انہیں وسیع رزق نازل فرما اور زمین کے اندر ہے تو ظاہر فرما کر اگر دور ہے تو خرید کے قریب کر دے ہ تو عطا کرے اور اگر دے چکا ہے تو اس میں

برکت عطا فرمادے کشادگی عطا فرما ہماری دعا ہے کہ تو اپنی عطا کر دے۔ اور عطا اوع دعا دونوں میں کیا فرق ہے دعا کیا ہے دعا مانگنا ہے اللہ سے طلب کرنے ہیں ملا کے جو چاہتے ہیں وہ طلب کرتے ہیں اور جو اللہ اپنے لئے چاہتا ہے ہمارے لئے پسند کرتا ہے اس کا علم ہمارے پاس نہیں ہوتا کہ وہ ہمیں کیا عطا کرنا چاہتا ہے کیا لینا چاہتا ہے تو عطا کیا ہے وہ بے نیازی ہے وہ بے نیازی کا ہے جو اللہ ہمیں لینا چاہتا ہے جسے اللہ ہمارے لئے مناسب سمجھتا ہے وہ عطا کرتا ہے۔ اے اللہ تو اپنے کرم سے ہمیں نوازتے رہنا اور پھر اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کس چیز کا غم تو جس کا رب اس کا سب۔

21

اللہ کے پسندیدہ اعمال

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ ایک اور دن طلوع ہونے کو ہے اور ایک اور خوبصورت دن گزر گیا ہے تیری رحمت تیرا کرم اور جس سے تمام دکھ پریشانیاں الجھنیں دور ہو گئی اور سب پر رحمت فرمائی ۔ ہم اس کے حضور شکر گزار ہیں کہ تو ہم پر اپنی رحمت نازل کرتا رہتا ہے لیکن پھر بھی بہت سارے لوگ ہیں جو اللہ کے شکر گزار نہیں ہوتے۔ اللہ کو شکر گزاری بہت پسند ہے صبر اور شکر کرنے والے بندے اللہ تعالی کے پسندیدہ بندے شمار کیے جاتے ہیں یہ صابر و شاکر ہوتے ہیں۔ رزق اللہ نے کبھی کسی پر تنگ نہیں کرتا اللہ تعالی ہر بندے کو رزق پہنچاتا ہے لیکن پھر بھی بہت سے لوگ اللہ تعالی سے رزق کی تنگی کی شکایت کرتے ہیں تو اپنی زندگی میں بھی کچھ اصول بنالیں۔ جس میں بہت کچھ شامل ہے ہمارا اخلاق ہے، ہماری تعلیم ہے، ہمارے دوست ہیں، ہمارا رزق حلال جو ہمیں اللہ تعالی کی طرف سے ملتا ہے اور اس کی چابیاں بھی بنائی ہیں اور جس نے اس دروازے کو کھولنے کی چابی حاصل کرلی یا اس کا استعمال کا طریقہ سیکھ لیا تو وہ رب کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے پہلی جو بات ہمیں سب سے پہلے خیال کرنی ہے ایک مسلمان ہونے کے ناطے وہ ہے نماز۔

جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ ان کو رزق نہیں دیتا رزق اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ سب کو رزق دیتا ہے لیکن ان کے رزق سے برکت اٹھادی جاتی ہے اور وہ پیسہ ہونے کے باوجود بھی پریشان رہتے ہیں پیسے کی تو کمی نہیں ہے لیکن کیونکہ وہ جو نماز نہیں پڑھتے اور اللہ کے حضور حاضری کو ضروری قرار نہیں دیتے، نماز سے اجتناب کیا تو رزق سے برکت اٹھ گئی۔

اور پھر استغفار ہے توبہ کریں اللہ تعالی سے ہر وقت اپنے برے کوئی بھی عمل کرنے پہ جو دانستہ یا نادانستہ ہو جاتا ہے اس کے لیے توبہ کرتے رہیں استغفار کرتے رہیں تو اس سے رزق وسیع ہوتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جو ہم گمان بھی نہیں کر سکتے۔

اور پھر صدقہ ہے کہ اللہ کیا فرماتے ہیں کہ جو تم خرچ کرو گے اس کا بدلہ میں تمہیں دوں گا تو اللہ تعالی اس سے دس گناہ زیادہ عطا فرماتا ہے ہم سوچتے ہیں کہ جتنا ہم خرچ کرتے ہیں تو اس سے ہمارے رزق میں کمی ہو رہی ہے تو یہ ہماری غلط فہمی ہے۔ یہ تو ہم اللہ

تعالی سے کاروبار کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ہمیں ملتا ہے اور پھر وہ جو لوگ گناہوں سے دور رہتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان سے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور گناہ بہت سارے گناہ جو منفی سوچ کی وجہ سے ہوتے ہیں ان سے بھی خود کو بچانا ہے۔
اور پھر کثرت سے نفلی عبادت ہے جو لوگ نفلی عبادت بہت کرتے ہیں اللہ تعالی ان پر تنگدستی کے دروازے بند کر دیتے ہیں اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اگر تو وہ عبادت میں کثرت نہیں کرے گا تو میں تمہیں دنیا کے کاموں میں الجھادوں گا جس کی وجہ سے رزق میں تنگی ہوتی ہے کیونکہ اللہ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ نفلی نمازیں پڑھی جائیں۔
اور اگر حج اور عمرہ بھی اللہ تعالی توفیق دے تو ضرور کرنا چاہیے حدیث میں آتا ہے کہ عمرہ اور حج گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح کہ بھٹی سونا چاندی کی میل کو دور کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ضرور اس کی سعادت حاصل کریں اور جو لوگ ان علاقوں میں رہتے ہیں ان کے لیے اللہ نے کرم کے دروازے کھولے ہوئے ہیں ان کو تو وہاں پر ضرور حاضری دیتے رہنا چاہیے۔
اور پھر آتا ہے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا اور ایسے رشتہ داروں سے ملنا جو آپ سے قطع تعلق ہوں یا کرنا چاہتے ہوں یا آپ سے انہوں نے اپنا تعلق قطع کر لیا ہو لیکن آپ نے نہیں کرنا اگر آپ کسی محفل میں ملتے ہیں کہیں ملتے ہیں ان کا دکھ درد کا لمحہ آتا ہے خوشی کا لمحہ آتا ہے تو آپ نے ان کی ہر موقع میں شامل ہونا ہے محبت اور خلوص کے ساتھ۔
اور پھر آٹھویں نمبر پر کیا ہے صلہ رحمی غریبوں کے غم بانٹنا مشکل میں کام آنا اللہ کو بہت پسند ہے صلہ رحمی تو اللہ تعالی کو بے حد پسند ہے۔
اور پھر اللہ پر توکل کیا ہے؟
کامل یقین مکمل یقین اللہ یہ ہمارے لیے کرے گا اللہ تعالی یہ ہمیں دیگا ضرور دیگا اپنی رحمت ضرور کرے گا لیکن اب یہ نہیں کہا کہ اللہ سے دعا کریں کہ فلاں آدمی جو ہم سے اچھا سلوک نہیں کرتا اس کو قتل کروادیں۔ یہ ہماری اچھی سوچ نہیں ہے ایسی دعائیں اللہ قبول نہیں کرتا لیکن جو شخص اللہ تعالی پر یقین کامل کر کے اس کی مدد طلب کرتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میرا اللہ میرا یہ کام ضرور کرے گا تو اس کے ساتھ شکر کرنا اور آپ یہ سوچ نہیں سکتے کہ شکر کے کتنے فائدے ہیں اور جس انسان کی زبان پر شکر کا کلمہ ہوتا ہے اپنے کام کا آغاز بھی کرتے ہیں اختتام بھی شکر سے کرتا ہے کچھ ملتا ہے تب بھی شکر ادا کرتا ہے نہیں ملتا تب بھی شکر ادا کرتا ہے اپنی سوچ کو مثبت رکھیں گے اس میں بھی کچھ اللہ کی مصلحت ہے تو اللہ اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالی ہمیں دیکھو کس کس چیز پر نیکی دیتا ہے۔ ماں باپ کو خوش مسکرا کر دیکھو صبح اٹھ کر تو ماں باپ کو گلے لگالیں تو اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو جو بھی ہمیں سامنے نظر آئے ہم مسکرا کر اس کو ملے السلام علیکم

کریں جو مسکرا کے سلام کر کے گھر میں داخل ہوتا ہے فرشتے رحمت لے کر اس کے اوپر نازل ہوتے ہیں اور پھر ماں باپ کی فرمابرداری یہ تو ایک ایسا عمل ہے کہ یہ تو ایک صدقہ جاریہ بن جاتا ہے اور ایسے شخص پر زندگی کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں ہوتا اس جو اپنے ماں باپ کی فرمابرداری کر رہا ہوتا ہے اس پر کوئی رزق دروازہ بند نہیں ہوتا دنیا میں اپنے ماں باپ کی کتنی دعائیں لیتا ہے اور یہ دعائیں اس شخص کو ساری عمر اپنے حصار میں لیے رہتی ہیں اور جو شخص وضو میں رہتا ہے جو شخص نیک نیتی سے وضو میں رہے تو اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی اور پھر چاشت کی نماز میں بے پناہ برکت ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ چاشت تنگی کو دور کرتی ہے۔

اور پھر سورہ الواقعہ پڑھنا اس سے بھی رزق بڑھتا ہے۔

اور آخری چیز جو ہے وہ دعا کا مانگنا ہے جو شخص جتنے صدق دل سے اللہ سے مانگتا ہے اللہ اسے بہت دیتا ہے اللہ کو بہت پسند ہے مانگنا دعا کرنا اور سب کے لئے مانگنا تو اللہ تو ہمارا بن جا ہمیں اپنا بنا لے تیری مخلوق سے پیار کرنا ہمیں آ جائے اور ہم سب کے لیے تو تجھ سے دعا مانگتے ہیں اور پھر اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں پھر کس چیز کا غم نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

22

اللہ کے ولی بنیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ اللہ اپنی زمین کو کبھی بھی بے حجت نہیں چھوڑتا یعنی کہ اسکے دوست ہر وقت زمین پر موجود رہتے ہیں جب سے اس نے دنیا بنائی ہے تب سے اس کے دوست اس دنیا میں موجود ہیں یعنی اس سے پیار کرنے والے اسے محبت کرنے والے اس کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے انبیاء کرام بھی اس نے دنیا میں بھیجے اور اس سے قبل بھی جب بھی جو بھی دور آیا انبیاء اکرام کا دور یعنی حضرت آدم علیہ السلام کا دور۔

ظاہر ہے دنیا ادھر سے شروع ہوئی تو وہ اللہ کے نبی اور پیغمبر بن کے دنیا میں آئے اور ان کے بعد بھی جو آتے رہے ہیں انبیاء کرام اور جس دور میں وہ نہیں ہوئے تو اللہ کے نیک بندے ضرور موجود رہے اور یوں یہ سلسلہ ختم ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الازماں جب تشریف لائے تو اس کے بعد بھی اس کے نیک لوگ اس کے دوست اس دنیا میں موجود رہے جیسا کہ صحابہ کرام کا سلسلہ چلتا رہا پھر تابعین سے تبع تابعین کے بعد خلفائے راشدین تھے تو یہ سلسلہ ایک زمانے تک چلتا رہا اور ابھی تک اللہ کے نیک بندے اس دنیا میں موجود ہیں جن کے دم سے دنیا قائم ہے جنہیں ہم ولی اللہ کہتے ہیں۔

ولی اللہ کا دوست اللہ سے پیار کرنے والا اللہ کے قریب رہنے والا اور وہ آج تک کے دور میں بھی موجود ہیں۔ کچھ ظاہر ہیں اور کچھ پوشیدہ ہیں اور وہ اللہ کا پیغام اس دنیا میں پہنچا رہے ہیں ان میں سے کسی کو صوفی کہتے ہیں کسی کو ہم قلندر کہتے ہیں کسی کو ہم عارف کہتے ہیں کسی کو ہم سالک کہتے ہیں اصل میں یہ سب اللہ کے دوست ہیں اور مختلف طریقے سے اللہ کے پیغام ہی کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں تو کتنا کرم ہے اس کا اس نے انسان کو تنہا زمین کو ایسا نہیں چھوڑا کہ یہاں اس کا ذکر کرنے والا موجود نہ ہو اور پھر اس نے دنیا میں انسان پیدا کیے اس کے آپس میں رشتے میں باندھے۔ رشتہ داریاں بڑھائیں بہن بھائیوں کے علاوہ اور رشتے بڑھتے چلے گئے رشتہ داریاں پر دوست احباب ملنے والے یہ اصل میں بڑی مضبوط چیز ہوتے ہیں جن کی بہت اندر تک جڑ ہوتی ہیں اور جڑ کے اندر ہی اندر پھیلتی چلی جاتی ہیں تو یہ رشتے تو درختوں کی طرح ہوتے ہیں اور بعض اوقات ہم ان کو بھی پھلتا پھولتا دیکھتے ہیں لیکن کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم پھلے پھولے درخت کو بھی اپنی ضرورت کے تحت کاٹ دیتے ہیں اور اس کا نقصان بھی ہم خود اٹھاتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں ایک درخت جو تنہا ہو اس کو مت کاٹو درختوں کو مت کاٹو اور پھر ہم خود بھی تو اس کے پھول، سائے اور پھل سے محروم ہو جاتے ہیں یہ دوست احباب بھی ہوتے ہیں یا رشتے بھی ۔انساں درختوں کی طرح ہوتے ہیں جو آپ کو موسم کی حالات کی معاشرے کی گرمی سردی سے بچاتے ہیں اور ان رشتوں کی اہمیت کو سمجھیں اور جو اپنے اندر رہم پرورش کرنے کا کہتے ہیں وہ ہے بے لوث محبت ان کنڈیشنل لو یہ تو اتنے رشتے بناتے ہیں۔ان کنڈیشنل لو کہ ان کا حساب کرنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

بے لوث محبت بانٹنے کے بعد اتنی دوستی بڑھ جاتی ہیں کہ آپ اللہ کا شکر ادا کرنا اس قدر مشکل ہو جاتا ہے کہ ہم اس کے شکر ادا کرتے کرتے نہیں تھکتے کہ اس نے ہمیں کتنے پیارے دوست عطا کیے ہیں اور وہی بندے اللہ کے بندے اللہ کا پیغام اور جو محبت کا پیغام اور جو خوشی کا پیغام سکون کا پیغام ہم تک پہنچاتے ہیں تو سب اللہ کی نعمتیں ہی ہیں تو اے مالک !تو بہت کریم ہے رحیم ہے رحمان ہے تو ہمیں گھنے سایوں سے الگ مت کرنا ہمیں رشتوں اور دوستوں کو قائم کرنے کی توفیق دینا تاکہ اس کے سائے تلے رہیں اور تیرے بھی گھنے سائے تلے ہم رہیں اور یہ سب جو لوگ دل سے پیار کرتے ہیں تیرے دوست ہیں تیرے ولی ہیں اور ہمیں ان سے محبت کرنا سکھا دے اور ہمیں محبت کرنا سکھا دے تو ہمارا بن جا اور اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کس چیز کا غم ہے کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

23

دعا کا فیض

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمدللہ الحمد اللہ رب العالمین کس طرح سے ترا شکر ادا کریں کہ تو اپنا کرم کرتا ہے کہ دعاؤں سے کیسے تقدیر کو بدلتا ہے کیسے کام کروادیتا ہے جو ہمیں ناممکن نظر آتے ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی دروازے پر آکر جو ہمارے دل کی خواہش ہے یا ضرورت ہے پوری کردے یہ سب ترے شکر کی بدولت ہے کہ جو دعا کی جاتی ہے اور سب کام مکمل ہو جاتے ہیں جو کہ تیرے کرم کے بغیر ممکن نہیں ہوتے تو یہ الحمد اللہ اللہ کا فیض ہے جو اللہ ہم کو بانٹتا ہے اور الحمدللہ کی پوری شکل کیا ہے؟

توجب ہم شکر ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالی ہمیں اپنی رحمت عطا کرتا ہے شکر کے بدلے صبر کے بدلے اور اس کی عملی شکل کیا ہے؟

خوش رہنا خوشی بانٹنا اور خوشی کا اظہار کرنا یہ الحمدللہ کی عملی شکل ہے کیونکہ جب انسان خوش ہوتا ہے مطمئن ہوتا ہے خوشی دوسروں کو بھی دیتا ہے اور خوشی کا اظہار بھی کرتا ہے کہ کسی کو اچھا دیکھ کے اچھے نتائج نکالتا ہے اور اچھا انسان حسد نہیں کرتا تو الحمد اللہ! وہ شخص یقینا رب کا شکر گزار ہے جس میں یہ خصوصیات موجود ہوتی ہیں تو سب سے زیادہ محبت کون کرتا ہے اللہ کرتا ہے وہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے اس کے بعد ماں کرتی ہے اور نفرت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ ہم جس سے نفرت کرتے ہیں وہ ہمارے لیے بہتر ہو۔ ممکن ہے کہ جس سے ہم محبت کرتے ہیں وہ ہمارے لیے نقصان دہ ہو تو ہمیں سب سے محبت کرنی چاہیے۔

اگر ہماری ماں ہم سے محبت کر رہی ہے تو وہ ہمارے لیے نقصان کا باعث کیسے ہو سکتی ہے؟

ماں باپ بہن بھائیوں سے اگر کسی جگہ پر تفریق ہو جاتی ہے تو برا نہیں ماننا چاہئے لیکن ماں باپ کے لئے سب بچے ایک جیسے ہوتے ہیں ایک انسان سے نفرت، دوسروں کی چیزوں سے نفرت، دوسروں کے رویوں سے نفرت تو جو ہمیں نظر آرہا ہے ہو سکتا ہے وہ ہمارے لئے درست نہ ہو اور جب ہم لوگوں کو اچھا سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کے رویہ بظاہر تو اچھے نظر آرہے ہیں لیکن وہ ہمارے لیے بہتر نہیں ہوتے اور بہتری کو کون سب سے زیادہ، سب سے بہتر جانتا ہے وہ ہمارا رب ہے۔ ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے کہ کیا چیز ہمارے لیے بہتر ہے اور وہی چیز وہ ہمیں عطا کرتا ہے اور وہ دعا بھی سنتا ہے جب دعا نہیں سنتا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز

ہمارے حق میں بہتر نہیں اللہ ہمیں عطا کر دیتا ہے جس وقت وہ چیز ہمارے لئے بہتر ہوتی ہے جس وقت ہمیں اشد ضرورت ہوتی ہے کہ جس وقت ہمیں اس کا فائدہ ملنا ہوتا ہے اس وقت ہمارا رب ہماری دعا قبول کر کے ہمیں وہ عطا کر دیتا ہے اور دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی وہ دعا اللہ کے پاس جمع ہوتی جاتی ہیں۔ رب سے دعا مانگتے رہنا بہترین ہے جو سب کا بھلا مانگتے ہیں سب میں خوشیاں بانٹتے ہیں ۔سب میں محبت بانٹتے ہیں پیار بانٹتے ہیں کیونکہ وہی کچھ واپس ملنا ہے جو ہم نے بانٹنا ہے اور اللہ سے ہم نے ضرور دعا مانگنا ہے دعا مانگنا نہیں چھوڑنا۔ دعا قبول ہو نہ ہو لیکن رب تو دعا قریب سے سنتا ہے اگر آپ کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے صدقے وہ آپ کی بہت سی دوسری مشکلات کو دور فرما دیتا ہے تو اے اللہ ہمیں سمجھ عقل اور شعور عطا کر دے اپنے قریب کر دے تا کہ ہم تجھ سے اور تیری مخلوق سے محبت کر سکیں اور تو ہمارا ہو جا اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

24

وصال کس کو کہتے ہیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ کہ ایک اور خوبصورت دن نمودار ہونے کو ہے اور ایک اور دن جو گزرا وہ بھی بہت اچھا تھا جس میں تیری رحمتیں تھیں تیرا کرم تھا کچھ تکلیف بھی تھی لیکن تیری محبت ان سب پر رحمت بن کر چھائی رہی اور تو تو سب پر اپنی رحمتیں نچھاور کرتا چلا گیا اور تو ہماری دعاؤں کو قبول کرتا چلا گیا اور ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کے رشتے میں باندھا اور ہم سب ان کنڈیشنل لو سے لطف اندوز ہوتے رہے تو اللہ تو کتنا کریم ہے کہ ہم تجھ سے اور تیرے رسو ل سے کس قدر محبت کرتے ہیں اور

وصال کس کو کہتے ہیں؟

"وصال" جب ہم اپنے محبوب سے محبت کرتے ہیں ان سے ملاقات کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس جائیں تو وہ اللہ کا تعارف کرواتے ہیں اگر اللہ کے پاس جائے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرواتے ہیں تو اس راز کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین سے آسمان کی طرف آواز لا الہٰ الا اللہ اور آسمان سے واپس آواز آتی ہے محمد رسول اللہ دونوں اپنے اپنے محبوب کی تعریف کرتے ہیں یہ جذبہ محبت پیار عشق میں ہوتا ہے ایک بات کسی کی کی ہوئی مجھے یاد آرہی ہے جو ذکر سنا تھا کہ ایک مجذوب تھا جو ہر رات جاتے ہی ایک ہی سوال پوچھتا تھا کہ عید کب ہو گی اب وہ مجذوب جذب کی کیفیت میں اور عام اس لوگوں کی نظر میں اس کی کوئی وقعت نہیں جب کہ وہ اللہ کے بہت قریب اب اس کی بات کو کوئی سنتا اور کوئی سنی ان سنی کر کے چلا جاتا تو وہ اپنا بات بتاتا چلا جاتا کہ عید کب ہو گی عید کب ہو گی۔ تو ایک دن حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کے پاس سے گزرے اور مجذوب نے اپنا وہی سوال دہرایا۔ ماشا اللہ! وہ صاحب علم تھے اس کا سوال سن کر مسکرائے اور کہا کہ کہ جب یار ملے گا تو عید ہو گی عید کب ہو گی جب دید ہو گی اور یہ لفظ سنتے ہی مجذوب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اتنے آنسو اتنے آنسو کے ان کی لڑیاں بن گئی تو اس نے پوچھا کہ یار کب ملے گا یار کب ملے گا محبوب کس طرح ملے گا تو خواجہ غلام فرید نے فرمایا کہ جب تو مرے گا تو تجھے یار ملے گا تو بس یہ فرمانا تھا کہ وہ چلاتے ہوئے تڑپتے ہوئے بولا کہ میں کب مروں گا سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے تھپکی دی اور فرمایا کہ جب یار

دیکھے گا عاشق کی عید تو اسی وقت ہو جاتی ہے جب اس کا محبوب دکھے گا اور یہی بات ہے تو انسان کو روز ملتے ہیں پہلی دفعہ اس وقت جب "میں" مرتی ہے دوسری بار جب وہ خود مر جاتا ہے تو اللہ کی برکتیں نہیں عرس منایا جاتا ہے محبوب سے ملاقات ہوتی ہے اور یہ کتنی پیاری بات ہوتی ہے ہم جو ساری عمر اپنے رب کو ڈھونڈتے ہیں لکھتے ہیں شاعری کرتے ہیں لوگوں سے سوال پوچھتے ہیں بزرگان دین کو ڈھونڈتے ہیں اللہ کیسے ملے گا تو مرنے سے کیوں ڈرتے ہیں ہمیں اللہ اس وقت ملتا ہے جب ہم اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں کتنی پیاری بات ہے اللہ تعالی تو ہم سب کی موت کو محبوب کی دید بنا دینا عید بنا دینا اور اللہ تو ہمارا ہو جانا اور ہم تجھے دیکھے تو دیکھتے رہ جائیں ہمیں کچھ یاد نہ رہے نہ یہ دنیا نہ کوئی اور بس تو ہو اور ہم ہوں اور پھر جب تو مل گیا تو ہمیں کس چیز کا غم کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

25

بے فیض انسان نہ بنیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ تونے ہر لمحہ اپنی رحمت کے قریب کیا ہمیں محبت سکھائی مشکلوں سے دور رکھا اور منافقت سے دوری انسان کی ترقی کا ضامن ہے۔

انسان کا زوال کب شروع ہوتا ہے؟

جب وہ مخلص دوستوں کے ساتھ منافقت شروع کر دیتا ہے زندگی میں ایک کلیہ بنالیں کچھ بھی بن جائیں مگر بے فیض انسان نہ بنیں کیونکہ درخت جب بے فیض ہو جائے تو چولہے میں جھونک دیا جاتا ہے اور اللہ تعالی کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالی ان چیزوں کو ہمارے قریب کر دے گا جو ہمارے لیے بہتر ہوں گی اور جو چیزیں اللہ ہمارے قریب کر دے اس میں اللہ کی حکمت تلاش کریں اور جو چیز اللہ تعالی ہم سے دور کر دے اس پر صبر کریں اللہ کے فیصلوں کو سمجھنا انسان کی عقل سے بالاتر ہے اور اللہ سے پیار کرنا سیکھئے مثبت سوچ اپنایئے مثبت سوچ کے لئے رونے دھونے کی بجائے مسکرائیں۔

برا سوچنے کی بجائے اچھا سوچیں کیونکہ انسان جب اچھا سوچتا ہے تو اللہ اس کیلئے نئے راستے بنا دیتا ہے اور مشکلیں آسان کر دیتا ہے تو وہ ہمیں پارسا بنا دیتا ہے اور نبی کی محبت ہمیں اللہ سے ملا دیتی ہے۔

اور اللہ تعالی نے باپ کو ایک سائبان بنایا ہے جس کی محبت جینے کا سلیقہ سکھا دیتی ہے اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھی ہے اور زندگی اس وقت بہت خوبصورت ہو جاتی ہے جب ہم لوگوں کے نظریے اور تقدیر کو نظر انداز کرنا سمجھ جاتے ہیں انسان بھی عجیب ہے اس میں ایک طرف دوائی بننے کی خوبصورت بات بھی ہے اور ایک طرف بدترین مرض بھی بن سکتا ہے کینسر کی طرح زہریلا مرض جس کا علاج ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اور زبان کے زخم بڑی مشکل سے بھرتے ہیں لہجوں کی تلخیاں بہت مشکل بُھلائی جاتی ہیں بہت تیز اور تیکھا انداز گفتگو کو چیر پھاڑ دینے والا رویہ بھی نہیں اپنانا چاہیئے اور وہ لفظ جو سینے میں اتر جاتے ہیں جو لہجے زہریلے ہوتے ہیں اور ان کا زہر اور ان کے زخم عمر بھر نہیں بھرتے تو کوشش کریں کہ ہمیشہ وہ بات کریں جس میں راست گوئی اور شیرینی ہو جو اندر تک اتر جائے اور اندر تک ایک میٹھا ذائقہ

اور ٹھنڈک اترتی چلی جائے لہجے کی ٹھنڈک ایسی ہو جو دیر تک انسان یاد رکھے نہ کہ وہ الفاظ اور لہجے کی تلخیاں ہوں جو اندر تک انسان کو کڑوا کر دے اور انسان اس کڑواہٹ کو سہ نہ سکے اور اس کڑواہٹ سے زخم بن جائیں تو اچھا انسان وہی ہے جو دوسرے انسان کے درد کا احساس کرتا ہے اور محبت کرتا ہے یہی نہیں کہ وہ دکھ درد میں ہی کام آئے بلکہ خوشیوں میں بھی کام آئے اور ان خوشیوں کو بڑھانے کی کوشش کرے خوشیوں کو دائمی کرنے کی کوشش کریں خوشیوں کو اپنانے کی کوشش کریں اور خوشیوں میں ایسے شامل ہو جائیں جیسے وہ آپ کی اپنی خوشیاں ہیں اور اللہ تعالی تو ہمیں اس قابل بنادے کہ ہم تیری مخلوق سے محبت کر سکیں اور پیار کر سکیں اور نفرت کو ختم کر سکیں اور تیرا قرب حاصل کر سکیں ہم تجھے اپنا بنانا چاہتے ہیں اور جب تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

26

صلہ رحمی کیجئے

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ کل کا دن بھی اچھا گزر گیا تیری رحمتیں ہماری تکلیفوں سے زیادہ تھی جو بھی تکلیف آئی پریشانی آئی بیماری آئی ختم ہوتی گئی اور تیرا رحیم ہونے پہ کتنا شکر ادا کریں اور ترا کریم ہونے پہ کتنا شکر ادا کریں کہ یہ سب تیرا ہی کرم کی بدولت ہے جو ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ تیرے دربار میں حاضر ہو سکیں اور اللہ پاک ہمیں اس قابل بنا دے کہ ہم نہ صرف حقوق العباد کو پورا کر سکے بلکہ تیری مخلوق کی خدمت بھی کر سکیں۔

اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کی خدمت میں لگے رہیں جو کے پہلے ہی ہر قسم کی چیزوں سے خوشیوں سے، نعمتوں سے مالامال ہیں اور انہیں ہماری ضرورت نہیں ہے لیکن شاید ہم اپنے آپ کو ان کی نظروں میں بہتر بنانے کے لئے اپنے سے بڑوں کی (یعنی بڑے کی خدمت تو کرنا چاہیے لیکن بڑے سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ جو رتبے میں بڑے ہیں رتبے سے مراد دولت کے لحاظ سے عزت کے لحاظ سے) ہم ان کی خدمت کریں گے کہ شاید ہمیں بھی کچھ مل جائے ایک تو یہ ہمارے ان کنڈیشنل لو (Un-Conditional Love) کو ختم کرتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم نے ان کی کوئی خدمت کی ہے یا ان کے کسی کام آئے ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ضرورت مندوں کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ان کی زبان سے نکلی ہوئی دعا ہمارے بڑے بگڑے بگڑے کام سلجھا سکتی ہے اور اسی طرح آپس میں مل جل کے صلہ رحمی کر کے ہی ایک دوسرے کی زندگیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں اور اس طرح نہ ہوں کہ جب ہم کسی دوسرے کو دیکھیں تو ہمارے ذہن میں ان کے مسائل اور مصائب کا خیال بھی نہ آئے ۔

بڑے لوگ تو سردی گرمی کے مصائب جھیلتے رہتے ہیں مجھے یہاں پہ ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ ایک بادشاہ تھا جس کا دروازے پر کھڑا دربان سردی سے ٹھٹھر تا رہتا تھا لیکن اپنی ڈیوٹی انجام دیتا جا رہا تھا لیکن جب اس نے اس کو دیکھا تو اس پر ترس آیا اس نے اس کو کہا کہ تمہیں وردی بھی موٹی نہیں ملی کہ تم ایک موٹی وردی پہن کے اپنی ڈیوٹی کو سکو۔ بادشاہ نے کہا کہ تم یہاں انتظار کرو میں ایک لباس کا بندوبست کرتا ہوں بادشاہ جب اپنے کمرے میں آیا تو بھول گیا اور سو گیا چونکہ سردی کا موسم تھا اور سردی بڑھتی جا رہی تھی

اور اس رات وہ سردی کو برداشت نہ کر سکا اور صبح اس کی اکڑی ہوئی لاش ملی تو کسی کے ساتھ ایسا وعدہ نہ کریں جو آپ پورا نہ کر سکیں اور ہمیں بھی کسی کے سہارے ڈھونڈنے کی بجائے انسانوں کے سہارے ڈھونڈنے کی بجائے اللہ تعالی کا سہارا ڈھونڈنا چاہیے سہارا تو بیساکھیاں بن جاتی ہیں کمزور کر دیتی ہیں ان کے بغیر ہم واپس نہیں آسکتے ہمیں اپنی ہمت سے اپنی طاقت سے اپنے اندر موجود توانائی سے ہی زندہ رہنا چاہیے۔

اور اپنے اللہ کو اپنے دل کی بات کہہ کے اپنے آپ کو زندہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہ تو جھوٹی موٹی ٹوٹی ہوئی بیساکھیاں ہیں تو انسان کو اللہ کے سہارے پر دھیان دینا چاہیے اللہ کے بھروسے پر اللہ کی طرف داری پر تو اے اللہ! تو ہمارا بن جا اور ہمیں جو تکلیف دکھ یا کسی کو بھی تکلیف دیں تو اس کو معاف فرما دو اور تیرے علاوہ کوئی بھی کارساز نہیں ہے کوئی بھی مددگار نہیں ہے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکیں اور اللہ اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

27

مقدس رشتے

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ تو نے ہمیں کیسی کیسی نعمتیں عطا کیں اور دیکھئے کہ ماں اگر اکیلی بھی ہو جائے تو اپنی اولاد کو پال لیتی ہے وہ چاہے 10 بچے ہوں، چاہے چار بچے ہوں اور چاہے دو بچے ہوں یہ ممتا ہے یہ ماں ہے اور اللہ تعالی تو ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے تو پھر اندازہ لگائیے کہ وہ ہم سے کس قدر محبت کرتا ہو گا تو وہ کب ہمیں تکلیف میں دیکھ سکتا ہے پریشانی میں دیکھ سکتا ہے اب یہ تو قانونِ قدرت ہے اکثر آپ نے دیکھا ہو گا مشاہدہ کیا ہو گا اور خاص طور پر ایسے موقع پر جب کسی کا ساتھی بچھڑ جاتا ہے اور وہ ماں باپ جو آپس میں محبت بھی رکھتے ہیں اپنے بچوں سے بھی پیار کرتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اولاد پر پوری توجہ نہیں دے پاتے لیکن جو محبت ہے ماں کے لیے خصوصی طور پر اور باپ کے دل سے بھی وہ کسی طور بھی کم نہیں ہوتی اور جب ہم دونوں میں سے ایک بچھڑ جاتا ہے تو بڑی ذمہ داری کیلئے ہم اکیلے رہ جاتے ہیں تو بہت سے لوگ خواتین نظروں سے گزری ہیں جنہوں نے ایسی ذمہ داریوں کو پورا کرتے کرتے ایک لمبا عرصہ گزارا اور عمر کا ایک لمبا سفر طے کرنے کے بعد عمر کے اس حصے میں پہنچ گئیں جہاں انسان بیماریوں کا بھی شکار ہوتا ہے اور بھولنے کا مرض بھی اسے ہو جاتا ہے وہ بھولنے لگتا ہے یا اپنے ماضی میں پلٹ جاتا ہے یا ماضی کی چیزوں کو یاد کرنے لگتا ہے اسے لوگوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے کسی کی مشابہت کسی اور میں نظر آنے لگتی ہے لیکن اس کو اپنے بچوں کی پہچان اور شناخت کبھی ختم نہیں ہوتی وہ اسی طرح اس کی یادوں میں زندہ رہتی ہے اور وہ وقت ہوتا ہے کہ اکثر مائیں تنہا رہ جاتی ہیں جیسے لڑکے کہیں دور چلے جاتے ہیں اور بیٹیاں بیاہ کر اپنے گھروں کی ہو جاتی ہیں لیکن ماں کی نگاہ اپنے بچوں کی منتظر رہتی ہیں اور بھولنے کے باوجود بھی ان کو اسی طرح یاد کرتی ہے کہ وہ ابھی آئے گا یا وہ میرا بیٹا بھی یہاں پہ تھا ابھی کہاں چلا گیا اور دیکھو وہ باہر نکلا ہے کہیں اس کو سردی نہ لگ جائے گرم کپڑے پتہ نہیں اس نے پہنے ہیں کہ نہیں پہنے۔ وہ تو مجھے فون کرتا ہے آج مجھے اس نے کیوں نہیں فون کیا اور بیٹی ملنے آتی ہے تو آنکھوں کی چمک اور بڑھ جاتی ہے محبت امڈ آتی ہے اور خود چلنے کے ناقابل بھی ہوتے ہوئے بچی کو وہ اٹھ کر ملتی ہے۔

کئی دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ دو تین منزل کے گھر ہوتے ہیں گھر کے ضعیف لوگ ظاہر ہیں وہ اوپر نہیں جاسکتے بچے اوپر ہوتے ہیں وہ ماں جس کو چلنا بھی دشوار ہوتا ہے وہ اپنے بچوں کی خاطر اوپر چلے جانے کو بھی تیار ہوتی ہے اگر اس کو کوئی روکے تو کہہ دیتی ہے کہ نہیں میں چلی جاؤں گی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے اس کے کمر کا اچھی طرح معائنہ کرتی ہے دیکھتی ہے کہ اس میں کھڑکیاں لگی ہیں دروازے لگے ہیں پردے لگے ہیں اس کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے سردی تو نہیں لگ رہی بخار تو نہیں ہو گیا۔

کیا پیاری بات ہے اور بچے جب آتے ہیں تو وہ بھی اسی طرح پریشان ہو جاتے ہیں یہ دونوں ایک تصویر کے دو الگ الگ رخ ہیں کئی تو چھوڑ کے چلے جاتے ہیں اور دوبارہ پوچھتے نہیں کئی تو مجبوری کی وجہ سے الگ ہو جاتے ہیں مگر جب وہ آتے ہیں تو بچے بھی ماں کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہوتے ہیں محبت سے اس کو دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کی ہر چیز پر نظر ہوتی ہے لیکن انہیں یہی فکر ہوتی ہے کہ ان کی ماں صحیح طرح بیٹھی ہے صحیح طرح کھایا ہے لوگوں کا رویہ میری ماں کے ساتھ کیسا ہے اور جن کی صرف بیٹیاں ہی ہوتی ہیں بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں چلی جاتی ہیں وہ اپنی طرف سے بڑی بہادری کا ثبوت دیتی ہیں لیکن بچیوں نے تو اپنے گھروں میں آباد ہونا ہوتا ہے اللہ سب کی بیٹیوں کو اپنے اپنے گھروں میں آباد رکھے لیکن ذرا سی دکھ تکلیف پر بے چینی بڑھ جاتی ہے اپنے ہی بچوں کی باتیں یاد آتی ہیں اور ہر وقت آپ کے لئے ماں دعا کرتی رہتی ہیں سب کے لئے بھی دعا کرتی ہے لیکن اپنے بچوں کے لئے بھی اس تکلیف کو محسوس کرتی ہے اور جس کا ساتھی ابھی بھی کھڑا ہو وہ بھی منتظر ہوتی ہے کہ میرے بچے آئیں گے اور ایک دفعہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ منتظر ہوتی ہیں کہ اگر بچے باپ کے پاس کسی اور ملک میں ہوتے ہیں اور ساتھی بچھڑ جاتا ہے اور ماں منتظر ہوتی ہے اور جب بچہ اس کے پاس آجاتا ہے بچہ بھی اسی لگن اور محبت سے اپنی ماں کو پیار کرتے اور ماں بھی اس کو پیار کرتی ہے اور وہ بچے جو اپنے گھروں میں ہیں وہ بھی اپنی ماں کو ایسے ہی پیار کرتی ہیں اور ماں بھی ان کو ایسے ہی پیار کرتی ہے ایک عجیب قسم کی خوشی کا احساس ہوتا ہے اور کئی لوگ وہ اپنے والدین کو اپنے بچوں کو اولڈ ہاؤسز میں چھوڑ جاتے ہیں اور ان کی ماں وہاں عملے کا فون لے کر کہتی ہیں کہ دیکھو ہمارا فون خراب تو نہیں آج صبح سے بیٹے یا بیٹی کا فون نہیں آیا۔ لیکن ماں منتظر رہتی ہے بیٹیاں جب ماں بن جاتی ہیں اکثر دیکھتے ہیں ان کی محبت کا عالم بھی دیکھا اور اللہ کو بڑا پسند ہے کہ کوئی بھی شخص جب اپنی ماں کو کو مسکراتے دیکھتا ہے تو یہ صدقہ جاریہ ہے تو اللہ تعالی سب بچوں کو ایسا ہی بنا دے کہ وہ اپنے ماں باپ سے محبت کریں۔ ان کے لبوں پر مسکراہٹ لانے کے لیے کام کریں ایسے پیارے پیارے کام کریں کہ والدین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر جائے تو اے اللہ پاک ہم سب کو خصوصی طور پر والدین کی عزت کرنا سکھا دے اپنی اولاد پر شفقت کرنا سکھا دے تاکہ تیری دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کر سکیں۔

ماں اور اولاد کا بہت مقدس رشتہ ہے اور اگر اولاد کو یہ رشتے نبھانے آجائیں تو ہم سب سے پیار کرنا سیکھ جائیں گے یہ دنیا رہنے کی جگہ بن جائے گی امن کی جگہ بن جائے گی اور پھر اگر ہم سب ماؤں کو اپنی مان سمجھیں اور سب بچوں کو اپنے بچے سمجھیں تو زندگی اور بھی خوبصورت ہو جائے گی تو اللہ تو ہماری دعاؤں کو سن لے ہم سب کے دل میں ماں جیسی ممتا اور ہمارے دلوں میں ماں باپ کے لئے محبت پیدا کر دے اور اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

28

لمحہء فکریہ

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ تیری رحمتوں سے جو بھی دن گزرتا ہے بڑا ہی قیمتی ہوتا ہے دکھے ہوئے دل بے شک کمزور ہوتے ہیں ناتوان ہوتے لیکن ہر شے کو حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو آگے بڑھانا ہوتا ہے اور اپنی قوت کو جمع کرنا پڑتا ہے لیکن یہ تیرے اذن کے بغیر ممکن نہیں اور یہ بیماری بھی تکلیف بھی پریشانی بھی تیری رحمت سے ہی دور ہوتی ہے اور ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ہم دوبارہ اگلے دن کے لیے تروتازہ ہو جائیں۔

تو یہ تیرا ہی کرم ہے اس کے لیے ہم تیرا جتنا ہی شکر ادا کریں وہ کم ہے ہم ایک بات کر رہے ہیں مشاہدات تو روز ہی ہم کو آپ کو سب کو ہوتے ہیں ماں باپ کے بارے میں تربیت کے بارے میں بچوں کے بارے میں کیونکہ اگر ہم غور کریں تو ایک خاندان جس کی دیکھ ریکھ کی ذمہ داری ماں باپ پر ہوتی ہے اور جو بچے ہوتے ہیں آئندہ نسل کے وہی معمار قوم ہوتے ہیں اور ان کو بنانے میں ماں باپ اہم کردار ادا کرتے ہیں اور پھر اساتذہ بھی اس معاشرے کو، اس پورے نظام کو ٹھیک کرنے میں برابر کے شریک ہیں۔ جہاں بچوں کو تربیت دی جاتی ہے وہاں تربیت کے ساتھ ساتھ ان کو دوسرے علوم و فنون بھی سکھائے جاتے ہیں اور مائیں اپنے بچوں کے ساتھ بے تحاشہ محبت کرتیں ہیں اور بچے بھی بے تحاشہ محبت کرتے ہیں اور ان کا جو آپس میں رابطہ ہے، کنکشن ہے وہ کس طرح رہتا ہے چاہے وہ دور ہوں یا قریب ہوں وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے جڑے ہوئے تھے جیسے تاریں جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس طرح محبت بڑھتی چلی جاتی ہے اور اللہ کا شکر بھی بڑھتا چلا جاتا ہے یہ تو ہماری مثبت سوچ تھی اور مثبت لوگ تھے ان کا مثبت رویہ تھا اور ممتا سے بڑھ کر کوئی مثبت رویہ ہے ہی نہیں اور اولاد کا پیار بھی ایک بہت بڑا خزانہ ہے لیکن تصویر کا جو دوسرا رخ ہے وہ بڑا تکلیف دہ ہے ان میں سے کچھ مائیں ایسی بھی ہیں جو اپنے جذبات کی خاطر اپنی محبت کی خاطر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کر لیتی ہیں یا تعلق بڑھا لیتی ہیں یا اپنے بچوں سے قطع تعلقی کر لیتی ہیں اپنے بچوں سے الگ ہو جاتی ہیں جن کو اپنے خاوند کا رویہ پسند نہیں آتا تو ایسی صورت میں وہ مائیں منفی کردار ادا کرتی ہیں جس سے بچہ بالکل بکھر جاتا ہے ویسے تو ایسی

صورتحال بہت کم نظر آتی ہے لیکن مثبت سوچ والے مائیں چاہے وہ طلاق یافتہ ہو جائیں یا بیوہ ہو جائیں لیکن وہ اپنے بچوں کا ساتھ نہیں چھوڑتیں کسی طور پر وہ نہیں چاہتی کہ اس کے بچے اس سے جدا کیے جائیں اور پھر ان کی تعلیم و تربیت بھی کرتی ہیں۔

ایک تو تصویر کا یہ رخ ہے منفی اور دوسرا رخ یہ ہے کہ جب بچے انتہائی نامعقول نازیبا رویہ اپنے والدین کے ساتھ اختیار کرتے ہیں تو اس کی بھی کئی وجوہات ہوتی ہیں بعض اوقات تو ماں باپ کی کم توجہی سے ایسا ہوتا ہے بعض اوقات اور پروڈکشن (Over Producation) کی وجہ سے بھی اور بعض اوقات حالات نہ ہوتے ہوئے بھی بچوں کو ان کی ضروری چیزوں کی فراہمی جیسا کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اچھے اسکول میں بیٹھے ہوں ،اچھی جگہ پر بیٹھے ہوں اور سونے پر سہاگہ موبائل بھی ان کے پاس ہو، موٹر سائیکل بھی ان کے پاس ہو، ان کے بچوں کے آرام کی خاطر وہ سب کچھ کرتے ہیں۔

بس یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے کسی طرح سے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اس کے بعد بچوں کا رویہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب وہ چیز ان کو مل جاتی ہیں تو وہ بہتر نتیجہ نہیں دیتے اور ان کا بے دریغ استعمال کرے ہیں امتحانات کی تیاری نہیں کرتے ان کو سکول کے ساتھ ساتھ اکیڈمی میں بھیجا جاتا ہے لیکن نتیجہ صفر۔

آج کا دور بہت تیزی سے جارہا ہے اور چھوٹی موٹی چیزیں تو گنتی میں لائی ہی نہیں جاتیں۔ مثال کے طور پر ہمارے پاکستان میں یہاں پہ نائب قاصد کے لیے ایم بی اے لوگ آتے ہیں کہ ہمیں نائب قاصد کی نوکری دے دیں جس سے وہ ترقی حاصل کر سکیں کیونکہ ایک سادہ میٹرک پاس ہو مڈل کلاس پاس ہو ایف۔ اے ہو یا بی۔ اے ہو اس کو تو اس وقت تک جاب نہیں مل سکتی جب تک اس کے پاس کوئی ہنر نا ہو جیسے کہ میں نے کہا کہ نائب قاصد کی جاب کے لیے تیار ہوتے ہیں یا چپڑاسی کی نوکری کے لیے تیار ہوتے ہیں اس لئے ان کے پاس کسی ہنر کا ہونا بہت ضروری ہے اور ہمارے تعلیمی نصاب میں یہ چیز ضرور شامل ہونی چاہیے کہ انگریزی پر زیادہ زور دینے کی بجائے بوجھ کو کم کر کے پڑھائی کا ایک حصہ کسی ایسے منظر پر مشتمل ہونا چاہئے جو کسی بچے کو ہنر سکھائے کہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں آگے بڑھ سکیں ترقی یافتہ ممالک میں دیکھا گیا ہے کہ بچے اخبار بھی بیچتے ہیں کام بھی کرتے ہیں اس میں نہ کوئی شرمندگی ہونی چاہیے ہمارے یہاں پر اسٹیٹس سمبل بہت زیادہ بن گیا ہے اسٹیٹس سمبل نہیں ہونا چاہیے تو بتانے کا مقصد یہ تھا کہ تصویر کے یہ دونوں کہیں جہاں پر ایک تابعدار اولاد ہے ماں باپ کی پیروی کر رہی ہے ماں باپ کی شکر گزار ہے کہ اس کو اعلی تعلیم دلوا رہے ہیں اچھا کھلا رہے ہیں اچھا پہنا رہے ہیں اور وہ بھی ان کو مطمئن کر رہے ہیں اور دوسری جانب یہ ہے کہ ماں باپ کے اچھے کرنے کے باوجود بچہ نا تو اچھا نتیجہ دے رہا ہے اور نہ ہی ان کا کہنا مان رہا ہے اگر ماں باپ ان کو ڈانٹتے ہیں تو الٹا ان کے لئے سر درد بن جاتے ہیں تو

یہ لمحہ فکریہ ہے اس پر ہم نے غور کرنا ہے سسٹم کو ہم نے کس طرح ٹھیک کرنا ہے اور یہ اسی طور پر ممکن ہے جب ہم بچوں کو میانہ روی سیکھائیں۔

ہماری خواہشات بہت ہوتی ہیں کہ بچے کو اعلی سے اعلی چیز لے کر دیں لیکن جب تک بچے پڑھ رہے ہیں ان کی دلچسپی کسی چیز کی طرف نہ ڈالے جس سے ان کی پڑھائی میں خلل پڑ جائے تو یہ چند چیزیں ہیں جو میں آپ کو گوش گزار کرنا چاہتی ہوں تمام والدین کیلئے اللہ سے دعا کرتی ہوں میرے پاس تو صرف آخری سہارا اسی کا ہوتا ہے تو جب میرا دل بھاری ہو جاتا ہے تو میں اس کے دربار میں حاضر ہو جاتی ہوں اور آج میں اے اللہ تیرے دربار میں حاضر ہوں تیری مدد کی طلب گار ہوں کہ اللہ تو میرا بھی بن جا اور اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

29

ماں کے مقروض

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ تو نے امتِ محمدیہ میں پیدا فرمایا اور ہم نے اپنی تعلیمات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن کے مطابق حاصل کیں۔ کتنی خوش نصیبی ہے اور چھوٹی سے چھوٹی بات کا مثبت سوچ کا کتنا اجر ہے اور سب سے بڑی بات جو تم نے ہمیں عطا کی کہ وہ تو ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرنے والا اور ہم سب کو والدین عطا کئے جو سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں ہم ساری زندگی ان کا قرضہ نہیں اتار سکتے۔ چاہے ہم چاہیں ہم کو ہیرے، جواہرات سے لاد یں لیکن جو انہوں نے ہمیں ایک لمحہ ہماری ولادت سے پہلے اور پھر اس کے بعد پالنے پوسنے میں خرچ کیا ہوتا ہے یا جس طرح سے ہماری پرورش کی ہوتی ہے ہم اس کا قرض نہیں اتار سکتے اتنی تکلیف اٹھا کر وہ ہی ہمیں دنیا میں لاتی ہے وہ نہ بیٹھ سکتی ہے وہ نہ ٹھیک طریقے سے چل سکتی ہے اور وہ اپنے ساتھ اس وزن کو لیے ہوئے پھرتی رہتی ہے اور تکلیف دہ مراحل سے گزر کر وہ اس کو اس دنیا میں لاتی ہے۔

ایک واقعہ یاد آرہا ہے جو میں نے کہیں پڑھا تھا کہ کہ ماں سے اس کے بیٹے نے کہا کہ تو روز کہتی ہے کہ تم میرا قرض نہیں اتار سکتے تم میرا کردا نہیں اتار سکتے تو ماں مجھے بتا ہی دے کہ میرے اوپر تمہارا کتنا قرضہ ہے تا کہ میں اس کو اتار دوں اور پھر میں آزاد ہو جاؤں میں کس طرح سے تمہارا قرضہ اتاروں میں ہیرے جواہرات لا دوں؟ تو ماں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں چاہئے کہ بیٹا بس تو آج کی رات میرے پاس ٹھہر جا تو میرا قرضہ اتر جائے گا کہنے لگا کے آج رات رہنے سے قرضہ اتر جائے گا اس نے کہا کہ بس ٹھیک ہے وہ اس کے پاس لیٹ گیا اور جب بالکل اس کی آنکھ لگنے والی ہوئی تو ماں نے اس کو ہلایا اور کہا بیٹا پانی۔ بیٹا نیند کی وادی میں اتر رہا تھا لیکن اس کو برا بھی لگا لیکن ماں کا کہنا تھا جب ماں نے دوسری دفعہ جھنجھوڑا اور کہا کہ بیٹا پانی تو اس کو غصہ بھی آیا لیکن جو کہ ماں نے کہا تھا اس لئے وہ گیا تمیز کے ساتھ ماں کو سلیقے کے ساتھ ماں کو پانی پکڑایا اور کہا کہ ماں پانی پی لیں اپنی پیاس بجھائیں کہ میری ماں کو پیاس لگ رہی تھی پانی کا گھونٹ پیا اور باقی پانی بستر پر گرا دیا بیٹے نے کہا کہ ماں تو نے یہ کیا کیا ماں نے کہا کہ بیٹا میں بوڑھی ہو چکی ہوں چل کوئی بات نہیں۔

بستر پر لیٹ جائیں۔ ماں نے کہا کہ اس بستر پر کیسے لیٹ جاؤں یہ تو گیلا ہے۔ تم اس پر لیٹ جاؤ تو ماں نے کہا کہ بیٹا ایک ہی رات کی تو بات ہے تو اس پر لیٹ گیا ضبط کے ساتھ اس پر بستر پر لیٹ گیا ایک دفعہ پھر بیٹا نیند کی وادیوں میں اترنے لگا اور نیند کی گہرائی میں چلا گیا اور ماں نے اس کو پھر جھنجھوڑ دیا اور کہا بیٹا پانی۔۔۔۔۔!

اب بیٹے کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا۔ بیٹے نے کہا کہ ماں ابھی تو پانی پیا ہے بیٹا کیا کرو کہ پھر پیاس لگی ہے بیٹا چلا کے اٹھا پھر پانی کا گلاس لایا ہاتھ میں پکڑایا اور کہا کہ یہ پانی ہئیں اور باقی پانی پھر بستر پر گرا دیا بیٹے کو بڑا غصہ آیا اور اس نے کہا کہ یہ کیا کیا اس نے کہا کہ بیٹا میں نے کہا تھا نا کہ میں اب بوڑھی ہو چکی ہوں بیٹا بے چینی سے صبح کا انتظار کر رہا تھا لیکن ماں نے پھر اٹھایا لیکن آپ بیٹے کا غصہ آسمان تک پہنچ گیا اس نے کہا کہ پانی کیوں منگواتی ہو جب پانی نہیں پینا ہوتا اور ہر منٹ کے بعد مجھے جگا دیتی ہیں اٹھ جاؤ پانی لے کر آؤ اور بڑی بد تمیزی سے پانی ماں کے ہاتھ میں پکڑایا۔ بیٹے نے کہا کہ ماں تو میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہے تو ماں نے کہا کہ بیٹا عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے تمہیں اب کیسے سمجھاؤں۔ تو تو اس پانی گرنے پہ اس پاک صاف پانی گرنے پر غصہ ہو رہا ہے میں تو تیری گندگی پر سوتی رہی ہوں اور تجھے سوکھی جگہ پر خشک جگہ پر لیٹا دیتی تھی اور جب تو دوسری طرف والی سائیڈ بھی گندی کر دیتا تھا گیلی کر دیتا تھا تو تجھے میں اپنی چھاتی پر سلا دیتی تھی تو روتا تھا تو میں ساری رات لے کر بیٹھی رہتی تھی اور کبھی بھی ماتھے پر بل نہیں ڈالا تھا تو نے جب ایک لفظ بولنا سیکھا تو خوشی سے پاگل ہو جاتی تھی تو آج تو اتنی سی چیز سے گھبرا رہا ہے تو جب ہم ماں کی باتیں کریں تو ماں کا تو ہم قرضہ نہیں اتار سکتے تو اے اللہ! ہمیں اس قابل بنانے کہ ہم اپنی ماں سے محبت کر کے اس سے بے پناہ محبت حاصل کر سکیں اس کی خوشی دیکھ سکیں اس کا پیار دیکھ سکیں اور تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر سب کچھ ہمارا جائے گا پھر ہمیں کس چیز کا غم کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

30

اپنا اعمال نامہ درست کیجئے

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ یہ دن بھی اچھی طرح سے تیری رحمتوں کے سائے میں گزر گیا اور تیری رحمتیں ہر جگہ جلوہ گر نظر آئیں۔ تیرا نام جب بھی پکارا تو تونے ہمیں سنبھالا تیرا نام جب بھی پکارا تونے ہماری پوری طرح مدد فرمائی۔ اللہ پاک تیری کس کس نعمت کا شکر ادا کریں اور ہمارے بھروسے اور یقین کو تو اور پختہ فرماتا کہ جب ہم تیری نعمتوں کو دیکھتے ہیں تو ہم پر اپنی رحمتوں کی بارش کرتا ہے ۔

جس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ تین ہیں اگر کوئی بندہ یہ کام کرتا ہے تو زندگی میں ہی اس کا عذاب دیکھ لیتا ہے وہ کیا ہے؟

1- ظالم، جب ظالم ظلم کرتا ہے اس کے اندر سے رحم ختم ہو جاتا ہے اور وہ جابر بن جاتا ہے.

2- وہ جو قطع رحمی کرتا ہے اور جو جھوٹی قسم کھاتا ہے جھوٹی قسم اور قطع رحمی تو گھر کے گھر برباد کر دیتی ہے رابطے منقطع کر دیتی ہے نسلوں کی نسلیں برباد کر دیتی ہے۔ تو اے اللہ پاک ہمیں ان تین اعمال سے ہمیں بچالے اور ہمیں بھی کوشش کرنا چاہئے کہ ہم ان اعمال کے مرتکب نہ ہوں اور جن چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی وہ کیا ہیں؟

حتی الامکان کوشش کیجئے کہ آپ کو جو اللہ تعالی دیتا ہے اسی میں اپنے اخراجات کو پورے کرنے کی کوشش کریں اور برے دوستوں سے بچیں۔ بری صحبت اچھے آدمی کو بھی غلط کاموں کی طرف راغب کر دیتی ہے اور برے دوست ایسے رستے کی طرف لے جاتے ہیں جو آپ کو انسانوں سے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالی سے بھی دور کر دیتے ہیں

3- بے بسی سے پناہ مانگی۔ ہمیشہ اللہ تعالی سے بے بسی سے بچنے کیلئے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالی ہمیں بے بس نہ کیجئے اگر آپ اپنا اللہ کے سپرد کر دیں گے تو اللہ تعالی ہمیں کبھی بھی بے بس نہیں ہونے دے گا اور دعا کیجئے کہ اللہ تعالی ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے، قبر کے عذاب سے بچالے اور برے خاتمے سے یعنی جب ہم مریں تو اللہ تعالی ایمان پر ہمارا خاتمہ کریں ہماری زبان پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہو۔

اور ہمارے تمام اعمال ایسے ہوں جن کو دنیا میں بھی پسند کریں اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے جب ایک روح کے آنے کا وقت ہوتا ہے جو ایک نیک اور اچھی روح ہے اور اللہ سے ملنے کی خوشی میں خوشی خوشی اپنی جان دے رہی ہے اور بزدلی سے بچیں اور غم سے پناہ مانگیں پیسہ ضرور مانگیں لیکن پیسے کے شر سے پناہ مانگیں وہ شر جو پیسے کی وجہ سے ہوتا ہے اور کفر کے شر سے بھی پناہ مانگیں اور زیادہ بڑھاپے سے بھی پناہ مانگیں جہنم کی آزمائش سے قبر کی آزمائش سے شیطان مردود سے سے پناہ مانگیں اللہ تعالی سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں کبھی کسی کا محتاج نہ کریں اور دجال کے فتنے سے زندگی اور موت کے فتنے سے نعمت کے زائل ہونے سے اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی ناراضگی کے تمام کاموں سے جن سے اللہ ناراض ہوتے ہیں ان چیزوں سے پناہ مانگیں تو یہ سب چیزیں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے قریب کرتی ہیں اور ظلم نہ کریں اور نہ ظالم ہونے دیں اور ظلم ہونے پر اللہ تعالی کی پناہ مانگیں، ذلت سے پناہ مانگیں اور اس علم سے بھی پناہ مانگیں جو فائدہ نہ دے علم المنافع حاصل کریں وہ علم جو ہمیں نقصان پہنچاتا ہے اس سے پناہ مانگیں اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے اور اس دن سے پناہ مانگیں اور نفس سے پناہ مانگیں برے اخلاق سے، برے اعمال سے بری خواہشات سے اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا سماعت کے شر سے پناہ میں رکھنا بصارت کے شر سے پناہ میں رکھنا زبان کے شر سے دل کے شر سے بری خواہش کے شر سے پناہ میں رکھنا، اونچی جگہ سے گرنے سے پناہ میں رکھنا کسی چیز کے نیچے آنے سے کچلنے سے پناہ میں رکھنا ،ڈوبنے سے موت کے وقت شیطان کے بہکاوے سے برے دن سے بری رات سے ان لمحات سے جن میں شیطان ساتھ ہو، دشمن کے غلبے سے اور ہر اس قول و فعل سے جہنم کے عذاب سے اور کفر سے نفاق سے شہرت سے ریاکاری سے ایسی صورت میں تکبر کا باعث بن جائیں ایسا تقوی جو تکبر کا باعث بن جائے ریاکاری سے پناہ میں رکھنا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ آخری رسول ہیں اللہ کے آخری نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو معصوم پیدا فرمایا۔نہ شیطان آپ کو بہکا سکتا تھا اور نہ ہی دنیا میں کسی کا خوف تھا اور آپ کی تعلیم کے لئے اللہ تعالی سے دعا مانگیں تو اللہ تعالی تو ہمارا بن جا تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کس چیز کا غم ہے کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

31

ہر منفی عمل زہر بن جاتا ہے

شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ تیری رحمت اور کرم کی بارش برستی رہتی ہیں کبھی کہیں، کبھی کہیں اور کبھی کہیں اور جس پر تو چاہتا ہے اپنے کرم فرما دیتا ہے اور تھوڑی سی آزمائش بھی دیتا ہے پریشانی بھی دیتا ہے لیکن جب ہم تیری رحمت کو آواز دیتے ہیں تو تیرا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا ہماری دعا تجھ تک پہنچ ہی جاتی ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان بے بس بھی ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ کہنا بھی چاہے تو کچھ کہا نہیں جاتا۔ زبان ساتھ نہیں دیتی خاموشی بہتر محسوس ہوتی ہے صبر اور شکر اچھا لگتا ہے اور صبر سے کسی معجزے کا انتظار انسان کرتا رہتا ہے۔ بند آنکھوں سے اپنے رب کی رحمتوں کا طلب گار ہوتا ہے اور پھر رحمان کا جلد ہی جواب آتا ہے کیونکہ:

"و لاسوف یعطیک ربک فترضیٰ"

جلد ہی ہمارا رب ہمیں اتنا عطا کر دیتا ہے کہ ہم خوش ہو جاتے ہیں تو تب دل کو بہت اطمینان ہوتا ہے۔ اس کا کرم ہمارے لیے باعث رحمت ہوتا ہے اور بہت ساری چیزیں ہیں جو ہمارے لئے پوری ہوتی ہیں۔

ایک مرید نے مولانا روم سے سوال پوچھا کہ زہر کسے کہتے ہیں؟

تو آپ کا جواب تھا کہ ہر وہ چیز جو ہماری ضروریات سے زیادہ ہو زہر بن جاتی ہے خواب ہوں کہ خواہش ہو، انانیت ہو، دولت ہو، بھوک ہو، لالچ ہو، سستی ہو، کاہلی ہو، عزم و ہمت ہو، نفرت ہو اور بہت زیادہ تقویٰ تو سب یہ زہر بن جاتے ہیں۔ تقویٰ بہت پیاری چیز ہے کانٹوں بھرا راستہ دامن بچا کے گزر جانا لیکن تقوی پر تکبر کرنا یہ بھی ہمارے لیے باعث زحمت بن جاتا ہے زہر بن جاتا ہے تو ان سب چیزوں میں یہ سب ایسی چیزیں ہیں اب آپ دیکھئے کہ ہر منفی چیز کیا ہے زہر ہے کیونکہ ہر منفی شے وہ ہے جو ہماری ضرورت سے زیادہ ہے۔

غصہ ضرورت سے زیادہ، جھوٹ ضرورت سے زیادہ، سچ بھی ضرورت سے زیادہ ہے تو وہ بھی زہر بن جاتا ہے؟

اور خوف کیا ہے؟

غیر متوقع صورتحال کو قبول نہ کرنے کا نام خوف ہے تو اگر ہم اس کو قبول کر لیں تو وہ ایک مہم جوئی بن جاتا ہے تو ہمیں صرف اپنے رب سے ڈرنا چاہیے اور اسے ہر وقت استغفار کرنی چاہیے اور بے کار قسم کے خوف کو اپنے اوپر طاری نہیں ہونے دینا چاہیئے تا کہ اس میں جستجو کا پہلو پیدا ہو اور اس میں ہم کام کرنے میں لگ جائے اسی طرح حسد ہے۔

حسد کسے کہتے ہیں؟

جواب کہ دوسروں میں خیر خواہ ی تسلیم نہ کرنے کا نام حسد ہے۔یہ کیا ہے یہ بھی تکبر ہے منفی سوچ ہے کہ ہم کسی میں جو خوبیاں موجود ہیں ان کو ہم مانتے ہی نہیں ہیں۔

اور غصہ کیا ہے؟

جو شے ہمارے قابو سے باہر ہو جائے اس کو تسلیم نہ کرنے کا نام غصہ ہے اور کوئی تسلیم کر لے کہ یہ امر اس کے قابو سے باہر ہے تو تحمل آجائے گا عفو درگزر آجائے گا تحمل کا جذبہ اندر پیدا ہو جاتا ہے۔

یعنی جو چیزیں بھی ہیں۔وہ زہر ہیں منفی سوچیں برائی ہے۔اگر اس کو قابو پالیں تو ہم درگزر کرتے ہیں تحمل کی طرف بڑھتے ہیں صبر کی طرف بڑھتے ہیں اور دعا محبت ہے نفرت بد دعا ہے کسی شخص کو جیسا وہ ہے ویسا تسلیم نہ کرنے کا نام نفرت ہے اس کو ہر طرح سے تسلیم کر لیں تو یہ محبت میں تبدیل ہو سکتا ہے اور یہ وہی سب ہے کہ جو باتیں ہم بار بار دہراتے ہیں کہ اپنے دل کو صاف کر لو پھر جو اپنی محبت کو ان کنڈیشنل لو کو (Un-Condtional Love) غیر مشروط محبت کو پورا کر لے گا تو وہ سنبھل جائے گا۔جب بے لوث محبت ہو گی تو نفرت کا وجود مٹ جائے گا تو اللہ تعالی تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر سب کچھ ہمارا ہو گیا اور پھر جس کا رب اس کا سب۔

32

سوچ کے مختلف پہلو

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ کتنا کریم ہے تو دن کو رات میں بدل دیتا ہے اور جو تکلیف یا دکھ یا غم آتا ہے وہ بھی رب کی طرف سے ہوتا ہے لیکن ساتھ اس کی رحمت بھی ہوتی ہے کیونکہ وہ ہر انسان کو جس کرب سے گزارتا ہے اس میں سہارا بھی دیتا ہے اور تو کتنا رحیم اور کریم ہے کہ تو نے ہم انسانوں کے اندر مثبت سوچ، منفی سوچ دونوں پہلو رکھ دیئے ہیں نفرت بھی اور محبت بھی۔ محبت کو دعا بنا دیا نفرت کو بد دعا بنا دیا لیکن پھر نفرت کو دور کرنے کا درس بھی دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا اور ہم نے دیکھا بھی کہ نفرت کے پیچھے دکھ ہی دکھ ہے اپنے آپ کو ہی دیکھ لیں جب ہم دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں تو اس سے زیادہ خود کو تکلیف پہنچتی ہے محبت کے پیچھے چھپا ہوا خوشیوں کا خزانہ ہے اور اسی کو حاصل کرنے کہ کوشش کرنی چاہیے۔ قصہ مختصر کہ اگر ہم کسی سے نفرت کر کے کسی کا برا سوچ کر، کسی کے بارے میں برا رویہ اختیار کر کے، کسی کے بارے میں دل میں برائی کر کے کسی کے بارے میں یہ سوچنا کہ وہ اس قابل نہیں کہ اس سے بات کی جائے ہم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں اور جھوٹی انا کی تسکین کر رہے ہوتے ہیں ہم جھوٹی انا کی تسکین تو کر لیتے ہیں لیکن یقین جانیں ہمارے اندر کا انسان کبھی بھی خوش نہیں ہوتا ہمارا ضمیر مطمئن نہیں ہوتا بغیر کسی وجہ سے نفرت کو دل میں جگہ نہ دیجئے محبت سے سوچیئے۔

اپنے ارد گرد سب سے محبت سے پیش آئیں ہمیشہ مسکرائیں۔ ہمیشہ خوش رہیں کیونکہ جو کچھ ہم بانٹتے ہیں وہی ہمیں واپس ملتا ہے جو کچھ ہم دیتے ہیں وہی ہم لیتے ہیں دھوکا ہو تو ہمیں دھوکا ملتا اور کسی کو ہم غلط راستے کی طرف ڈالیں گے تو ہم بھی یقینا غلط رستے کی طرف چلیں گے اور اگر ہم چند باتوں کا خیال رکھیں جس میں سب سے زیادہ بہتر چیز ان کنڈیشنل لو (Un-Conditional Love) مثبت سوچ اور معاف کرنا ہے اور اگر ہم یہ جان لیں تو کبھی بھی ہم خسارے میں نہیں جائیں گے۔

اور ہمیں یہ ہرگز نہیں سوچنا چاہیئے کہ مجھے اللہ نے کچھ نہیں دیا اور میں بڑی مشکل سے محنت سے مشکل سے کما کر وقت پورا کرتا ہوں یا کرتی ہوں بلکہ مثبت سوچیں کہ جو رزق اللہ نے آپ کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ آپ کو ضرور ملے گا نہ تو کوئی چھین سکتا اور نہ وہ زیادہ

ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اگر وہ ناراض بھی ہو جائے تو کسی کا رزق بند نہیں کرتا جس کا اس نے لکھ دیا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس رزق کو چھین نہیں سکتی اور دوسرا یہ کہ جو اللہ کا حق مجھ پر ہے وہ میرے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا مجھے اس میں مشغول ہو جانا چاہیے اللہ کا بھی حق ہے جب ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ کا مالک ہے اور وہی دل اللہ اللہ پکار رہا ہے جیسے ماں کی ممتا ہر وقت بچے کو پکارتی ہے تو بچے کا اس پر حق ہوتا ہے کہ اس کو مثبت طریقے سے اپنانے کی کوشش کرے اور ایک چیز آپ یاد رکھئے رزق اور موت آپ کو جو اس کا وقت مقرر ہے جہاں پر ہے وہیں پر ملے گا اور موت سے بھاگنے سے لاکھ کوشش کریں موت ہمیشہ ہمارا پیچھا کرتی رہتی ہیں اور موت ہمیں آئے گی ضرور آئے گی ہم کہیں بھی چلے جائیں چھپ جائیں موت سے نہیں بچ سکتے اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ موت کے بعد ہمیں اپنے اعمال کا بھی جواب دینا ہو گا تو موت کے خیال سے سمجھوتا کر لیں اور جان جائے کہ ہمیں جانا ہے رب کے پاس اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے اور موت نے ہمیں آدبوچنا ہے تو کیوں نہ خوشی سے موت کی تیاری کریں اور ہمارا اللہ ہم سے باخبر رہتا ہے اور ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ ہر کام کو دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو برے کاموں سے روکیں غلط کاموں سے روکیں چھپ کے بھی اگر آپ کام کر رہے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہے جو اللہ کے بندوں کو تکلیف دے تو یقین جانیے وہ چھپا نہیں ہے نظر کے سامنے ہے رب اس کو لکھ رہا ہے اس کا بدلہ ضرور ملے گا اور اللہ نے جو ہمارے ایک دوسرے پر حقوق فرض کیے ہیں اس کا خیال رکھنا ہے تو اللہ اور حقوق العباد اور اللہ سے محبت خلوص اور بے لوث محبت۔ بے شک زندگی دوسروں کے لیے مشعل راہ ہے اور جو بھی اس کو اپنا لیتا ہے اس کی زندگی رب تو ویسے ہی بہت پیاری کر دیتا ہے جب کوئی انسان کسی کو اچھا لگتا ہے تو رب کو اس پر بے حد پیار آتا ہے تو جب اس کو بے حد اٹڈ کر پیار آتا ہے تو اس کی عطاؤں میں اضافہ ہوتا ہے اس کی رحمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو اے اللہ! تو ہمیں اپنا بنا لے اپنے سے پیار کرنا سکھا دے اور مخلوق سے پیار کرنا سکھا دے اور اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کا غم نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

33

لبیک اللھم لبیک

شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ کہ تیری دید کی طلب، واپس لوٹ آنے کی طلب، روضہ اقدس پر جانے کی طلب، کعبہ کے پاس آنے کی طلب اور تیری پھیلتی ہوئی روشنی کو دیکھنے کی طلب جو بہت قریب سے نظر آتی ہے اور جب ہم "لبیک اللھم لبیک" کی صدا لگاتے ہیں تو ہمیں تو بالکل اپنے سامنے نظر آتا ہے ذرا سا بھی فاصلہ باقی نہیں رہتا اور تو ہمارے دل کی بات تو ویسے بھی سن لیتا ہے لیکن وہاں اور زیادہ تیزی اور جلدی سے ساری باتیں رونما ہونا شروع ہو جاتی ہے جو ہم ابھی تصور میں لاتے ہیں یہ سب تیری نعمتوں کا کرم ہے آقا اور واپس آنے کے بعد دل میں ایک عجیب سی خوشی ابھرتی رہتی ہے وہاں کا تصور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جالیوں کی زیارت، منبر کی زیارت، اذان اور نمازیں اور سب اپنے کندھوں پر جائے نماز رکھے اور پاؤں میں چپل پہنے ہوئے تیزی حرم کی طرف سے دوڑتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف دوڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں کیا خوبصورت سماں ہوتا ہے اور اس کی یادیں ہمیں زندہ رکھتی ہیں اور بار بار وہاں پر جانے پر اکساتی ہیں اور اس طرح ہمارا یقین خود پر اور تیری ذات پر اور زیادہ بڑھ جاتا ہے توکل، ایمان، بھروسہ ہوتا ہے کہ تو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمیں بار بار لے کے آنا، ہمیں بار بار لے کے آنا، سب کو لے کے جانا کسی کی خواہش کو رد نہیں کرنا اور جب تو بار بار بلاتا ہے تو دل کی کیا حالت ہوتی ہے اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے اس میں شک نہیں ہے کہ یہ کامل یقین کا ہی صلہ ہے جو ہمیں ملتا ہے اور اللہ کی رحمتیں ملتی ہیں بے شک وہی کارساز ہے اکثر ہم کسی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر خوشیاں دیکھ کر اور ان کو اچھے ملبوس میں دیکھ کر اور ان کو ہنستا دیکھ کر ہم یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ شخص بڑے ہی اطمینان میں ہے لیکن ہم کبھی نہیں جان سکتے کہ وہی شخص بند دروازے کے پیچھے کیسا ہے کہ یہ اس نے اپنے چہرے کے اوپر جو خول چڑھایا ہوا ہے یہ اصلی ہے یا نقلی؟

کونسا خول چڑھائے گا یا اتارے گا کون سا اس کا چہرہ اصلی ہے؟

اور ایک چہرا دنیا کو دکھانے کے لئے اور ایک وہ چہرہ جو اپنے آپ کو نظر آتا ہے کوئی کتنا ہی خوش نظر آئے کسی کی مسکراہٹ میں کھلکھلاہٹ ہی کیوں نہ ہو وہ کسی ایسے غم اور ایسی تکلیف کا سامنا کر رہا ہوتا ہے جو کہ ناقابل بیان ہوتا ہے۔ ہم اندازہ نہیں لگا سکتے اس لئے ہم کہتے ہیں گھر میں ہر ایک سے، سب سے تحمل سے بات کرنی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہوں اگر وہ

جواب میں تلخی کرتا ہے تلخ بولتا ہے آپ کو لگتا ہے کہ اس کا رویہ ناگزیر ہے ناقابل برداشت ہے تو آپ نے اپنے دل میں پیدا ہونے والی محبت کی لہروں سے اس کو اپنی محبّت میں گرفتار کرنا ہے اپنے پیار کا پیغام دینا ہے درگزر کرنا سیکھنا ہے اگر درگزر کی امید رکھتے ہیں تو درگزر کرنا بھی سیکھیں پیار لینا چاہتے ہیں تو پیار دینا بھی سیکھیں اگر دعا لینا چاہتے ہیں تو دعا دینا بھی سیکھیں اور اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم اچھا سلوک کرتے چلے جاتے ہیں مثبت انداز اختیار کرتے چلتے جاتے ہیں لیکن ہمیں منفی ہی جواب ملتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھیں مثبت انداز میں اتنی طاقت ہے کہ جو مثبت لہریں آپ کے اندر سے نکل رہی ہوتی ہیں وہ منفی لہروں کو کاٹتی چلی جاتی ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ آپ کے اندر سے پھوٹنے والے مثبت لہریں اس نفرت کی دیوار کو کاٹ کر رکھ دیتی ہیں اور آپ کی محبت اس کے دل میں روشنی بن کر رہ جاتی ہے وہ آپ سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہم لوگوں سے محبت کر سکیں خصوصا بچے والدین سے محبت کر سکیں اور وہ بچے جو اپنے والدین کو نظر انداز کرتے چلے جا رہے ہیں اور بیٹیاں تو پھر بھی والدین کے لئے ممتا بنتی ہیں اور خیال کرتی چلی جاتی ہیں بہت کم بیٹیاں ہیں جو اپنے ماں باپ کا خیال نہیں رکھتی لیکن بہت ساری بیٹیاں اپنے باپ سے، اپنے گھر سے منسلک رہتی ہیں اور بہت سارے بچوں بیٹوں کی شکایت سننے کو ملتی رہتی ہیں جو اپنے ماں باپ کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں یہ تکلیف دہ لمحہ کسی پر نہ گزرے اور یہ بچے جو ایسا کر رہے ہیں ان کو ہدایت کا راستہ دکھا دے اور جو خوشیاں اپنے ماں باپ کے ساتھ ایک مسکراہٹ سے ملتی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں کرتا ہے اور پھر وہ ان کا بن جاتا ہے اور جب تو وہ ان کا بن گیا تو پھر کس چیز کا غم کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

34

اللہ سے کاروبار

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ ایک چھوٹے سے کام کے لئے تو نے ہمیں چنا اور اس کام کو اتنا پھیلایا کہ وہ کام تو ہم سے کرواتا چلا گیا اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا کہ تو نے ہمیں کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا اور اس کام کے ایک حصے میں ایک بچہ جو میرے اس کام میں مدد کر رہا ہے اور وہ تو نت نئے مشورہ نئے کام جس سے زیادہ سے زیادہ شرکاء ہو سکیں جس سے زیادہ سے زیادہ دوسروں کی بھلائی ہو سکے جس سے زیادہ سے زیادہ دوسروں کی خدمت خلق ہو سکے ہم مل کر کام کرتے رہتے ہیں اور اللہ نے اتنی وسعت دی کہ ہمارے اندازے سے باہر کہ اتنے قلیل سے سرمائے سے وہ کام اللہ تعالی نے صدقہ جاریہ بنا دیا اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں وہ اتنا ہی کم ہے کس کس کام کا شکر ادا کریں۔

میں ایک کام کے حصے کی بات کر رہی تھی کہ وہ آج میرے پاس آیا مجھے جانا تھا مجھے کسی جگہ پر انوائٹ کیا تھا اور مجھے کس جگہ پر پہنچنا تھا میں نے اس سے کہا کہ تم کل آجانا آج مجھے کس جگہ پر جانا ہے وہ بولا نہیں کہ آج ہم نے کسی کی ضرورت کو پورا کرنا ہے میں نے بولا کہ چلو آجاؤ جلدی آجاؤ کہ دوسرے کام کے لئے بھی نکل جاؤ اور یہ کام بھی ہو جائے جو بہت ضروری ہے وہ آیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے وہ کانپ رہا تھا خوف کے ڈر سے کیونکہ ہمارے پاس ٹائم نہیں تھا میں نے بھی جانا تھا اسے بھی جانا تھا اور جمعہ کا دن تھا اور بینک بھی بند ہونے والے تھے وہ کہنے لگا کہ میڈم جس طرح اللہ تعالیٰ زیادہ کام ہم سے کروا رہا ہے وہ جس طرح یہ کام بڑھتا جا رہا ہے مجھے اللہ کا خوف آنے لگا ہے مجھے ڈر لگنے لگا ہے کہ یہ کیسے ہو رہا ہے وہ کہتا ہے کہ معجزاتی طور پر ہو رہا ہے میں نے کہا بیٹا اللہ ہے نا، وہی کروا رہا ہے اسی نے چنا ہے وہ اپنے لوگوں کو چنتا ہے ہم تھوڑی کر رہے ہیں وہ تو غیب سے مدد آ رہی ہیں اور غیب سے کام ہو رہے ہیں اور ہم جیسے ناچیز ذرات سے وہ کام لے رہا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور میرے بھی بیان سے باہر ہے وہ خوشی جب کسی کی مدد کر کے خوشی حاصل ہوتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ ہم اس میں آگے ہی آگے آگے بڑھتے چلے۔ اللہ ہمیں اتنی تیزی سے آگے لے کر جاتا ہے اور ایسے ایسے اسباب پیدا کرتا ہے اور ہماری توقعات سے، سوچ سے باہر ہوتے ہیں وہی بات جو بزرگوں کی زبان سے نکلے کہ بیٹے جو لفظ تیری زبان سے نکلے وہ دعا بن جائیں اور جو کام کرے اللہ اسے قبول کر لے اللہ تو

قبول کرلینا اللہ تو بزرگ کی دعا کو بھی قبول کرلینا اللہ پاک ان بزرگ کی دعا بھی قبول کرلینا وہ دعا بھی بنے اور ہمارے ہاتھ ہمارے پاؤں اس طرف چلیں جس میں اللہ کی تسلیم و رضا ہو اور وہاں پر سر خم تسلیم کرتے رہے اور ہم ہر قسم کے منفی رویوں سے بچ جائیں اور مثبت سوچ ہمیں خوشی دیتی ہے اطمینان دیتی ہے کیف عطا کرتی ہے اسی میں ڈوبتے چلے جائیں اور دل میں تیرا خوف اور لیکن تیری محبت سے کام کو کرتے چلے اور بے شک ہم تجھ سے ڈرتے بھی خوش بھی ہوتے ہیں تجھے پیار بھی کرتے ہیں تو بھی ہمیں پیار کرتا ہے تو یہ سب کیا ہے یہ شعور کیسے حاصل ہوا یہ عبودیت کا شعور کیسے حاصل ہو جاتا ہے اور جب کہتے ہیں کہ خالی برتن شور مچاتے ہیں اور جب بھانڈا بھر جاتا ہے تو شور ہونا بند ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی ہمارے دل میں کتنی ہلچل ہے یہ چیز ہمارے روح تک اترتی چلی جارہی ہے اور جب یہ روح میں اتر جاتی ہے جب دل عبادت میں مصروف ہو جاتا ہے جب دل اس کے رستے پر لگ جاتا ہے تو دل دنیا کی شکایتوں سے ماورا ہو جاتا ہے لوگوں سے الجھنا بند کر دیتا ہے اللہ سے رابطہ جڑ جاتا ہے اللہ سے جڑ جانا اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کرنا پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنا جو انسانیت کا درس ہے جس میں دس فیصد عبادتیں ہیں اور باقی ریاضتیں ہیں اے اللہ ہمیں توفیق دی ہم کے تیرے بن جائے اور حقوق العباد کو صحیح طریقے سے ادا کر سکیں اور ہمیں تو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے وہ رحمت جو ہمارا سرمایہ ہے ہماری زندگی ہے اور ہمیں سکون اور اطمینان دیتی ہے ہم تیرے پاس حاضر ہو تو سرخرو ہو کر بیشک آنکھوں میں آنسو ہوں لیکن اگر تو ہمارے ساتھ ہو تو پھر ہمیں کس چیز کی فکر نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

35

درود پاک کی برکات

شکر الحمد للہ شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ تو نے جو بے بہا نعمتیں ہمیں اس دنیا میں عطا کی ہیں اور ان کو استعمال کرنے کا طریقہ سکھایا اور یہ بھی تیری مہربانی ہے کہ شکوہ شکایات کی جگہ جب زبان پر شکر کے کلمات آتے ہیں تو ایک تو، تو ہم سے خوش ہوتا ہے دوسرا اس سے ہماری نعمتوں میں اضافہ بھی فرماتا ہے اور پھر ہمارے دل کو بھی بے پناہ سکون دیتا ہے مشکلات بھی لوگوں کی زندگی میں ہوتی ہے لیکن زندگی جو بظاہر نظر آرہی ہیں ہماری آپ کی یہ دوسروں کے لئے ایک خوبصورت نمونہ اور ایک خوبصورت خواب کی طرح ہے اب پریشانیوں کے لئے بھی نبی کریم صلی علیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے غم حد سے بڑھ گئے اور تمہیں اس میں سے نکلنے کے لیے کوئی سبیل نظر نہ آئے تو مجھ پر درود پڑھا کرو اور یہ تمہارے غموں کو دور کر دے گا اور تمہاری خوشیوں میں اضافہ کر دے گا اور تمہارے دل کو سکون بخشے گا اب اگر ہم درود پڑھ کے اپنے دل میں سکون محسوس کرتے ہیں تو یہ بھی کتنی نعمت ہے اللہ تعالی کی نعمت ہے جس کے لئے جتنا ہم اللہ کا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے اور اللہ تعالی نے رزق کے لئے بہت سے دروازے کھولیں ہیں۔

کتنا کرم ہے کہ کوئی شخص حلال کما رہا ہے اس کے لیے کوشش کر رہا ہے خوب محنت کر رہا ہے خواہ کوئی کاروبار کر رہا ہے کوئی نوکری کر رہا ہے لیکن جس طرح سے بھی کام کر رہا ہے اس کا طریقہ حلال ہے اور پھر جب ہم کوئی کام کرتے ہیں تو اس میں آسانی کے ساتھ دشواریاں بھی پیدا ہوتی ہیں مشکلات بھی آتی ہیں اور آپ نے یہ دیکھا ہے کہ یہ دنیا کا وطیرہ ہے کہ جہاں پر لوگ کامیاب ہو رہے ہوتے ہیں اچھی نوکری کی ترقی کر رہے ہوتے ہیں اچھا کاروبار کر رہے ہوتے ہیں تو حسد نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے اور آپ بھی کام تو کرتے ہیں نوکری تو کرتے ہیں کاروبار تو کرتے ہیں لیکن ایک کشمکش کا شکار رہتے ہیں لیکن آپ سوچیے گا۔ وہ لوگ جن کے پاس کمائی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نوکری ہی نہیں ہے کوئی کام کرنے کو نہیں ہے ڈگریاں لئے ہاتھ میں بیٹھے ہیں کہیں نوکری نہیں ملتی کوئی آپ کا بیٹا نہیں ہے جسے کاروبار میں لگا کر رزق حلال کما لیا وہ نوکری یا کاروبار یہی آپ سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کے لیے وبال جان بن گئے ہیں پریشانیاں بڑھتی جا رہی ہیں تو اس وقت میں بھی آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور درود اور سلام کی محفل سجائیں مشکلات اور پریشانی

اللہ تعالیٰ ضرور دور کر دے گا اور آپ کی زندگی بھی لوگوں کو اچھی اور چمکتی ہوئی روشنی سے بھرپور نظر آتی ہیں وہ یکسر ویسی ہی ہو جائے گی اور بعض دفعہ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ والدین اپنے بچوں سے بہت نالاں ہوتے ہیں شکایت کرتے ہیں بچپن سے لے کر جوانی تک بچوں کی شکایات کا دفتر کھلا رہتا ہے بچے والدین کو تنگ کرتے ہیں کچھ بچے والدین کا احترام بھی کرتے ہیں ان کا خیال بھی کرتے ہیں کچھ والدین کو میں نے اکثر شکایت کرتے ہوئے سنا ہے تو میں ان کو یہ کہتی ہوں کہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالی نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا ہے تو آپ کو ایک ذمہ داری سونپی ہے اس ذمہ داری کو پورا کریں اور اس میں اگر کوئی پریشانی آرہی ہے تو اللہ سے مدد مانگیں اور شکر ادا کریں۔ اس نے آپ کو یاد کیا اس کو پریشانی نہ بنائیں اور وہ لوگ جن کو اللہ تعالی نے اولاد نہیں دی اور وہ بھی کتنے پیارے لوگ ہیں جو شکوہ نہیں کرتے ان کی زبان پر شکوہ نہیں آتا وہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں نہ جانے کس کام کے لئے پیدا کیا اور جو کام لیا جارہا ہے یا جو کام ان سے لیا جائے گا یا جو کام ان کو زندہ جاوید کر دے گا وہ ان کو اولاد کی نعمت سے بھی زیادہ نوازے گا یہ سب فیصلے یہ سب کام اللہ کے ہیں اور اس طرح اگر ہم سوچیں کے ہمارے پاس رہنے کو، سر چھپانے کو سائبان نہیں ہے چھوٹا ہے بڑا ہے اچھی جگہ پہ ہے بری جگہ پہ ہے لیکن ہے تو سہی اللہ نے ایک سائبان تو دیا ہے اور ان لوگوں سے بہتر بنایا ہے جو چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں بھی ایک سائبان دے دیں ہمیں بھی ایک گھر دے دیں۔

آپ اور ہم پیسا کماتے ہیں کوئی تھوڑا کماتا ہے کوئی بہت کم آتا ہے کوئی اپنی ضرورتیں پوری کر سکتا ہے کوئی دوسروں کی ضرورت پوری کر دیتا ہے اور یہ انسان پر منحصر ہے کہ پیسا کم ہے زیادہ ہے کس طرح دوسروں کی ضرورت پوری کرتا ہے کس طرح لوگوں کے گھر چلاتا ہے کس طرح دوسروں کی مدد کے لیے آمادہ ہوتا ہے کس طرح اس کی کمائی سے دوسرے لوگ پڑھتے ہیں کس طرح اس کی کمائی سے لوگوں کے پیٹ بھرتے ہیں کس طرح اس کی کمائی سے لوگ اپنا جسم بھی ڈھانپ لیتے ہیں جو اللہ نے لکھ دیا ہے وہ اس کا مقدر ہے وہ ہمیں ان لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے اور اس کا انتظام بھی رب کائنات کرتا ہے اور اس کے شکر کا مقام ایک اور ہے کہ اللہ نے ہمیں ایک مکمل انسان بنا کے پیدا کیا آنکھ ،ناک، کان، دماغ، چلنے کی، بولنے کی، قوت سماعت کی، قوت بصارت بصیرت سب کچھ عطا کیا تو کیا ہم ان لوگوں سے بہتر نہیں ہے جن کو یہ میسر نہیں ہے جو بیمار ہیں اور جن کے اعضاء مکمل نہیں ہیں جو اپنے جسم سے کام نہیں لے سکتے تو ہمارے لئے مقام شکر ہے نہ کہ اللہ تعالی نے ہمیں جو کچھ ادا کیا اور اگر ہم اپنے پورے جسم پر غور کرنا شروع کر کہ ہمیں پتا ہی نہیں کہ کس کو کہتے ہیں کہ اچھی شکل ہے اور کس کو کہتے ہیں کہ بری شکل ہے جس کو کہتے ہیں ان کہ اچھی جسامت ہے کہیں تو کہتے ہیں یہ بڑی جسامت ہے ہمیں تو پتہ ہی نہیں ہے کہ یہ سسٹم ہمارا اندر سے چل کیسے رہا ہے ہمارے اعضا کو چلانے کا کونسا نظام ہے کیسی مشینری ہے اس طرح اللہ تعالی ہمارے شکر کو قبول کرتا ہے تو ہمیں نعمت دیتا ہے گناہوں کو دیکھتا ہے تو اس کو

چھپاتا ہے بے شک وہ ستارالعیوب ہیں عیبوں کو چھپانے والا ہمیں رسوا نہیں کرتا ہمیں بے پردہ نہیں کرتا تو یہ کتنی بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی ہمارے لئے اور لوگوں کو بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک ہماری یہ ایک قدرومنزلت ہے اور اس کے علاوہ بہت سی چیزیں زندگی جو ہمیں دوسروں کے سامنے سرخرو کرتی ہیں وہ چیز جو ہمارے پاس تو ہوتی ہیں لیکن دوسروں کے پاس نہیں ہوتی وہ اس کے لیے کتنی قیمتی ہوتی ہے تو ہمیں اس کے لئے شکر ادا کرنا چاہیے کہ جو کچھ بھی اللہ تعالی نے ہمیں عطا کیا ہیں وہ اس کا کرم ہے اور درود پاک پڑھیے اپنے غموں کو دور کیجئے "یاودود" پکاریں تاکہ ہم اس کی رحمتوں اور نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکیں اور اللہ پاک سے یہی ہماری دعا ہے کہ تو ہمارا بن جا اور اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

36

نہاں سچ

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ تو نے ہمیں شکر ادا کرنے کی اپنی نعمتوں کی قدر دانی کرنے کی اور زبان کو وہ طاقت دی جس سے حق اور سچ بات کہہ سکیں اور وہ قوت دی کہ برداشت کر سکیں صبر کر سکیں اور رحمتوں کے طلبگار ہو سکیں اور اول تو یہ وقت آ گیا ہے کہ خاموش رہنا بھی ایک جرم بن گیا ہے اور خاموش ہو کے بیٹھ رہنا جیسے گونگے ہوتے ہیں یہ بھی اپنے آپ کو اور معاشرے کو سزا دینا ہے لیکن جب کوئی حق اور سچ بولتا ہے سچ کی بات کرتا ہے حق کی بات کرتا ہے تو وہ بولنے والا بھی لوگوں سے برداشت نہیں ہوتا یعنی لوگوں کی برداشت ختم ہو گئی ہے نہ تو وہ شخص پسند ہے جو خاموش ہے نا تو وہ شخص جو حق اور سچ بات کہہ رہا ہے اور نہ ہی وہ پسند ہے جو حق اور سچ کو دیکھ کر بھی خاموش ہے کہ کہیں اس کے رویے سے کسی دوسرے کو برا نہ لگے اور یہ دونوں چیزی اس چیز کو ثابت کر رہی ہیں کہ کوئی بھی سمجھنے والا اور سننے والا نہیں ملتا جو صحیح بات کو سمجھ سکے سوچ سکے اور اس پر عمل کر سکے تو یہ جب ہم اپنی عقیدتیں لے کر اپنے رب کے سامنے جاتے ہیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا اظہار کرتے ہیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عشق کا اظہار یہ محبتیں یہ عقیدتیں یہ ریاضتیں آسانی سے مل جاتی ہیں پوری پوری زندگی صرف کی جاتی ہیں اپنی ذات کی نفی کی جاتی ہیں اور پھر کہیں جا کر منظوری ملتی ہیں عاشق مانا جاتا ہے کہ ہاں یہ عاشق ہے ہاں یہ محب ہے وہی لوگ جو خاموش رہ کر آواز سننے کے عادی ہوتے ہیں تنہائی کی زبان کو سمجھتے ہیں تنہائی ان کے لئے باعث تکلیف نہیں ہوتی بلکہ باعث راحت ہوتی ہے اور اس سے ملنے کا پیغام ان کے لیے باعث تسکین ہوتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو آسمانی اور الہامی آوازوں کو سمجھنے کا ادراک رکھتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اس کی پیدا کی گئی مخلوق سے عشق کرتے ہیں اور اللہ کا رسول انہیں لوگوں سے محبت کرنا سکھاتا ہے اور لوگوں کی اس بھیڑ چال کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور لوگوں سے وہ سوال نہ کیا کرو جو خدا نے کرنے ہیں خدا تو خدا ہے جو اللہ ہم سے پوچھے گا یا قبر میں ہم سے سوال ہو گا کہ:

تمہارا مذہب کیا ہے؟

تم نے عبادت کی؟

تم نے روزہ رکھا؟

تم نے ساری ساری رات جاگ کر اللہ کے حضور سجدہ کیا؟

تم نے اپنے ہاتھ سے کسی کو تکلیف تو نہیں پہنچائی؟

تو رہا عبادت کا سوال یہ سوال صرف اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہے یہ اللہ اور اللہ کے بندے کے درمیان رابطے کی شکل ہے اور اس کا اجر بھی اللہ نے اس کو دنیا میں ہی دینا ہے جس نے اس کی عبادت کی ہے اور یہ سوال جو انسانوں کو انسان سے کرنا چاہیے اور جو عمل انسان کو انسانوں کے ساتھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ:

تم کیسے ہو؟

کیا کر رہے ہو؟

کچھ پریشانی تو نہیں ہے؟

کوئی ذریعہ روزگار ہے کہ نہیں؟

بھوکے تو نہیں ہو؟

سر پہ سائبان ہے کہ نہیں ہے؟

کوئی پریشانی تو نہیں ہے، کوئی بیماری تو نہیں ہے؟

کوئی بچوں کو تکلیف تو نہیں ہے؟

بے روزگاری تو نہیں ہے؟

جب یہ ہم پوچھیں گے تو ہم اللہ کی مخلوق سے پیار کر رہے ہوں گے ہمیں اللہ کی مخلوق سے پیار کرنا ہی محبت کرنا ہے اور پھر اللہ ہمارا ہو گیا ہماری عبادت اور ریاضت کو قبول کرلے گا اور اگر ہماری محبت کو قبول کر لیا تو پھر ہمیں کس چیز کا غم کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

37

خوبصورت رشتے

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ ایک اور دن رحمتوں کے سائے میں گزر گیا، عجیب ہمسایوں کے ساتھ عجیب رشتہ داروں کے ساتھ کچھ پیارے کچھ غیر متوقع کچھ الجھے ہوئے اور کچھ نہ جانے کیسے بہر حال اتنا کرم ہے کہ تو نے شکر کے کلمات سکھائے اور ہم نے شکر کر کے ان تمام مراحل کو طے کر لیا رشتے سبھی اچھے ہوتے ہیں ہر رشتہ پیارا ہوتا ہے خواہ وہ دوست ہو عزیز ہو رشتے دار ہو بہن بھائی ہو ماں باپ ہو لیکن بسا اوقات ان تمام رشتوں میں بھی کئی دفعہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کچھ کمی رہ جاتی ہے اور وہ نہ جانے کیوں ہوتی ہے کسی نفسیاتی اسباب سے یا معاشرے کی بدگمانی سے اگر کسی بھی رشتے کے بارے میں ہم منفی انداز سے سوچنا شروع ہو گئے وہ دوست احباب ہو رشتہ دار ہو ملنے والے ہوں سڑک پر چلنے والے ہوں جب بھی ہمارے ذہن میں کوئی منفی بات آئے گی تو وہ رشتہ منفی لگنا شروع ہو جائے گا کیونکہ یہ خوبصورت رشتے ہیں یہ نہ تو آواز کے متقاضی ہوتے ہیں نہ شہرت کے نہ بلند مرتبے کے نہ خوبصورت لباس کے نہ خوبصورت چہروں کے اور نہ خوبصورت گھروں میں بسنے والے لوگوں کے بلکہ خوبصورت دل اور نہ ٹوٹنے والے بھروسے کے ہوتے ہیں جب ہم اللہ کی انمول نعمتوں کا ان رشتوں کے زمرے میں شکر ادا کرتے ہیں تو اللہ ہمیں اور نوازتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اشرف المخلوقات بنا کر پیدا کیا اللہ نے یہ بلند مرتبہ ان کو عطا فرمایا اور ہم بھی ان کو اشرف المخلوقات کا ہی درجہ دیتے ہیں اور یہ اور ان سے وابستہ تمام امید ہمیں بہتر نظر آنے لگتی ہیں یہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب ہمیں دل میں مہربانی کو جگاتے ہیں آنکھوں میں حیا کو جگاتے ہیں دلوں میں اللہ کا خوف رکھیں اور زبان پر شکر کے کلمات ہوں اور شہرت کو اپنے دل سے نکال دیں اور شہرت کو دل سے نکالنے کے بعد یہ سوچیں کہ کوئی ایسی بات نہ کریں کہ جس سے فتنہ اور فساد پیدا ہو فتنہ فساد وہ اس وقت ہوتا ہے جب ہماری سوچ منفی ہو جاتی ہے جب ہماری سوچ مثبت ہوتی ہے چاہے وہ رشتہ غلط بھی ہو تو تب بھی ہم اس کو مثبت انداز میں دیکھتے ہیں سوچتے ہیں تو اس کا مثبت پہلو نظر آنے لگتا ہے اور یہ مثبت پہلو منفی پہلو کو دبا دیتا ہے اس کے اوپر غالب آجاتا ہے اور جب ہم کسی اچھے رشتے کے بارے میں کسی اچھے تعلقات کے بارے میں منفی سوچ رکھتے ہیں تو ہماری منفی سوچ کے تمام مثبت

پہلوؤں پر غالب آجاتی ہے اور یہی چیز شر اور فساد کا باعث بنتی ہے تو ہمیں اپنے رب کریم سے یہ دعا کرنا چاہیے کہ اللہ تو ہمیں خوبصورت رشتے عطا کر ان کی محبتیں عطا کر لیکن اس کے ساتھ ساتھ خوبصورت اور مثبت سوچ بھی عطا فرما منفی پہلو سے ہمیں بچا کے رکھا منفی پہلو میں بھی مثبت پہلو ڈھونڈیئے اور اپنی منفی سوچ کو نکالیں تو محبت کا جذبہ ہمارے اندر پیدا ہو جائ گاے اور نفرت ہمارے اندر سے نکل جائے گی اور جب منفی سوچ ہمارے اندر سے نکل جاتی ہے تو انسان بڑی سکون کی زندگی بسر کرتا ہے اور معاشرے میں امن پیدا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی قریب رکھا کر، اپنے سے دور نہ رکھنا جب تو ہم کو اپنے آپ سے دور رکھتا ہے تو ہم نہ جانے کس کس مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں تو اے اللہ! تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کسی چیز کا غم نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

38

رحمان کی تخلیق

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ تو نے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا فرمایا اور ہمیں تمام مشکلوں سے نجات دی جو ہم سے پہلے آنے والے بزرگان دین نے برداشت کیں اور قرآن پاک ایک مکمل نظام حیات کی شکل میں ہمیں ملتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی چلتی پھرتی تفسیر ہیں اور پھر اس کے بعد صحابہ کرام پھر تبع تابعین اور پھر خلفائے راشدین، پھر انبیاء اور پھر متقیہ، اصفیاء، قلندر اور پھر صوفی اور قرآن پاک کی جو اپنی اصلی شکل تھی وہ آج تک قائم ہے اور وہ ہمارے لیے یہ کتنی کرم کی بات ہے کہ یہ ہمیں انسانیت کا درس ہے ہمیں یہ کتاب کیا سکھا رہی ہے؟

انسانیت۔

اور ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ ہمیں سب کچھ تیار شدہ ملا اور اس کو دیکھا جو نیرنگ ہے اور اس کے پیچھے چلانے والا کون ہے اس کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کون اس توازن کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ساڑھے چودہ سو سال پہلے جب جدید سائنس کا کوئی وجود نہیں تھا عرب کے صحرا میں جب رحمتوں کا چاند چمکا تھا وہاں کوئی تعلیمی ادارے نہیں تھے کوئی دانشوروں کے ٹولی نہیں تھی کوئی اتنا فہم وادراک والا بندہ نہیں تھا جو کہ چاند کے بارے میں کچھ کہتا اور قرآن کریم میں آتا ہے کہ:

"الشمس والقمر بحسبان" (سورۃ الرحمٰن)

کہ وہ بتاتا ہے کہ سورج اور چاند کیا ہیں؟

اور سمندری کی گہرائیوں کے متعلق بتاتے ہیں کہ:

"بینھما برزخ لایبغیان" (سورۃ الرحمٰن)

ان کے درمیان برزخ ہے جو قابو میں رکھے ہوئے ہے اور جب ستاروں کو اپنی جگہ لٹکے ہوئے چراغ کہا جاتا تھا تو وہ کہتا ہے کہ:

"وکل فی فلک یسبحون" (سورۃ الرحمٰن)

یعنی کہ سب اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں۔

اور جب سورج کو ساکن تصور کیا جاتا تھا تو وہ کہتے ہیں کہ:

"والشمس تجری لمستقرلہ" (سورہ یسین)

یعنی سورج اپنے لیے مقرر شدہ راستے پر کسی انجانی منزل کی طرف ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔

اور جب کائنات کو ایک جامد آسمان چھت کہا جاتا تھا وہ نباتات اور حیوانی زندگی کے بارے میں بتاتے ہیں کہ ان سب کی بنیاد پانی پر ہے البرٹ آئنسٹائن اپنی دریافت "**قوانین قدرت اٹل ہے**" پر جدید سائنس کا ذکر آتا ہے۔

لیکن قرآن میں پہلے ہی بتادیا گیا کہ:

"تم رحمان کی تخلیق میں کسی جگہ فرق نہیں پاؤ گے۔" (سورۃ الملک)

اب یہ سوچیے کہ ی یہ سب کچھ قرآن بتارہا ہے ایک کتاب جو آسمان سے اتری ہے اور ایک آدمی "امی" جس پر یہ نازل ہورہی ہے وہ دنیا کے وجود میں آنے کے بارے میں بیان کررہا ہے اور یہ جدید سائنس اور جو بہت سی تحقیقات کرنے کے بعد وہی چیزیں آج ثابت کررہی ہے کیا انہوں نے کوئی ریسرچ کی تھی؟ انہوں نے کس لیب میں کام کیا تھا؟ انہوں نے کسی دانشور کے تحت علم حاصل کیا تھا؟ ذرا سوچیں اور جتنی باتیں قرآنِ کریم بتارہا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں کیا کوئی عام آدمی بتاسکتا ہے کہ ایک شخص جو کچھ نہیں جانتا وہ سب باتیں جانتا ہے اور عقل دنگ ہو جاتی ہیں اب یہ دنیا کیسے بن گئی؟

اس میں کیسے مقناطیسی نظام خود بخود قائم ہو گیا؟

کس طرح زمین سورج کے گرد چکر لگارہی ہے؟

کیسے بجلیاں کڑکتی ہیں بارشیں ہوتی ہیں زمین بنجر خیز ہوتی ہے؟

اور جہاں پر زرخیز نہیں ہوتی صحراؤں میں بھی تو پھول کھلتے ہیں وہاں بھی تو نباتات اگتے ہیں وہاں کون بیج ڈال رہا ہے وہاں کون پانی دے رہا ہے یہ کیا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے یہ کیسا شاندار متوازن نظام یہاں کوئی گڑبڑ نہیں پیدا ہوتی اور تحقیقات ہوتی چلی جارہی ہیں اور وہی چیزیں ایسے ہی وجود میں آرہی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے اگر دیکھیں کہ خوردبین سے مشکل سے نظر آنے والا سیل تو ایک عقل مند اور تندرست اور توانا انسان بن جاتا ہے یہ کس کی ایجاد ہے؟ اس کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

ہونٹ زبان تالو سینکڑوں انداز میں حرکت کرتے ہیں ان کو کس نے سکھایا ان حرکات سے طرح طرح کی آوازیں پیدا ہورہی ہیں کون ہے اس کی پیچھے کوئی طاقت ہے جو اس کائنات کو چلا رہی ہیں اور کائنات منفی اور مثبت کا اتحاد ہے university of

opposite اور مثبت کی کرسی پر بیٹھ کر منفی حصہ واضح طور پر نظر آتا ہے کیونکہ اگر غم نہ ہو تو خوشی کا پتہ نہ چلے منفی سوچ نہ ہو تو مثبت کا پتہ نہ چلے مثبت سوچ نہ ہو تو منفی سوچ کا پتہ نہ چلے تو یہ سب چیزیں سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ:

کوئی تو ہے اور جب ہمارا کامل یقین ہوتا ہے تو ہم کہتے ہیں لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ کہتے ہیں اور آسمان سے رب کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ اور اس کے گرد کائنات گھوم رہی ہیں اللہ تعالی ہمیں عقل و شعور عطا فرمائے کہ ہم تیری مخلوق سے محبت کر سکیں اور یہ محبت ایسی ہو کے تو ہم سے محبت کریں اور تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر میں کوئی شک نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

39

تلاش

شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ مشکل کا وقت بھی آتا ہے پریشانی کا وقت بھی آتا ہے تکلیف کا وقت بھی آتا ہے اور کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ جب کچھ نہ کچھ پریشانی چلتی جاتی ہے اور جب خاندان میں سے کوئی بچھڑ جاتا ہے تو مشکلات کا سامنا ہمیں کرنا پڑتا ہے اور ہم پر نعمتیں اور رحمتیں نازل کرتا ہے اور ہمیں اپنی چاہت بھی دیتا ہے اور کبھی ہم مطلوب ہوتے ہیں لیکن کہیں تو طالب بھی بن جاتے ہیں اور دعا بھی ہماری طالب ہوتی ہے تو ہمارے پاس چاہت کا سامان بھی نہیں ہوتا لیکن کون ہے اس وقت ہمارے پاس شام رنگ ہوتا ہے یہی اصل بات ہے کہ ہم زندگی کے جس بھی مقام پر ہوں جہاں پر بھی ہوں ہمارا تعلق رب سے مضبوط ہونا چاہئے اور وہی عزت اور عافیت ہمیں دیتا ہے اور جب اس کا ساتھ ہمیں حاصل ہو جائے تو اس کے بارے میں کس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور پھر جب وہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے ہر چیز ہمارے ساتھ مل جاتی ہے اور ہمیں ہر وقت اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور توفیق بھی تو وہی دیتا ہے اور اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ ہمیں توفیق دیتا ہے شکر کی اور جب ہم الحمد للہ کہتے ہیں تو ہم مزید شکر الحمد اللہ کہتے چلے جاتے ہیں اور پھر وہ مزید ہمیں دیتا ہے کیونکہ جب پانی میں مچھلی ہوتی ہے وہ اپنے گھر میں ہوتی ہیں تو وہ بے فکر ہوتی ہے جب اس کو کوئی باہر سے پکڑنا چاہتا ہے کانٹا اس کے گلے میں پھنسا کر اسے پکڑ لیتا ہے تو جب وہ باہر آجاتی ہے تو تڑپتی ہے تو یہ سب چیزیں وقت کے ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان دوسرے انسان سے مطمئن نہیں ہوتا وہ انسان جو مطمئن نہ ہو جس کے ساتھ ہماری بہتر طریقے سے انڈر سٹینڈنگ نہ ہو جو ہمارا خدا کے سے تعلق سمجھ نہ سکے تو اس وقت بھی بے چینی پیدا ہو جاتی ہیں اور جنت سے اتری ہوئی روحیں جب گھر میں داخل ہوتی ہیں تو ان کو عطا کر د خاکی وجود مسلسل بے چین رکھتا ہے جب ہمارے خاک کو کو گوندھ کر جب اس میں روح ڈالتا ہے اور ہمیں دنیا میں بھیجتا ہے تو اس میں کچھ لوگ تو مطمئن ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ تو مستقل بے قرار رہتے ہیں بے چین رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آسمانی آشنا کو ڈھونڈتے ہیں آسمان سے ان کا رابطہ جن سے جوڑ دیا جاتا ہے اور جن کا مزاج آسمان سے ہی دوسرے سے ملا دیا جاتا ہے اور عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر خاک ہونے سے خاک تک کا ہے اور یہ بہت بڑا سفر ہے نامعلوم سے معلوم کی طرف سفر یا معلوم سے نامعلوم کی طرف سفر دونوں سفر ہیں اور اس چیز کے متقاضی ہیں کہ

ان کیفیت سے گزرا جائے اور رب کو جاننے کی کوشش کی جائے اور اپنی روح سے ان چیزوں کو تلاش کیا جائے جو اس رب نے ہماری روح کے اندر منتقل کی ہیں اور عشق ہم سے کیا چاہتا ہے عشق وصال ہو جاتا ہے وصال کیا ہے ملنا ہے جب فنا فی اللہ ہو جاتا ہے بقا تب ملتی ہے جب انسان فنا ہوتا ہے اور ایک عجیب سلسلہ ہے اس سلسلہ سے گزرتے رہنا پڑتا ہے اور روح کو تب ہی قرار آتا ہے جب ہم اپنے رب سے ملتے ہیں اور اپنے رب کے قریب ہو جاتے ہیں یا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو پا لیتے ہیں تو اے اللہ تو ہمارے دلوں میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو پیدا فرما۔ تا کہ ہماری بے قرار روح کو قرار مل گیا اور تو ہمارے اندر اپنا فیض ڈال دے ہم جہاں بھی ہوں دنیا میرے آخرت میں جہاں بھی ہوں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ہوں تو ہمیں کوئی ڈر نہیں اور تو پھر کسی چیز کی ضرورت بھی نہیں ہمیں صرف اللہ اور اللہ کے رسول عشق چاہیے اور تو ہمارا ہو جائے گا اور تو پھر ہمیں کس چیز کا غم کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

40

عہدِ الست

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ مشکل اور تکلیف کا وقت آسانی سے کٹ گیا اور تو نے اپنی نعمتیں اور رحمتیں ہم پر نچھاور کر دیں اور تو نے ایک نئی زندگی عطا کی اور صحت تندرستی بیماروں کو شفا دی اور جو چھوڑ کر چلے گئے ان کے لیے صبر کی توفیق دی اور یہ ترا کرم نہیں تو اور کیا ہے یہ تیرا کرم ہی ہے اور ایک وعدہ ہم نے تیرے ساتھ کیا تھا جسے ہم عہد الست کہتے ہیں اور اسی طرح انسان اپنی زندگی گزار دیتا ہے کچھ لوگ ہیں جو اس عہد الست کو یاد بھی رکھتے ہیں کچھ لوگ بھول بھی جاتے ہیں یہ وہ وعدہ ہے جو انسان نے روز میثاق اللہ تعالی سے کیا تھا اور قرآن کریم میں اس عہد میثاق کی حقیقت موجود ہے فرماتا ہے یاد کرو جب تمہارے رب نے آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود پر گواہ کیا پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں؟

وہ ہمارا رب ہے اور اس عہد کو کر کے اس نے ہمیں دنیا میں بھیجا یہ عہد میثاق ہے جو ہم سے بھی لیا گیا جن میں انبیاء بھی تھے مومنین بھی تھے متقی بھی تھے کفار بھی تھے منافقین بھی تھے اور سب سے پہلے اس عہد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تمام نبیوں کی روح نے کہا پھر ہم لوگوں نے کہا مگر کفار نے مجبورا کہا کیا کسی کو یاد نہیں جی ہاں انبیاء اور اولیاء کو یاد ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ عہد میثاق مجھے ایسا یاد ہے گویا جیسے میں نے اسے خود سنا ہے اب پوچھتے ہیں کہ انہیں یاد ہے تو ہمیں کیوں نہیں آرہی ہیں جب سب نے کیا انہیں یاد ہے تو ہمیں کیوں نہیں یاد اس کا جواب یہ ہے کہ سب کا تحت شعور میں یہ عہد محفوظ ہے مگر شعور تک کسی کی رسائی نہیں۔

ایک چھوٹی سی مثال ہے کہ کلاس میں سٹوڈنٹس ہیں جن میں کچھ ذہین بھی ہیں فہیم بھی ہیں اور نالائق بھی ہیں لائق بھی ہیں کمزور بھی ہیں طاقتور بھی ہیں توجہ کرنے والے بھی ہیں اور بے توجہ بھی۔ استاد ایک ہے سب کو پڑھا رہا ہے ایک کتاب سے پڑھا رہا ہے الفاظ بھی وہی ہیں کچھ غور و فکر کر کے اس کو یاد کر لیتے ہیں اور کچھ چاہتے ہیں کہ پکی پکائی مل جائے اس کو کھا لیں اس پر تو کچھ بھول جاتے ہیں کچھ کو یاد رہ جاتا ہے کچھ صبر کر لیتے ہیں اور جو بھول جاتے ہیں وہ ان کے تحت و شعور میں چلا جاتا ہے اس کا معاملہ انسانوں کے ساتھ ہے اگر ہماری اپنی زندگی میں ایسے واقعات ہیں جو ہمارے شعور میں کل جزئیات کی طرح سمیٹے ہوئے ہیں اور کچھ بچپن کے ایسے

واقعات یاد ہیں جو ہمارے تحت الشعور میں چھپے ہیں مگر ہمیں جب کوئی یاد کرواتا ہے تو وہ ہمارے شعور میں نمودار ہوتے ہیں اور عام لوگوں کو عہد یاد کروانے کے لیے انبیاء کرام کو بھیجا گیا۔

دیکھئے کہ اللہ تعالی نے سب سے عہد لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

مگر کچھ نے یاد رکھا کچھ بھول گئے اور اولیاء اور انبیاء نے یاد رکھا اللہ نے پھر بھیجے بار بار اولیاء بھیجے انبیاء بھیجیں کتابیں بھیجیں اور عہد الست کو پختہ کروایا کچھ کو بتایا گیا کچھ نے مانا کچھ نے نہیں مانا تو مختصر یہ کہ اگر ہم جیسوں کا وہ عہد تحت الشعور میں ہے مگر یہ بہانہ نہیں بنا سکتے کہ ہمیں تو دنیا میں یاد ہی نہیں تھا وہ تو تحت شعور میں تھا ایسا نہیں کیونکہ انبیاء اور اولیاء کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں اللہ کے نازل کردہ کلام سے ہم بخوبی واقف ہیں نیکی بدی کی پہچان کروادی گئی اور اب انتخاب کا اختیار ہمارے پاس ہے اب یہ دیکھیے کہ جب ہم کہتے ہیں وعدہ کر کے آتے ہیں اور ہم کسی وقت پکارتے ہیں اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتے ہم اپنے رب سے کیا ہوا وعدہ بھول جاتے ہیں ایسے کہ بعض اوقات میں بھی کہتی ہوں

؎ اپنی تلاش کرتے زمانہ گزر گیا
میں کون ہوں میں کس لیے دنیا میں آگئی
تو نے تو اپنی ذات سے ہم کو جدا کیا
نکلی جو روح جسم سے تجھ میں سما گئی

ہم جس سے بات کر کے آئے ہیں ہم اصل میں اسی کا حصہ ہے اسی نے روح پھونکی ہے اور ہم ایک سمندر کا حصہ ہیں جس میں جا کے ہم فنا ہو جائیں گے اور فنا فی اللہ ہو جائیں گے اور فنا فی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا وصال ہو جائے گا ہم اس کے ساتھ مل جائیں گے ایک ہو جائیں گے سمندر کا ایک قطرہ، سمندر سے مل کر سمندر ہو جائے گا تو یہ ساری باتیں یہ عہد جو ہے اس کو یاد رکھنا ہماری ذمہ داری بنتی ہے اگر بھولتے ہیں تو پھر مجھے کوئی یاد کرواتا ہے تو پھر ہمیں یاد بھی رکھنا ہے اور اس کو ماننا اور اس کو دوسروں تک پہنچانا اور اس عہد الست پر قائم رہنا ہماری ذمہ داری بنتی ہے اور پھر صوفی ولی قطب اس وقت ہی بنتے ہیں جب دل بالکل صاف ہوتے ہیں اور سچے ہوتے ہین اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہوتا ہے اور دل میں محبت ہوتی ہے تو تبھی ایک بندہ صوفی کہلاتا ہے وہ جو اتباع بھی کر رہا ہے محبت بھی کر رہا ہے اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا بھی رہا ہے اللہ کے بتائی ہوئی راہ پر چل رہا ہے تو اللہ تعالی تو ہمیں اس قابل کر دے کہ ہم تیرے ساتھ کیا ہوا عہد الست نبھا سکیں اس راستے پر چل سکیں تو تجھے پا سکیں اور پھر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

41

اللہ کی رضا کی خاطر جینا سیکھیں

شکر الحمد للہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ ایک بڑا تکلیف کا وقت گزر گیا اور اللہ تعالی نے خیریت کی اور کرم کیا اور اللہ سب پر کرم کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کسی کو بھی کوئی تکلیف اور دکھ نہیں دیتا لیکن اس کے اس تکلیف اور دکھ کے پیچھے اس کی رحمت بھی ہوتی ہے اس کا جو احساس ہوتا ہے وہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور وہ ہمارے شکرانے کو قبول کر لیتا ہے اور اس نے ہمیں اپنی رحمت سے نوازا ہے اس کا بہت بہت کرم ہے کہ اگر وہ تکلیف دیتا بھی ہے تو وہ خود اس سے نکال بھی لیتا ہے اس لئے ہمیں ہر اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے اور جس نے رب کی رضا کے لئے جینا سیکھ لیا، جس نے رب کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرنا سیکھ لیا وہی علم والا ہے کیونکہ علم والے کی پہچان عاجزی ہے، نرمی ہے۔ اللہ کی رضا کو ماننا ہے اللہ کی رضا کے آگے اپنا سر خم کرنا ہے اور جاہل کی پہچان تکبر ہے اور بے کار کی انا ہے۔

اللہ تعالی تو کتنا پیارا ہے ہم شکر والے ہیں کہ تو ہمیں عاجزی والی زندگی اختیار کرنے کی توفیق دیتا ہے اور تیرے پیار میں سب کچھ ہے اور اپنی مہربانی سے ہمیں نوازتا رہے اور تو کتنا کریم ہے ہر چیز تیرے قانون فطرت کے مطابق کام کرتی ہے اس کے لیے اب ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی طریقہ بنایا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ کوئی فصل لگائی جائے تو پہلے ہم زمین کو ٹھیک کرتے ہیں اسے اس لائق بناتے ہیں کہ اس میں جو دانہ ڈالا جائے جو بیج بویا جائے وہ پھل سبزیاں جس چیز کی ضرورت ہے وہ نکالیں اور اگر ہم اس زمین کو کچھ نہیں کریں گے کوئی اس کا علاج نہیں کریں گے قدرت وہاں پر گھاس پھوس اگا دے گی تو اس طرح اگر ہمارا دماغ اس کو بھی ہم بے کار رکھیں اس میں کوئی اچھی سوچ مثبت سوچ کرنے کا خیال نہ آئے تو کج روی اس کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتی ہیں ہر چیز کو کارآمد اور زرخیز بنانے کے لیے اس کے مطابق اس کا علاج اس کا ٹریٹمنٹ کرنا چاہیے۔

اب دیکھیے کے ہر شخص وہی کچھ دیتا ہے جس کے پاس جس طرح کا ظرف ہوتا ہے اسی کے مطابق وہ دوسروں کو دیتا ہے اب جو انسان خوشی بانٹتا ہے اگر ایک غمزدہ انسان بھی خوشی بانٹتا ہے تو یہ اس کے ظرف کی بلندی ہے اور اگر وہ چاہے کہ میں اس غم کو میں سب میں بانٹ دوں تو یہ بھی اچھی بات نہیں ہے بس اسے چاہیے کہ وہ اپنے غم کو رب کے ساتھ بانٹیں۔

اپنی خوشی دوسرے قریب لوگوں کو تقسیم کریں اب اتنے لوگوں کو تقسیم نہ کریں کہ وہ دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بن جائے اپنی تکلیف کا بوجھ کم کرنے کے لیے اپنے خدا سے مانگے اسی طرح اگر کوئی مذہبی ہیں تو وہ مذہبی بات کرتا ہے اور اگر وہ دنیادار ہے دنیادار کی بات کرتا ہے کوئی تکلیف میں ہے تو ہمیں تکلیف کو کم کرنا ہے یہ کہ اگر مجھے تکلیف ہے تو دوسروں کو بھی تکلیف ہو اگر ایک انسان موجود ہے تو وہ ایسی باتیں کرے گا تو یہ درست نہیں ہے یہ منفی سوچ ہے اور وہ دوسروں کے لئے باعث تکلیف نہ بنے ہم نے اپنی ذات سے کسی کو دکھ نہیں دینا اور ہمیں زندگی سے جو کچھ بھی حاصل ہو اسے اپنے اندر جذب کرنا سیکھئے اگر جذب نہیں کریں گے اس کو ہضم نہیں کریں گے تو ہمارے اندر بیماریاں جنم لیں گے اور اسی طرح مال دولت ثروت اگر ہم اس کو صحیح کا استعمال نہیں کریں گے اس کی وقعت کو نہیں پہچانیں گے اور دوسروں کی تکلیف محسوس کر کے اسے دوسروں میں تقسیم نہیں کریں گے تو ہم بے کار بن جائیں گے تو ہم کسی کے سوچ کو کسی کے اعمال کو کسی بات کو کسی کے راز کو اگر کسی کے ساتھ شئیر کریں گے تو یہ بچگانہ عادت ہے اس کو چھوڑیئے۔

اگر باتوں کو جذب کرنا شروع کریں گے کوشش کریں گے اللہ کا شکر کریں گے تو پھر غرور نہیں آئے گا تکبر نہیں آئے گا ورنہ آپ سمجھ گئے کہ وہاں پتہ نہیں میں کیا بن گیا ہوں وہ چیز آپ میں تکبر پیدا کر دے گی اور اللہ ہمیں تکبر سے بچا کر رکھنا اور اگر ہم مذمت نہیں کریں گے تو اس سے دشمنی بڑھتی ہے غم بھی جذب کرنا سیکھیں ورنہ تکبر بڑھنا شروع ہو جائے گا اقتدار اور طاقت اور اس کو اپنا حق سمجھ کر جرم کر کے آپ اس کا استعمال نہیں کریں گے تو خطرات میں اضافہ نہیں ہو گا تو اے اللہ ! انسانوں میں انسانیت تقسیم کرنے والا اور خوشیاں تقسیم کرنے والا بنا اور ہمیں ہر چیز کو جذب کرنے کی صلاحیت عطا فرما اور ہماری دینی و دنیاوی سوچ کو مثبت کر دے کہ ہم سب میں مثبت سوچ تقسیم کر دیں اور پھر تو ہمارا بن جا اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کا غم کیوں کہ جس کا رب اس کا سب۔

42

اپنے رویے میں لچک پیدا کریں

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ ہمارا پروردگار ہم پر رحم کرتا ہے کرم کرتا ہے فضل کرتا ہے اس کے فضل کے سہارے انسان زندگی کے سارے دن گزارتا ہے اس کے ساتھ ساتھ پریشانیاں دکھ سکھ یہ ساتھ چلتے رہتے ہیں ہم نے کبھی سوچا ہے کہ ہم پر رحم کرنے والا کون ہے؟ ہم پر فضل کرنے والا کون ہے اور رحم کس پر ہوتا ہے فضل کس پر ہوتا ہے وہ کرم کرنے والا سب پر کرم کرتا ہے کیونکہ یہ اس کی تخلیق ہے لیکن وہ ان کو بہت پسند کرتا ہے جو اس کی راہ پر چلتے ہیں بتایا ہوا راستہ دیکھتے ہیں ان کے دل میں کوئی منفی سوچ نہیں ہوتی حسد کینہ تکبر بغض اور انا ان میں نہیں ہوتی تو وہ اللہ کا دوست ہوتا ہے اللہ کا ولی ہوتا ہے سب پر کرم کرتا ہے لیکن اگر ہم اس کی پسندیدہ مخلوق میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں اللہ کی دوستی حاصل کرنی ہوگی تو ہمیں اللہ کی مخلوق سے محبت کرنا ہوگی کیونکہ عبادت کرنے سے پارسائی ملتی ہے اور نیکی کرنے سے رب ملتا ہے اور انسان جب نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں تو جو اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں اللہ کے اولیاء اللہ تو وہ پہلے مجذوبیت کے منزلیں طے کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ اور ولی قطب کیسے بنتے ہیں؟

یہ مخلوق کی خدمت انجام دیتے ہیں اللہ کے بندوں کی خدمت ان پر اللہ کا کرم ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرتے ہیں اور کرم کا کوئی فارمولا نہیں ہے اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ مہربان ہے کرم کرتا ہے وہ شخص اپنے رب سے ڈرتا ہے وہ سیدھا ہوتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے ہاتھ پکڑ کر مشکل سے نکال لیتا ہے ناتیزی دکھاتا ہے اور اس کے اندر خلوص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے اور وہ شخص ہر وقت معافی کے موڈ میں ہوتا ہے کہ غلطی ہو جانے پر معافی مانگنے پر کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتا اپنی ذات کی نفی کر کے اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے کیونکہ وہ دوسرے کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے اور وہ شخص جو دوسروں کو فائدہ دے رہا ہے تو اللہ اس کو فائدہ کیوں نہیں دے گا۔

اس لیے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم لوگوں پر مہربانی کریں احسان کریں کوشش کریں کہ ہر طرح سے دوسروں پر احسان کریں جو بھی ہم معاہدہ کریں اس کو پورا کریں اور زندگی کے معاملات الجھ جائیں تو ایک بات ذہن میں رکھیں کہ ہم نے کہیں کسی کو الجھا دیا کسی کو غلطی سے ہم نے کئی دفعہ الجھایا ہوتا ہے اور بعض دفعہ انسان الجھانے کا باعث نہیں بنتا ہے بلکہ اس کے رویہ کی وجہ سے وہ بندہ الجھا ہوتا ہے اگر بندہ معافی مانگنے پر معاف کر دیتا ہے تو یہ ہمارے اعمال ہیں ہمارے عقائد کی دلیل ہیں ہمارا باطن ہے جو روشن ہے اور جو رب کریم سے خشیت میں رہا اس وقت اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے جیسے اللہ سے ڈرنے کا حق ہے تو رحمت کے طلبگار کرم کے طلبگار دوسروں پہ کرم کرتے رہتے ہیں احسان کرتے رہتے ہیں اور جو کچھ ان کو نعمتیں اور کرم ملتا ہے بانٹتے رہتے ہیں اور تب ہی وہی ان کو واپس ملتا رہتا ہے اور یہ زندگی بہت خوبصورت ہے اس کو ناشکری کر کے ضائع نہ کریں اور ہمیشہ اپنے سے نیچے دیکھیں جب آپ کو محسوس ہو کہ میرے ساتھ کوئی کام غلط ہوا تو اس وقت اپنے سے نیچے طبقے کے لوگوں کو دیکھیں جیسے مثال کے طور پر آپ کے پاس گھر نہیں ہے تو ان لوگوں کی طرف دیکھیں جو سڑک پر پڑے ہوئے ہیں اگر آپ کے پاس صحت تندرستی ہے تو ان لوگوں کے پاس دیکھیں جن کے پاس صحت و تندرستی نہیں ہے لیکن وہ پھر بھی ناشکری کریں کہ یہاں پر درد ہے یہاں پر درد ہو رہا ہے ان کو دیکھیں جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے جو گھروں میں لاچار اور مجبور ہو کر پڑے ہیں اسپتال میں لاچار اور مجبور ہو کر پڑے ہیں اور وہ لوگ جن کے سر پر سائبان نہیں ہے اور رب نے ہمیں سائبان دیا ہے اور ہم اس پر بھی شکر ادا نہیں کر رہے تو اس کی پریشانی بڑھتی جاتی ہیں اور اتنا ہی انسان پریشانی میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا۔

اپنے اوپر قابو پانا سیکھیں اور اللہ کے کرم کا فائدہ اٹھانا سیکھیں لوگوں کی یعنی اللہ کی مخلوق کی خدمت کریں یہ سب کام اللہ کے قریب کریں گے تو اے اللہ! تو ہمیں اپنا بنالے اپنے کرم سے نواز دے ہمارا بن جا اگر تو ہمارا ہو گیا تو پھر کس چیز کا غم کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

43

طالبِ دعا

شکر الحمدللہ شکر الحمداللہ شکر الحمدللہ کہ ایک اور دن تیری رحمتوں اور کرم کے ساتھ گزر گیا کچھ پریشانیوں میں کمی آئی اور جو تھوڑی بہت پریشانی تھی وہ تیری رحمتوں اور کرم سے آسانی میں بدل گئی اور بہت سا کرم جو تو نے کیا وہ لوگوں کے ساتھ بانٹا اور سب نے ایک دوسرے کو تیری رحمتوں کی باتوں سے نوازا اور تیری رحمتوں کی بارش میں نہاتے رہے اور بڑا اچھا وقت گزرا اور کس کس چیز کا شکر ادا کریں رب کائنات کا کہ تو نے اگر دکھ دیا ہے تو تو نے سکھ بھی دیا ہے بیماری دی ہے تو اس کے ساتھ دوا بھی دی ہے مصیبت دی ہے تو اس کے ساتھ صبر بھی دیا ہے اور ہمیں شکر کرنے کی توفیق بھی دی ہے اور علم دیا ہے تو اس کو دوسروں تک پہنچانے کا بندوبست بھی کیا ہے اور یہ علم خود بھی ہمیں حاصل کرنے کی توفیق دی ہے کچھ اولیاء کے جو بھی علم ہے وہ بھی تو ان کے ذریعے ہم تک پہنچا تا رہا اور اس کے بعد اولیاء، قطب اور ولی آتے رہے اور ترا پیغام دنیا تک پہنچاتے رہے اور جیسے اب میں پڑھ رہی تھی تو نظر سے گزری حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی چند باتیں کہ:

طالب خدا نے دعا اور دوا دونوں پیدا کیے مصیبتیں بیماری ہیں اور عطا دعا ہے ظلم بیماری ہے اور عدل دعا ہے اللہ کریم کی مخالفت بیماری ہے اور گناہوں کے نشے سے توبہ کرنا دعا ہے اور دعا کا پورا اثر اس وقت ہو گا جب مخلوق کو اپنے قلب سے جدا کرے اور اپنے رب سے اس کو ملائیں۔

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ بیماری بھی ہو ساتھ دوا بھی ہے لیکن دعا قبول کب ہو گی یعنی جب دنیا کی محبت ہمارے دل سے نکل جائے گی اور رب کی محبت دل میں پیدا ہو جائے گی تو ہماری دعا قبول ہو جائے گی۔ یوں محبت کرنے کو نہیں کہا کہ اب ہم دنیا سے الگ ہو کر مخلوق سے اپنے رویہ کو خراب کر لیں اور رب ہی کے ہو کر رہ میں جائیں رب خود کہتا ہے کہ میری مخلوق سے پیار کرو لیکن دنیا کی محبت میں ایسے گرفتار نہ ہو کہ رب کو بھول جاؤ جب ہم دنیا سے بھی محبت کریں گے رب سے بھی محبت کریں گے اور دنیا سے محبت اللہ کی خاطر کریں گے تو دوا کارگر ہو گی مصیبت سے بھاگنا درست نہیں کیونکہ مصیبت کے وقت تکلیف کے وقت اگر اس کو دور کرنا چاہتے ہیں تو صبر کے ساتھ اس کو برداشت کریں صبر کے ساتھ اس پر عمل کریں اور پھر وہی بات کہ اپنے کل باطن کو پاک کر کے

رب کی طرف چلنا شروع ہو جائیں اللہ کے قریب ہوتے چلے جائیں اور دنیا کی محبت مخلوق سے محبت بھی کرنا ہے اور رب کہتا ہے یہ نہیں کہ مخلوق ہی کے ہو جائیں لیکن دنیا سے خالی دل نہیں لگانا۔ یہ دنیا کی محبت ہے دنیا کی چیزوں کی محبت ہے دنیا میں جو کچھ موجود ہے اس سے محبت ہے اور ہم اس سے اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں کہ یہ تو دارالامتحان ہے کہ ہمیں یہاں پر دارالجزا کی تیاری کرنی ہے اور جہاں جانا ہے وہاں پر اللہ اور اس کا رسول ہے اور ہمیں یہاں پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی ہے اور اللہ تعالی ہم پر رحم فرمائے ہم سیدھے راستے پر چلنا شروع ہو جائیں اور ہم اس راستے پر چل کر زندگی کی وہ منزل حاصل کر لیں جس سے تو ہمارا ہو سکتا ہے اگر تو ہمارا ہو گیا تو سب کچھ ہمارا کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

44

اللہ کی مخلوق سے محبت

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ الحمد اللہ کتنا کرم ہے کہ کل کا دن تیری حمد وثنا میں گزرا تیری قربت تری رفاقت اچھے لوگوں کی صحبت اچھی باتیں تجھ سے محبت کی باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کی باتیں اپنی دلی محبت کا اظہار مختلف شکلوں میں کئی لوگ اکٹھے ہو کر ایک بڑی خوبصورت محفل میں گئے اور تونے زندگی میں جو پریشانیاں دیں ان کے لئے بھی دعا کی اور تونے ان میں کچھ بہتری بھی کی اور یہ سب تیرا کرم ہے سب تیرا فضل ہے ہر شخص اپنی جگہ پہ کسی نہ کسی دکھ تکلیف پریشانی میں مبتلا ہے کہ یہ محفل جس میں تیرا ذکر ہوتا ہے تیرے حبیب کا ذکر ہوتا ہے دل کو سرور خوشی ملتی ہے اور ہم اللہ سے بھی محبت کرتے ہیں اللہ کی مخلوق سے بھی محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ کو پسند ہے اس کی مخلوق سے محبت کرنا لیکن اللہ کی محبت میں انسان کی محبت میں بہت بڑا فرق ہے کہ انسان سے محبت ہماری کمزوری بن جاتی ہے اور رب سے محبت ہماری سب سے بڑی طاقت بن جاتی ہے جب ہم رب سے محبت کا اظہار کرتے ہیں حمد وثنا کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں سلام پڑھتے ہیں تو ہمارے دل میں ایک عجیب قسم کی محبت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جو ہمیں طاقت عطا فرماتا ہے ایمانی قوت کے ساتھ ہمارے دلوں کو سکون اور جسم میں طاقت کا باعث بنتا ہے یہ سب تیرا کرم ہے آقا کہ تونے اپنی محبت کو ہمارے لئے توانائی کا ذریعہ بنا دیا ہے اور جب یہ توانائی ہمیں ملتی ہے تو ہماری سب کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں اور تیری محبت اس پر غالب آجاتی ہیں اور معاملات پیدا ہوتے رہتے ہیں مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں کوئی نہ کوئی رکاوٹیں آتی رہتی ہیں ہمارے معاملات ہمارے اختیار میں نہیں ہوتے مگر اختیار میں ہیں ؟لیکن کس کے اختیار میں ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں جو بہت بڑی قوت اور طاقت ہے جو انسان کو توانائی بخشتا ہے جو انسان کو آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتا ہے اور انسان کو اٹھاتا ہے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتا ہے انعام واکرام سے نوازتا ہے تو اس کے اختیار میں ہے تو وہ تو بڑا رحیم و کریم ہے اور رحمان سے ہمیشہ رحمت کی امید ہوتی ہے اور وہ اتنا کریم، رحیم اتنا نرم مزاج کہ وہ سختی کرنا جانتا ہی نہیں صرف اس وقت کہ جب تک بندہ اپنی حد سے نہ بڑھ جائے اس وقت تک وہ انسان کو ڈھیل ہی دیئے رکھتا ہے کیونکہ وہ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی والے پر وہ اپنا کرم اور رحمت بھی کرتا ہے جو شخص نرم مزاج ہوتا ہے جس کے مزاج میں

ٹھنڈک ہوتی ہے اس کو اللہ تعالی کی طرف سے بھی ٹھنڈک ملتی ہے اور جو سخت مزاج کا ہوتا ہے جس کا دل پتھر کا ہوتا ہے جس کے دل میں سختی ہوتی ہے تو ایسے پتھر دل کو اللہ تعالی کچھ عطا نہیں کرتا اور عطائیں ان پر ہوتی ہے جن کے دلوں میں نرمی ہوتی ہے محبت ہوتی ہے محبت کی گرمی ہوتی ہے اور اللہ پر پورا پورا اعتماد اور یقین ہوتا ہے تو اللہ تعالی یہ تمام کے تمام چیزیں ہمیں تیرے اور قریب کر دیتی ہیں تو اللہ تو کتنا کریم ورحیم ہے کہ یہ سب چاہتیں مسکراہٹیں محبتیں دعائیں اور پیار انسانوں سے ملنا ان کے مسائل کو سننا سمجھنا اپنانا، دشمنی ختم کرنا یہ سب ہمارے اندر پیدا کر دے جس سے ہمارے دل میں نرمی پیدا ہو جائے اور تو ہمیں پسند فرمائے گا تو پھر ہم زندگی میں چل کر کامیابی حاصل کریں گے اور سب سے بڑھ کر کامیابی ہمیں تیرا مل جانا ہے اور اگر تو مل گیا تو پھر کس چیز کا غم کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

45

ماں ممتارب

شکر الحمدللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کتنا کریم ور حیم ہے کہ تو اپنی رحمت کے جلوے دکھاتا رہتا ہے اور تیری کرامتوں کا ظہور ہر چیز میں ہوتا ہے لیکن ہم چشمِ بینانہ رکھتے ہوئے وہ نہیں دیکھ سکتے جو تو ہمیں دکھانا چاہتا ہے اور تو ہر وقت معجزے دکھانے کی کوشش بھی کرتا ہے اور ہمیں سمجھانے کی کوشش بھی کرتا ہے ماں ہے نا ممتا ہے نا۔۔۔۔

ماں کا کام تو سمجھانا ہے اچھے طریقے سے بھی خفیہ طریقے سے بھی اور چپکے چپکے سے بھی اور تو ہی کام کرتا ہے ہمیں سمجھ آتا رہتا ہے بات کو چھپا کے بھی اور بات کو کھول کے بھی اور بات کو ذو معنی کر کے بھی اور یہ ہماری عقل و فہم ہے جو ہم کبھی بات کو سمجھ لیتے ہیں اور کبھی ہمیں تیری بات سمجھ میں نہیں آتی تو ہم تیری مخلوق ہیں اور بے شک تو بہترین فیصلے کرتا ہے بہترین راستے بناتا ہے بہت بہترین طریقے سے ہمیں سمجھاتا ہے تو پھر ہم پریشان کیوں ہوتے ہیں پریشانی کی کیا بات ہے کیوں کہ جب ہر کام دنیا میں پیدائش سے لے کر جوانی تک ماں سرانجام دیتی ہے وہ ہماری ذمہ داری اٹھاتی ہے پالتی ہے پوستی ہے ہمیں بڑا کرتی ہے تو اس کائنات کے اندر بھی ایسا ہی ہے اس کائنات کو بنانے والا خالق ہے جو ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرنے والا ہے۔

اس کی مرضی کے بغیر ہمیں کوئی تکلیف پیش نہیں آسکتی اور تو ہمیں جو دینا چاہتا ہے وہ ہم سے کوئی چھین نہیں سکتا جو اس نے ہمارے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہمیں ضرور مل کر رہے گا جو رزق تو نے ہمارے لئے لکھ رکھا ہے وہ سب ہمیں مل کر رہتا ہے اس کے لیے ہمیں جلد بازی نہیں کرنا چاہیے اپنے رزق کو حلال کر کے کھانا چاہئے وہ کھانا چاہیے جو رزق طیبہ ہو اور جو لکھا ہے اسے کوئی دنیا کی طاقت کم نہیں کر سکتی اور اسی طرح جو اس نے زندگی میں لکھ دیا کہ اتنی تعلیم حاصل کریں گے یہ علم حاصل کریں گے اس طرح کا گھر کو ملے گا اس طرح کی ترقیاں ملے گی اس طرح کا مقدر ہو گا اس طرح کی آگے کی زندگی ہو گی اس طرح عزت شہرت اور مقام حاصل ہو گا تو یہ آپ بتایئے کہ کوئی اور لکھ سکتا ہے اگر لکھ بھی دے کوئی دنیاوی شخص تو کیا وہ یہ سب چیزیں ہمیں دے سکتا ہے؟

نہیں دے سکتا کیوں کہ یہ سب تو اللہ دینے والا ہے تو پھر ہمیں کس چیز کی فکر ہے تو پھر بہتر نہیں ہے کہ ہم ہر بات کے لئے اس کا شکر ادا کریں اور زندگی میں الجھنوں کا آنا دشواریوں کا آنا اور رکاوٹوں کا آنے کا بھی سبب ہوتا ہے راستے میں ٹوٹے پل کے آجانے کا

ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہم منزل تک نہیں پہنچ پائیں گے بلکہ وہ ہمیں ایسی جگہ پر جانے کا اشارہ ہوتا ہے جہاں ہمیں نہیں جانا چاہیے بس اگر رب سے ہم اپنے معاملات درست رکھیں گے اور اس پر بھروسہ کریں گے کامل یقین کریں گے تو ہمارے سارے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے منزل خود ہمارے قریب آجائے گی اور اگر منزل دور بھی ہو گی تو جو رستہ جسم پر ہم چل رہے ہیں اگر وہ دس بار بھی ہو گا تو جب ہمارے یقین کامل ہو گا تو منزل بھی قریب آجائے گی اور راستہ بھی آسان ہو جائے گا تو ایسا ہی ہے کہ دنیا کوشش کرتی ہے کہ اس کو گرادوں، جھکادوں مگر ہم کس کے آگے جھکتے ہیں۔

ہم اپنے رب کے آگے جھکتے ہیں جب ہم اپنے رب کے آگے سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں اپنے آپ کو جب ہم اپنے رب کے آگے جھکتے ہیں اور جھک کے اس سے سرگوشی کرتے ہیں اور اگر ہمارے آنسو ہماری آنکھوں سے ٹپک جاتے ہیں تو ہمارے دل کا غبار ہلکا ہو جاتا ہے اور اس میں وہ بات ہوتی ہے جو ہم کسی سے نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں وہ بات ہوتی ہے جو ہم اللہ کو کہتے ہیں اللہ کے سمجھنے کی ہوتی ہے اور وہ ہماری خاموشی کو سمجھنے والا ہے جاننے والا ہے اور ہمارے پردے رکھتا ہے اور ہمارے عیب چھپاتا ہے اور ہمارا ستار العیوب ہیں اور اور اللہ ہماری پریشانیوں ہماری مشکلوں ہمارے رازوں پر پردہ ڈالنے والا ہے اور ان کو سمجھانے والا ہے اور اللہ تو ہمارا ہو گیا تو پھر ہماری ساری پریشانیاں حل ہو جائیں گے اور ہمیں کسی چیز کا غم نہیں کیوں کہ جس کا تو ہو گیا اس کو کسی چیز کا غم نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

46

فکر و ذکر کی توفیق

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ کتنا رحیم اور کریم ہے کہ تو نے ہمیں اپنے آگے جھکنے کی توفیق عطا فرمائی سجدے کی توفیق عطا فرمائی ہمیں محبت کرنا سکھایا نفرتوں کو دور کرنا سکھایا اور بڑوں کا احترام کرنا سکھایا اور ہمیں تو نے عقل دی اسے صحیح طریقے سے حد کے اندر رہ کر استعمال کرنا سکھایا اور ہماری زبان کو لفظ عطا کئے اور ہمارے خیال کو پرواز دی کہ ہمارے دماغ میں سوچ سمجھ اور عقل اور فہم کو داخل کیا اور ہمیں ہر چیز کے بارے میں فکر کرنے کی توفیق دی ذکر کی توفیق دی تو اللہ کس طرح ہم تیرا شکر ادا کریں تو نے کیا کچھ نہیں دیا بیماری دکھ پریشانی غم تکلیف کے ساتھ ساتھ شفا خوشی رحمت کرم محبت دوستی تو یہ سب زندگی کا حصّہ ہے ماں باپ بھی ہیں کتنے پیارے بچے دیئے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ دیئے دوست دیئے اور ایسے ایسے لوگ جو بچوں کی طرح محبت کرتے ہیں جو ماؤں کی طرح محبت کرتے ہیں اور ہمارے دل میں پیار جگایا جائے ایک ماں کے دل میں پیار ہوتا ہے تو یہ سب تیرا کرم ہے تیرا پیار ہے جو دل میں پیار بن کے اترتا چلا جاتا ہے اللہ تعالی کبھی کسی کو تکلیف نہیں دیتا یہ جو بات کہتے ہیں کہ ایسا کرو کہ جنت میں جاؤ گے ایسا کرو گے تو دوزخ میں جاؤ گے سچ تو یہ بات ہے کہ انہیں خود نہیں علم کہ وہ کہاں جائیں گے اپنے رب کے پاس حاضر ہونا سیکھ لیں اور ہم اپنے رب سے مانگنا سیکھ لیں ہم اپنے رب کو اپنا بنالیں اور اگر اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کو اپنا لیں تو یہ دنیا بھی جنت قبر بھی جنت راحت بن جائے گی آپ کو کیا پتا کہ کہاں جانا ہے وہ خود نہیں جانتا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے باپ کی محبت میں جنت ہے یا اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں جنت ہے یا ماں باپ کو اولڈ ہاؤس میں رکھنے میں جنت ہے یہ کیسے کیسے رویے ہیں جنت تو اپنا گھر ہوتا ہے اپنے ماں باپ ہوتے ہیں اپنے بہن بھائی ہوتے ہیں اور اپنا اللہ اور اللہ کا رسول اس سے بڑھ کر کوئی جنت نہیں اور دنیا کے ہر میدان میں دکھ تکلیف جیت ہار ہوتی رہتی ہے لیکن آدمی نہیں ہارتا جو مخلص ہوتا ہے جس کے اندر اخلاص ہوتا ہے اخلاق بھی نہیں ہارتا اور جو تکبر ہے وہاں جیت نہیں ہوتی تکبر تو صرف رب کی ذات کو زیبا ہے اور جب عاجزی اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے تو اخلاص پیدا ہو جاتا ہے اخلاق پیدا ہو جاتا ہے اور یہاں آدمی ہارتا نہیں ہے اور صراط مستقیم نظر آنے لگتا ہے تو یہ سب کس کا کرم ہے رب کا کرم ہے کرم ہماری رب کی محبت کی وجہ سے بھی اور رب کو اپنا بنانا کی وجہ سے بھی اور رب کی

مخلوق سے پیار کرنے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے سب سے زیادہ جان ہمارے اخلاق سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچتا اور پھر رب بھی اپنے بندوں کو اپنی تخلیق کو خوش دیکھ کر محبت کرتا دیکھ کر پھر وہ رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے تو اے اللہ تو ہمیں اپنا بنالے ہمیں پیار کرنا سکھا دے اور یہی پیار کا راستہ ہے جس پر چل کر تو ہمارا بن جائے گا اور اگر تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

47

یقینِ کامل

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ ! اللہ پاک تیرا کس طرح سے شکر ادا کریں کہ تو نے ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازا کرم سے نوازا فضل سے نوازا اور دکھ کا سدباب کرنے کے لیے ہمیشہ دکھ کے پیچھے تیری رحمتوں کی جلوہ گری کو دیکھا اور اکھڑتی سانسوں میں بھی تیری یاد کو قائم رکھا اپنی محبت کو قائم رکھا لڑکھڑاتے قدموں میں بھی جب تجھ سے سہارا مانگا تو نے سنبھالا دیا کبھی گرنے نہیں دیا کیونکہ ماں ممتا اپنے بچوں کو کبھی گرنے نہیں دیتی اور اس طرح کامل یقین بچوں کا اپنے ماں باپ پر ہوتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ جیسا کہ قرآن پاک میں لکھا ہے اس پر عمل کریں کہ:

اے لوگو! جو ایمان لائے، انصاف کے علمبردار ہوئے اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی عزت تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور تمہاری رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔

یعنی ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ اللہ کے سامنے حاضر ناظر ہو کر انصاف کی اور سچائی کی بات کرنی ہے چاہے یہ ہم اس کی زد میں آتے ہوں یا ہمارے والدین یا اس کے رشتہ دار اس کے زد میں آتے ہوں اور جیسے ہم روز ذکر کرتے ہیں کہ اللہ اپنی مخلوق سے زیادہ محبت کرتا ہے اللہ تم سے زیادہ ان کی خیر خواہی کرتا ہے لہذا اپنی خواہش سے نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہنا۔ یعنی جو بات ہو حق کی سچ کی ہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی اس سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھتا ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے اور وہ ہر جگہ انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ بات جو اللہ کو پسند ہے وہ حق کی بات ہے حق، سچ اللہ کو پسند کرتا ہے اور ہم یہ ذکر بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنی مخلوق کو کبھی بھی رزق سے محروم نہیں رکھتا وہ اپنی مخلوق کو رزق عطا کرتا ہے اس نے رزق کا ذمہ لے رکھا ہے اور وہ اس کو سب تک پہنچاتا ہے تو ہم لوگ اکثر جیسا کہ کہتے ہیں کہ اگر صبح اٹھ کے ہم چونٹیوں کے لیے کیڑے مکوڑوں کے لیے کوئی بسکٹ کوئی میٹھا چڑیوں کے لیے کوئی دانہ، پانی اور کھانا تو ہم دیکھیں گے کہ وہ اگلے روز کیلئے اپنا رزق جمع نہیں کرتے۔ پرندے اپنے رزق کی کوئی پروا نہیں کرتے اللہ کے اعتماد پر ساتھ گھر سے نکلتے ہیں اور اللہ ان کو رزق فراہم کرتا ہے تو اس وقت ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ جب ایک نوجوان کی ماں بیمار ہو جاتی ہے اور ہسپتال میں داخل ہو جاتی ہے تو گویا اس کی حالت بہت

خراب ہو جاتی ہے ایسا لگتا تھا کہ وہ کسی وقت بھی اللہ کے حکم سے اللہ کے پاس چلی جائے گی تو وہ بہت پریشان ہوتا ہے جب وہ واپس اپنی ماں کے پاس اپنے کام سے فارغ ہو کر آتا ہے تو ایک جگہ پر پٹرول ڈلوانے کے لیے رکتا ہے تو وہاں پر وہ انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ اسکا ٹینک فل ہو جائے اسی اثناء میں وہ وہاں پر ایک بلی کو دیکھتا ہے اس نے اپنے بچوں کو جنم دیا ہے اور وہ ایک ڈبے میں ہے اب ظاہر ہے کہ وہ پوری طرح نکل نہیں پاتی کیونکہ اس کو خطرہ ہے کہ یہاں سے میرا کوئی بچہ اٹھا کے یہاں سے کوئی لے جائے گا تو وہ اسٹور میں جاتا ہے اور وہاں سے ایک مچھلی خریدتا ہے اور اس کو نکال کر بلی کو ڈال دیتا ہے اور پھر حسب معمول ہاسپٹل میں جاتا ہے جب وہاں پر داخل ہوتا ہے تو اسے اس کی ماں وہاں نظر نہیں آتی وہ بڑا پریشان ہوتا ہے لگتا ہے خدا ناخواستہ میری ماں دنیا ۔۔۔۔۔۔۔ نہیں نہیں وہ پوچھتا ہے میری ماں کدھر ہے اور نرس کہتی ہے کہ وہ بہتر ہو گئی تھی اس لئے اسکو دوسرے کمرے میں منتقل کر دیا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ماں اس بیماری سے نکل آئی ہے اور وہ ٹھیک ہے وہ پوچھتا ہے کہ یہ کیسے ہوا کیا معجزہ ہوا تو وہ بتاتی ہیں کہ ایک بلی اور اس کے بچے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں تو یہ کتنی بڑی بات ہے اللہ تعالی اپنے بندوں کے ساتھ کتنا مہربان ہے کہ اس کا وہ سلوک بلی کے ساتھ کیسا تھا۔ اور بے شک بلی بھی اللہ کی مخلوق ہے سب جانور اللہ کی مخلوق ہیں اس نے بلی کے ساتھ جب نیکی کی تو اس نیکی کا اجر اس کو اللہ نے دیا لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں جو کہ بظاہر چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہم اللہ سے اس کی رحمتوں کے حقدار ہو جائیں تو اس طرح جو دعائیں ان لوگوں کے منہ سے نکلتی ہیں جن کے ساتھ نیکی کرتے ہیں تو وہ بہانہ ہو کر ہمارے لئے نیکی کا باعث بنتے ہیں اور یہ غائبانہ دعا ہمارے لئے بہت معجزانہ کردار ادا کرتی ہیں تو اللہ تعالی ہمیں توفیق دے کہ ہمیں بھی اپنی مخلوق سے محبت کرنے والوں میں شامل کر دیں اور پھر اللہ کو یہ بات پسند آ گئی تو اللہ ہمارا ہو جائے گا اور پھر جس کا رب اس کا سب۔

48

محبت آسانیاں اور خوشیاں بانٹیں

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ کہ ایک اور خوبصورت دن تیری محبتوں سے بھرا ہوا اور مشکلوں میں راستہ دکھاتا ہوا تکلیف میں درد کو کم کرتا ہوا اور اس کے لیے آسان راستہ بناتا ہوا اور ہمیں ایک دوسرے کی محبت میں مجبور کرتا ہوا ایک دوسرے کی محبت حاصل کرنے کا طریقہ بتاتا ہوا محبت بانٹنے کا طریقہ بتاتا ہو گزرا۔ اور اس طرح جی چاہتا ہے کہ محبتیں آسانیاں خوشیاں بانٹتے چلے جائیں اور جب ہم خوشیاں بانٹتے ہیں تو اس سے ہمارے درد میں کمی واقع ہوتی ہے اور اپنی تکلیف کم ہوتی ہیں کیونکہ جو کچھ ہم بانٹتے ہیں وہیں کچھ ہمیں واپس ملتا ہے ہمیں اللہ تعالی نے انسان بنا کے پیدا کیا اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا اور بندگی کے لئے انسان ہونا ضروری ہے انسان تو ہم سب ہیں لیکن انسان بننا اور پھر بندہ بننا اور پھر بندگی کرنا یہ بہت ضروری ہے بہت آسان نسخہ جس میں کوئی مشکل نہیں ہے بات یہ ہے کہ جو مل جائے اس پر شکر کریں کیونکہ اس کے لیے افسوس کرنا کہ جو نہیں ملا اور جو مل گیا اس پر کہتے ہیں کہ شکر کریں کہ یہ ہمیں مل گیا ہے لیکن ہم شکر ادا کرنا ہی بھول جاتے ہیں آج جب ہم کسی وجہ سے کسی تکلیف کا شکار ہوتے ہیں۔ ہماری ٹانگوں میں درد شروع ہو جاتا ہے تو ہم چلانا شروع ہو جاتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی تو دیکھیں جن کی ٹانگیں ہی نہیں ہیں پھر تو ہمیں لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے اتنی توفیق دی ہے کہ ہم اس تکلیف میں چل کر دوائی کیلئے کسی دکان تک پہنچ جاتے ہیں تھوڑے بہت تھک بھی جاتے ہیں اور تھوڑ بہت کام بھی کر لیتے ہیں اور اس کام میں تھوڑی بہت تھکاوٹ تو ہوتی ہے لیکن ہم کام کر لیتے ہیں وہ لوگ دیکھے جب پاؤں سے ہی محروم ہیں جو چلنے سے ہی محروم ہیں جو بیڈ پر ہی رہتے ہیں جنہیں خدا ناخواستہ ہر کام کے لئے کسی دوسرے کی مدد درکار ہوتی ہے اور ہم خدا کتنا شکر ادا کریں کہ ہمیں کوئی تکلیف تو ہو رہی ہے اور اللہ نے ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم اپنے کام کر سکتے ہیں ہمیں کسی کی محتاجی نہیں ہوتی اس درد میں بھی ہم خوشی اور اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ ہم خود کر سکتے ہیں اور جو چیز ہمارے مقدر میں ہوتی ہے وہ ہمیں ضرور ملتی ہے جو ہمارے مقدر میں نہیں ہوتی وہ ہمیں نہیں ملتی اور جو کوئی ہم سے مانگتا ہے ہم اسے دے رہے ہوتے ہیں اور جو بھول جائے اسے بھول نہ جاؤ بلکہ اپنے دل میں احساس پیدا کریں جو اس کے لئے اچھی چیز کا باعث بنے اور دنیا میں خالی ہاتھ آئے تھے خالی ہاتھ جانا ہے اور جتنی ضرورت ہے جو بھی ہے وہ تقسیم کر دیں اور یہ بات اللہ کو بے حد

پسند ہے اور اللہ اپنی اطاعت اور رحمتوں اور کرم کی ایسی بارش کرتا ہے کہ ہمیں وہ سمیٹنا بھی مشکل ہو جاتا ہے ہجوم سے پرہیز کرنا چاہیے اور تنہائی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیے اور تنہائی میں ہی تو اپنے رب سے باتیں ہوتی ہیں یہی تو وقت ہے کہ جب ہم نے اپنے رب سے سرگوشیاں کرتے ہیں یہ سب باتیں آپ کس سے کر رہے ہیں اپنے رب سے کر رہے ہیں اور کبھی فتویٰ جاری نہ کریں مفتی بے شک بن جائیں فتویٰ جاری کرنے کی کوشش نہ کریں یہاں پر بھی جو ہم بات کرتے ہیں وہ صرف سمجھانے کی حد تک ہوتی ہے اور آپ دیکھیں اس میں ضرور آپ کا مفاد ہوتا ہے اور ہم کبھی زبردستی نہیں کرتے اور خدا نے جسے ڈھیل دی ہو اس کا احتساب کبھی نہ کریں اگر ہم اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں تو کہیں کسی میں بھی کوئی برائی نہیں رہ جائے گی۔ کوئی پوچھے تو اس وقت سچ بولو ورنہ چپ رہو بس ایک چیز کا دھیان رکھیں کسی کو خود سے مت چھوڑیں خود سے چھوڑنا یا کسی سے الگ ہو جانا یا خود سے کسی کو بھول جانا یہ آپ کا رویہ نہیں ہمارا آپ کا رویہ جو رب کو پیارا ہے وہ unconditional love ہے اور ہر ایک کو فیصلہ کرنے کا موقع دیں اور بات کو سوچنے کا موقع دیں غور کرنے دیں فیصلہ کرنے دیں اور جو جا رہا ہے جانے دیں کوشش کریں کہ اگر وہ آپ کے روکنے سے رک جائے اور کسی وجہ سے رک جائے اگر اس کو اچھی چیز آگے نظر آ رہی ہے تو جانے دیں اور اگر واپس آنا چاہے تو دروازے کو کھلا رکھیں اپنے دروازے کو کسی کے لئے بند نہ کریں یہ سنت ہے اور یہ سب چیزیں ہمارے اللہ کو بہت پسند ہیں ایسی باتوں سے خوش ہو کر وہ ہمیں گلے سے لگا لیتا ہے ہمیں قدموں میں بٹھا لیتا ہے اور ہمارا بن جاتا ہے اور اس کا پیار ہم محسوس کر سکتے ہیں اور خدا ہمارا ہو جاتا ہے اور پھر جس کا رب اس کا سب۔

49

جب رب دل میں اتر جائے

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ ہم کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے اور بے شک سکون بھی کسی کے سامنے جھکنے سے نہیں ملتا ہے اور پھر ہر تاریکی چھٹ جاتی ہے دل روشن ہو جاتا ہے جب تیرا نور دل میں اترتا ہوا محسوس ہوتا ہے کیونکہ جب ہم تیرے آگے جھکتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو تیرے حضور پیش کر رہے ہوتے ہیں جو ہمارا خالق اور مالک ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ اپنے خالق کو پہچان لیتے ہیں تو اس کے آگے جھکنا ہمیں مشکل نہیں لگتا تو پھر سجدے رائیگاں نہیں ہوتے پھر ریاضتیں اور نمازیں بوجھ نہیں محسوس ہوتی ہیں اور پھر جب وہ دل میں اتر آتا ہے تو شکر کے ساتھ ہم غور بھی کرنا سیکھ جاتے ہیں اور اس کی خاطر جو ہم سب کا خالق ہے اس خالق کی مخلوق سے محبت کرنا بھی سیکھ جاتے ہیں اور ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہماری سجدے میں کی گئی دعائیں شرف قبولیت حاصل کر گئی ہیں۔

قبولیت کا انتظار کریں قبولیت کو قبول کریں قبولیت میں ہی سرور بھی ہے کیف بھی ہے اور اپنی روح کے اندر ایک سکون بھی محسوس ہوتا ہے اور اگر ہم مقبول ہونا چاہتے ہیں تو یہ دونوں چیزیں وضاحت طلب ہے قبولیت اور مقبولیت کیوں کہ مقبول تو بہت سے لوگ ہو جاتے ہیں لیکن مقبولیت کے باوجود قبول نہیں کیے جاتے لیکن جو قبول ہوا اسے مقبولیت کی حاجت نہیں رہتی بہت گہرا فلسفہ ہے اس کے اندر ایک معرفت کی راہ اور جادہ عرفان ہے اور رب کے آگے قبولیت کی دعا کیا کریں کہ رب ہماری عاجزی کو انکساری کو عمل کو محبت کو معافی کو پیار کو قبول کرے اور اگر اس نے قبول کر لیا تو پھر ہم نا صرف مقبول ہو گئے بلکہ اس کے قبول کرنے کے بعد ہی مقبولیت کا مزا آتا ہے لیکن اصل مزا قبول کیے جانے میں ہے اللہ تعالی بڑا مہربان ہے معجزے دکھاتا ہے جب ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم اس کے قریب ہو گئے ہیں تو پھر ہمارے ہمیں اس کے ہر فیصلے میں جو وہ ہمارے لئے کرتا ہے ایک معجزہ اس میں چھپا ہوا نظر آتا ہے یہ کیسے ہو گیا یہ ایسے ہو گیا کہ اس نے ہمیں قبول کیا ہے اور اس نے ہمارے لئے راستہ بنا دیا وہ راستہ جو ہمارے سامنے ہوتے ہوئے بھی ہمارے ہی سامنے ہماری نگاہوں سے اوجھل تھا لیکن جب اس نے ہماری دعا کو قبولیت کا شرف بخشا ہے قبول کیا اسے پہچان لیا تو پھر اس کی طرف سے جو بھی ہمیں حاصل ہوا وہ کرامت اور معجزہ سے کم نہیں۔ ناممکن کو ممکن بنائے پھر اس کے اختیار میں ہے

صرف اس وقت جب ہمارے یقین کامل ہو جائے تو اے اللہ تو ہمیں اپنی غلامی میں ہماری بندگی کو قبول کر لیں تاکہ ہم تیرے بندے تیرے حضور جھک کر تجھ سے اپنے دل کا حال کہہ سکے تو اپنا بنا سکے اور جب تو ہمارا بن جائے تو پھر ہمیں کس چیز کی پروا کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

50

صبر اور شکر کا انعام

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ یہ جھلکتی ہوئی آنکھیں اور یہ چمکتا ہوا، روشن ہوتا ہوا دن اور چلتی ہوئی ٹھنڈی ہوا اور فضا میں درود کی آواز، تیرے غلام درود و سلام کے گجرے لیے منتظر کھڑے ہیں تیرے رستے سجائے آنکھیں بچھائے شکر کا کلمات کہتے ہوئے اور شکر کی پتیاں ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے اس رب کے حضور جس نے ہر دکھ تکلیف پریشانی میں رحم کرنا اور کرم کرنا، فضل کرنا یہ اس کے بغیر کسی کا بھی کام نہیں ہے اور جو صبر اور شکر ہمیں کسی آزمائش کے بعد ملتا ہے وہ اللہ کی عطا ہی ہوتا ہے کیوں کہ میں جب کہ پر آشوب وقت میں صبر کرنا شکر کرنا ایک عجیب قسم کی کیفیت ہوتی ہے جس کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور اور اس کو ہم یہ جو سفر ہے یہ جو وقت ہے اس کو ہم بہت چپ چاپ سے خاموشی سے اللہ کی یاد کو دل سے لگائے ہوئے طے کر لیتے ہیں اس لئے اس کی رضا کی خاطر اس کی محبت کی خاطر اس کی ذات کی خاطر سر خم تسلیم کرتے ہوئے اور اس راستے پر چل پڑتے ہیں جو اس ہمارے رب ہمیں دکھاتا ہے اور یہ سب باتیں جب ہم کر رہے ہوتے ہیں اللہ کا ذکر اللہ کی بات اللہ سے سرگوشیاں اور یہ محبت کی کیفیت اور یہ اسم محبت جو ہماری زبان ادا کر رہی ہوتی ہے یہ کیا ہے یہ سب اس کی عطا ہے اس کا کرم ہے ورنہ نہ مری زبان میں طاقت ہے اور نہ ہی ہماری سوچ میں اتنی ہمت ہے کہ ہم کٹھن مراحل میں بھی اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالی ہمیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے تو وہ بھی اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے سوچیں کیسے اظہار کرتا ہے ہمیں اپنا قرب عطا کر کے ہمیں اپنے قرب کا احساس دلا کر کہ ہمیں یہ محسوس کروا کے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے ہم اکیلے نہیں ہیں وہ ہمارے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور اس سفر میں آپ جانتے ہیں کہ صبر کے پیمانے چھلک جاتے ہیں لیکن اللہ کی رضا کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کر کے اپنے آپ کو ذات میں ضم کر دیتے ہیں اور یہ بہت خوشگوار لمحے ہوتے ہیں یہ بظاہر آنکھوں سے آنسو بن کر ٹپکتے ہیں لیکن دل کو اطمینان و سکون پہنچاتے ہیں اور ہمارا اپنے رب سے مکالمہ جاری رہتا ہے اور یہ مکالمہ کیا ہے؟

داستان محبت ان کنڈیشنل لو کی داستان بے لوث محبت کی داستان جو رب ہمیں رقم کرنے کو کہتا ہے اور پھر وہ اپنی لازوال محبت سے نوازتا ہے اور ہمیں اپنا قرب ادا کرتا ہوں اور اس کے وجود کو ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ چاہت ہمارا مقدر بنا دیتا ہے یہ کتنی ہماری

خوش نصیبی ہے کہ جس کی چاہت ہمارا مقدر بن جاتی ہے اے اللہ تو اسے ہم سے دور نہ کرنا اپنی چاہت کو ہمارا مقدر بنائے رکھنا اور ہماری زندگی کے سفر میں اور پھر زندگی ختم ہونے کے بعد کے سفر میں قبر کے سفر میں آخرت کے سفر میں ہمارا ہاتھ تھامے رکھنا ہم تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتے تو ہمارا بن جا تو ہمیں اپنا لے اور اگر اللہ تو ہمارا بن گیا تو پھر ہمیں کسی چیز کا غم نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

51

ہمارا اعمال نامہ

شکر الحمد اللہ شکر الحمد اللہ شکر الحمد للہ کہ تیری رحمتیں تیرا کرم تیرا فضل شامل حال ہو جاتا ہے کوئی تھوڑی بہت تکلیف رستے میں آتی ہے رکاوٹ آتی ہے پریشانی آتی ہے تو تیرے کرم سے رحم کرنے سے ایسے دور ہو جاتی ہے ایسے جیسے مکھن سے بال یعنی ہم بالکل بچ کے صاف ستھرے ہو کے تیری رحمتوں کو پالیتے ہیں یہ سب تیرا کرم ہے تو ہمیں توفیق عطا کرتا ہے کہ ہم ترا شکر ادا کرتے رہتے ہیں تیری نعمتوں کو آواز دیتے ہیں اور سورۃ جاثیہ میں آتا ہے کہ:

یہ رہا ہمارا تیار کرایا ہوا اعمال نامہ جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک گواہی دے رہا ہے جو کچھ بھی تم کرتے تھے ہم اسے لکھواتے جا رہے تھے۔

جیسے کہ ہم فوٹو بنالیا کرتے ہیں اللہ کے پاس بھی فوٹو مشین ہے اگر ہم بھی آج پڑھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں کیسے محفوظ ہوتا ہے۔

پہلے تو اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ فوٹو مشین کیا ہے فوٹو کاپی کیا ہے اور ریکارڈ کیسے کرتے ہیں اور جب سے یہ موبائل آئے ہیں اور ٹیکنالوجی کا دور آیا ہے میڈیا کا دور آیا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ ریکارڈ موجود ہوتا ہے اور منٹوں میں ہمارا ریکارڈ نکل آتا ہے اور یہ تو آج کی بات ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے اس وقت ہمارے اعمال نامے کو رجسٹر کو نکال کے ہمارے سامنے پیش کرے گا ہرگز نہیں لیکن بالکل اسی طرح جس طرح تصویر بنا کے آپ کے آگے پیش کر دی جاتی ہے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا جاتا ہے بالکل اسی طرح رب کے جو کراماکاتبین ہیں وہ شروع دن سے ہمارے ہر عمل کو لکھ رہے ہیں اور وہ بالکل تیار ہیں ان کے پاس سب کچھ بالکل تیار ہوا پڑا ہے اور ہمارا ہر عمل نوٹ ہو رہا ہے اور اللہ کی مشین لگی ہوئی ہے اس سے ہم بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے بچ کر نکل نہیں سکتے اور نہ کوئی بہانہ کر سکتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے سامنے رکھ دیا جائے گا جتنا ہم لوگوں نے اسے کیا ہے یعنی کہ ہمارے اعمال لکھے جا رہے ہیں کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔ ہارڈ ڈسک کے خراب ہونے میں میموری کارڈ کے فارمیٹ ہو جانے آندھیاں طوفان کی وجہ سے کچھ خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ یا امکان نہیں ہے کوئی ہیکر بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

دیکھیں یہ کیسا کمپیوٹر ریکارڈ ہو گا اللہ تعالی کے ہاں ہمارے گناہ لکھے جارہے ہیں تاریخ کے ساتھ مقام کے ساتھ اسباب کے ساتھ جگہ کے ساتھ رنگین کپڑوں میں پرنٹ میں سب مال کی نشانیوں کے ساتھ آڈیو اور ویڈیو کے ساتھ اللہ تو ہماری چوری تک سے واقف ہے اور وہ اس راز تک جانتا ہے جو ہم نے سینوں میں چھپا رکھے ہیں یہ سب کچھ ہم تک پیش کر دیا جائے گا اس دن نامہ اعمال ہمارے سامنے رکھ دیا جائے گا اور اس وقت مجرم لوگ اپنے اعمال اور زندگی کے درجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے ہماری کمبختی یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری ہر چھوٹی اور بڑی حرکت اس میں موجود ہے۔ اور جو کچھ ہم نے کیا وہ سب کچھ ہم اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور بے شک اللہ کسی پر بھی ذرہ برابر ظلم نہیں کرے گا اور یعنی جو بھی ہمارا حساب ہو گا روز محشر وہی ہو گا جو ہم نے کیا ہو گا ایک رتی برابر نہ کم نہ زیادہ وہی بتایا جائے گا جو ہمارے جسم میں ہمارے ہاتھوں نے ہمارے کانوں نے سنا ہو گا ہماری زبان نے کہا ہو گا اور ہر چیز کو اس طرح ہمارے سامنے پیش کر کے ہمارا فیصلہ میں سنا دیا جائے گا تو اے اللہ ہر جسم اس بات کو سن کر کپکپا جاتا ہے روح ڈر جاتی ہے اور ہماری کتاب لکھی جارہی ہے اور ہمارا اعمال نامہ ہر دن تیار ہو رہا ہے اللہ تو ہمارا بن جا اور ہم سے وہ عمل کروا جو تیرے پسندیدہ ہیں اور جب ہمارا اعمال نامہ تیرے پسند کے مطابق تیار ہو گا اور تو ہمارا ہو گا اور جب تو ہمارا ہو گیا اور ہم کس چیز کا غم کریں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔

52

صحیفہ ءہدایت

شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ شکر الحمدللہ کہ تیری رحمتیں تیرا کرم تیرا فضل ہر جگہ ساتھ ہے ہر لمحے ساتھ ہے ہر زندگی کا راستہ بتانے والا تیرا عطا کردہ راستہ ہے وہ راستہ جو تو میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیتا ہے اور وہ منزل تک پہنچاتا ہے تجھ سے قریب کرتا ہے وہ رستہ تو دکھا دیتا ہے تو کتنا کریم ہے کتنا رحیم ہے اور بظاہر جو الجھن ہو رہی ہوتی ہے وہ بظاہر ہی ہوتی ہے اگر ہم سمجھنے کے لیے طرف لوٹیں تو اس میں ایسا حل پوشیدہ ہوتا ہے کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اور سب لوگ اپنی اپنی زندگی کے سفر میں محو رہتے ہیں اور کوئی سفر کے لیے نکلتا ہے کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے اور سب محبت کرنے والے لوگ ایک دوسرے کے لئے نیک تمنائیں اور نیک دعائیں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے رہتے ہیں کتنے پیارے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کیلئے اپنے دلوں میں محبت رکھتے ہیں کتنا خوبصورت احساس ہے جو ہمیں دوسروں کے قریب کرتا ہے اور یہ سب کچھ ہم نے کہاں سے سیکھا ہے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے تعلیمات قرآنی سے نبی پاک کی زندگی سے اس میں زندگی کا ہر طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہم کس طرح نبی کریم ﷺ کی زندگی سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں کس طرح ہم اس رستے پر چل کر اپنی زندگیوں میں محبت پیار اور ہمدردی لا سکتے ہیں اور کس طرح برائیاں اپنے دلوں سے نکال کر اچھائیوں اور نیکیوں کو اپنے ساتھ لے کر چل سکتے ہیں اور ہمیں جو صحیفہ ہدایت کا ملا ہے۔

قرآن کریم جو مکمل نظام حیات ہے اس کو جب ہم سمجھ کر پڑھتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں تو پھر ہماری زندگی بہترین نمونہ بن جاتی ہے ہر وہ شخص جو اس پر عمل کرتا ہے صرف اس کو ایک اپنے محبوب کا خط نہیں سمجھتا جسے چوم کر رکھنا چاہیے اس کو پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے اور اس پر زندگی کے رستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

جو کسی کا برا نہیں چاہتا اس کے ساتھ کوئی برا نہیں کر سکتا یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اگر ہم کسی کے ساتھ برا کریں گے تو یقیناً ہمارے ساتھ بھی برا ہو گا کیونکہ اللہ تعالی کو دھوکا دہی اور بے ایمانی اور غلط روی قطعی پسند نہیں ہے اور یہ ایک اچھا انسانی رویہ بھی نہیں ہے یہ غلط رویہ ہے کہ کسی کو دھوکا دینا فریب دینا اپنی خاطر، اپنی ذات کو نفع پہنچانے کی خاطر کہ دوسرے کی ذات کو نقصان پہنچانا اپنی ذات کے

لیے کہ دوسرے کی چیزوں کو ہر جائز اور ناجائز طریقے سے حاصل کرنا حالانکہ ہمیں اللہ نے دینا وہی ہے جو اس نے ہمارے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ چیز ہمیں ضرور ملے گی جو ہمیں ہمارے رب نے دینی ہے۔

تو کیوں نہ ہم اس چیز کا انتظار کریں اور وہ ہمیں جائز طریقے سے عطا کر دے گا اور ہم اپنے رزق کو حلال کر کے کھائیں حرام کر کے نہیں ہر وہ چیز جو ناجائز طریقے سے کمائی گئی ہو وہ حرام ہے اور جو جائز طریقے سے کمائی گئی ہو وہ حلال ہے یہاں ہمارے ایک ساتھی اس کی بات میری نظر سے گزری کہ تکلیف میں شکر رب سے قرب پیدا کرتا ہے اب یہ بڑی سوچنے والی بات ہے کہ جب ہم تکلیف میں شکر ادا کرتے ہیں تو اللہ کا قرب ملتا ہے اللہ کی نعمت بھی ملتی ہے اور جو بہت زیادہ قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کے لئے بہت زیادہ قربانی دینا پڑتی ہے اور ہم تو خیر اس کے قابل ہی نہیں اللہ تعالی سے ہمیشہ یہی التجا کرتے ہیں کہ ہم تیری محبت چاہتے ہیں اور تجھ سے پیار کرتے ہیں اور نہ ہم آزمائش کے قابل ہیں نہ ہم قربانی کے قابل ہیں اور یہ دیکھیں کہ جنہوں نے اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربانی دی، جنہوں نے اپنی بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے گردن پر چھری رکھ دی اور اسی طرح حضرت ابراہیم کو جلانے نارِ نمرود جلائی گئی اور آپ نے قربانی دینے کی خاطر اس کو قبول کر لیا اس طرح حضرت ایوب علیہ السلام جن کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے اور اگر کوئی کیڑا زمین پر گر جاتا تو اسے اٹھا کر پھر اپنے جسم پر رکھ لیتے اللہ اللہ وہ کیا قربانیاں تھیں وہ کیا اللہ سے محبت تھی وہ صرف اللہ کا قرب حاصل کرنے کا طریقہ تھا تو وہیں پہ کہ انہوں نے قربانی کی بات کی ہے وہاں پر انہوں نے ایک بزرگ کا قصہ بھی سنایا ہے کہ ان کے ایک زخم ہو گیا تھا اور انھوں نے اپنے اس زخم کو رومال سے ڈھانپ رکھا تھا اور جب رومال الگ ہوا زخم سے تو وہاں سے بیسیوں کیڑے مکوڑے نکل کر بھاگے تو کسی نے دیکھا اور کہا کہ یہ تو سنت ایوبی ہے اور بے چینی میں پوچھا کہ بابا آپ کے دوائی لگاوں تو بزرگ فرمانے لگے تو تو جانتا ہے یعنی جو وہ سوچ رہے تھے کہ یہ تو سنت ایوبی ہے جو قرب الہی کا راستہ ہے اللہ تعالی تو ہم پر کرم فرما ہم بڑے کمزور بندے ہیں ہم پر اپنی رحمتوں اور نعمتوں کا نزول عطا فرما اور ہمیں شکر کی توفیق دے اور ہم پر انعامات کی بارش کرتا جا تیرا کرم درکار ہے بس تو ہمارا بن جا اور ہم جیسے نالائقوں کو اپنی رحمتوں سے نواز دے جس میں تیرے کرم کی بارش ہو اور ہمارے گناہ دھلتے چلے جائیں اور اگر تو ہمارا بن گیا تو ہمیں کوئی فکر نہیں کیونکہ جس کا رب اس کا سب۔